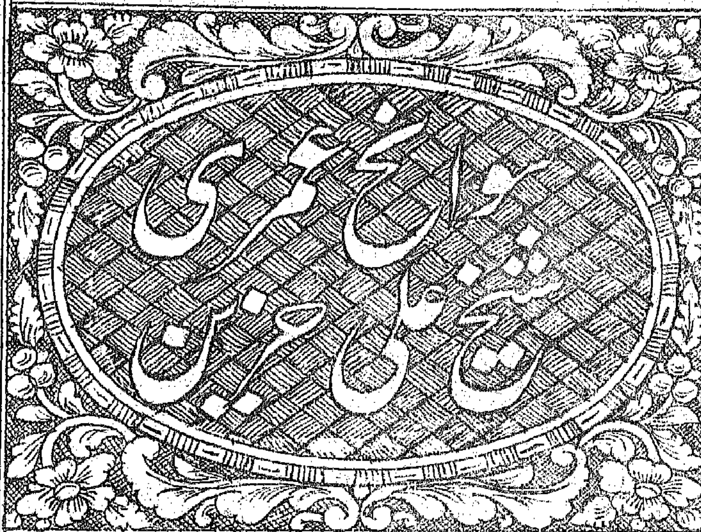
انه من سلیمان و انه بسم الله الرحمن الرحیم

بفضل خدای زمین و زمان درین ایام میمنت فرجام نسخهٔ کاشف وقائع روی زمین مسمیٰ



حسب الارشاد مالک مطبع بسعی کارپردازان بماه شوال المکرم سنه ۱۳۱۹ھ

در مطبع مسلم پریس دهلی باهتمام مولوی غلام احمد خان طبع شد

انتخاب از فہرست کتب خانہ تجارتی مولوی غلام احمد خان مترجم کتب تصوف مالک مطبع مسلم پریس دھلی و بمبئی

بحمد اللہ اس کتب خانہ مین ہر علم وفن کی ہزار ہا کتب موجود ہین۔ فہرست کتب کلان درخواست کرنے پر کارخانہ سے بلا قیمت بعد اد ائے محصول روانہ کی جاتی ہے۔ اس کتاب کی پشت لوح پر چند کتب جدید الطبع درج کی جاتی ہین شائقین بارسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو طلب فرمائین

المشتہر مولوی غلام احمد خان تربان مترجم کتب تصوف۔ مالک مطبع مسلم پریس دہلی۔

تحفہ سبحانی ترجمہ الفتح الربانی والفیض الرحمانی۔ ملفوظ مبارک حضرت غوث الاعظم فخر الائمہ محی السنۃ مولانا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ۔ اس کتاب مین آپکے وہ وعظ اور نصائح درج ہین جو آپ اکثر جامع مسجد بغداد یا رباط مین فرماتے تھے جنکے استماع سے ہزارہا خاطی تائب اور کفار مسلمان ہو جاتے تھے بے بہا کتاب ہے۔ بار دوم طبع ہوئی اور بہمہ نوع تیار ہے۔ قیمت فی جلد۔ عہ

مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت اردو۔ یہ وہ نایاب مجموعہ ہے جو اپنی خوبی بیان ونفع رسانی کی وجہسے تین سال مین تین مرتبہ چھپ چکا ہے اور ابتک اسکی پانچہزار جلدین ہدیہ ہو چکی ہین خوبی مضامین اسکے ملاحظہ پر منحصر ہے۔ اس نسخہ شریف مین حسب ذیل بزرگان دین رحمہم اللہ کے ملفوظات ہین۔ ملفوظ حضرت خواجہ عثمان ہارونی۔ ملفوظ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری ثم الاجمیری۔ ملفوظ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح۔ ملفوظ حضرت باوا صاحب شیخ فرید الدین گنجشکر رح۔ ملفوظ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہ۔ قیمت مین چار آنہ کی کمی کی گئی۔ عہ

سراج المجالس ترجمہ خیر المجالس ملفوظ مبارک حضرت قطب الاولیا شیخ الاتقیا فرد الحقیقۃ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رضی اللہ تعالی عنہ۔ جمع فرمودہ حضرت حمید شاعر قلندر۔ اس کتاب کی اہل بصیرت کو ایک مدت سے تلاش تھی۔ نہایت تلاش سے اسکو حاصل کرکے اردو مین شائع کیا ہے۔ اصل کتاب خیر المجالس میان تحریر و ترتیب وبعد اختتام اکثر نظر انور حضرت فرد الحقیقۃ سے گذری ہے اور آپنے وقتاً فوقتاً جامع ملفوظ ہذا کو استحسان فرمایا ہے۔ آپکو بخوبی معلوم ہے کہ علم تصوف کیسا شریف علم اور اس طریقہ مین حضرت روشن چراغ دہلی کس پایہ جلیل کے بزرگ ہین آپ کا علم وتبحر مشہور عالم ہے۔ ہم اس کتاب کی تعریف کو آپکے نام نامی سے وابستہ کرتے ہین۔ آنحضرت فرد الحقیقۃ کے علم وتبحر وکمال خدا شناسی سے اس کتاب کے علاوہ مضامین اور عمدگی مطالب کو قیاس فرمالین ہر کلمہ اسکی جلد ہونی چاہیئے۔ قیمت کاغذ ولایتی عہ۔ رسمی عہ

فوائد الفواد اردو۔ ترجمہ ملفوظ مبارک حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ اس ملفوظ کو حضرت امیر علاء حسن سنجری رح نے پندرہ سال کامل کی محنت مین جمع فرمایا تہا۔ یہ وہی ملفوظ ہے جسکے بدلہ مین طوطی ہند امیر خسرو دہلوی رح اپنی جملہ تصنیفات نظم ونثر اسکے جامع کو مرحمت فرماتے تھے لیکن آپنے اس گوہر بے بہا کا اپنے نام سے جدا کرنا منظور نہ فرمایا۔ قابل ملاحظہ کتاب ہے۔ قیمت عہ

عشرہ کاملہ از حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ مصنف تفسیر کلیمی۔ کشکول۔ مرقع۔ سواء السبیل سفینہ وغیرہ وغیرہ عشرہ کاملہ عربی مین نہایت نایاب کتاب ہے۔ حضرت شیخ نے اس کتاب کو فی الحقیقت جامع کمالات مین تحریر فرمایا ہے۔ اس مختصر کتاب مین تصوف کے تمام رموزات خفی وجلی قلم بند کیئے گئے ہین دریا کو کوزہ مین بہر دیا ہے خوبی اسکی مطالعہ پر منحصر ہے۔ نہایت جانفشانی اور محنت سے اردو ترجمہ کرکے شائع کیا ہے کہ اردو خوان مسلمان بہائی حضرت شیخ رح کی اس قابل قدر تصنیف سے فائدہ حاصل کرین۔ قیمت ۶/

کشکول کلیمی اردو۔ وابستگان سلسلہ عالیہ چشتیہ مین یہ کتاب معروف ہے۔ اس کے مصنف فانی فی اللہ باقی باللہ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی ہین طریق وتلقین ذکر وفکر واقسام مراقبہ ومحاسبہ وتزکیہ نفس مین لاجواب کتاب ہے۔ قیمت ۴/

گلدستہ گلشن فقیری اس مین ہر خاندان اور جملہ خانوادون کے ہزارہا اولیاء کرام رحمہم اللہ کے اسمار البتہ سلسلہ وتاریخ وفات وجائے مزار وغیرہ درج ہین۔ قیمت صرف ۴/

تحفۃ الحسنات مستورات کی تعلیم دین مین عمدہ کتاب بطور ناول ہے مصنف اسکے علامہ عصر وحید زمان مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب بہادر سی ایس آئی۔ وزیر ریاست بہوپال ہین۔ یہ کتاب حسب اجازت مصنف بہ تحریک خان بہادر منشی عنایت حسین خان صاحب طبع ہوئی ہے۔ زبان اس کتاب کی نہایت سلیس اردو ہے۔ ضروری مسائل مین شاید ہی کوئی مسئلہ بغیر تذکرہ آئے باقی رہا ہوگا۔ عورتون کے اخلاق آداب اور اون کا دین درست کرنے کے واسطے اس کتاب سے بہتر اور کوئی کتاب نہین۔ حرف شناس بھی اس کتاب کو بہ آسانی پڑہ سکتی ہے۔ ناول کی طرز مین ہونے سے یہ کتاب دلچسپ ہوگئی ہے۔ جلی قلم۔ عمدہ کاغذ پر خوشخط طبع ہوئی ہے۔ قیمت ۱۰/

تحفۃ المتقین۔ احیاء العلوم کے باب آفات دل وزبان وجوارح (اعضا) کا خلاصہ۔ از مولوی حفیظ الدین۔ صاحب تقوی اسکو ضرور زیر نظر رکہین دریا کو کوزہ مین بند کیا ہے۔ نہایت ہی کارآمد کتاب ہے۔ قیمت ۳/

سوانح عمری مولوی غلام محمد خان صاحب چشتی رح۔ اردو۔ مصنف نے اس کتاب کو اپنی بزرگی عمر مین خوب لکہا ہے۔ اس مین خانقاہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی چشتی رضہ کے زیادہ حالات ہین۔ اور مفصل حالات غدر وغیرہ کے درج ہین۔ قیمت ۔ ۔ ۔ ۔ ۲/



بسم الله الرحمن الرحیم

نحمده ونسأله التقی ونعتصم بعروة الوثقی. ونصلی علی سیدنا المصطفی وآله اعلام الهدی **بیت** یارای
زبان کو که ثنای تو کنیم ٭ توصیف کمال کبریای تو کنیم ٭ چیزی نه لبساط ما بهی‌دستان کو ٭ جانی که تو داده فدای تو کنیم ٭ چون انسان را بهمین ثمره گزین سرمایه تحصیل عبرتست وازینست که گروهی از دانشمندان وقدردانان
شناسان بتدوین کتب تواریخ وتحریر احوال هر بد و نیک پرداخته برخی از روزگار خود را در انکار پایان
برده اند وبالجمله تصفیح سیر واخبار را نسبت بطبقات انام علی اختلاف مراتبهم فوائد بی شمار است وچون
این سرگشته عمر با شفتگی تلف کرده بچشم حقیقت ملاحظه احوال خود نموده سرگذشت ایام گذشته را بهانی
نگرندگان خالی از فائده وعبرت ندیده ودر افضل احوال دیگران لیباباشد که ناقل را بنابر ابهام تخلیط
واشتباه افتد امادر شرح احوال خویش مجال آن نیست خواست که بذکر شمه از حالات وواقعات خود که در این
عجاله بخاطر مانده پردازد ودران رعایت ایجاز واختصار نماید تا طول مقال وآرایش عبارات مورث ملال خردمندان
نگردد ودوستان را یادگار وآیندگان را تذکاری باشد مامول از ناظران کرام آنکه بنظر شفقت وترحم نگرند
وبطلب مغفرت این محروم کومی سعادات را معاونت فرمایند ربنا آتنا من لدنک رحمة وهیئ لنا من امرنا رشدا
وانا المستمد لمواهب المواهب محمد المدعو بعلی بن ابی طالب بن عبد الله بن علی بن عطاء الله
بن اسمعیل بن اسحاق بن نور الدین بن محمد بن شهاب الدین علی بن علی بن یعقوب بن عبد الواحد بن شمس الدین

محمد بن احمد بن محمد بن جمال الدین علی بن الشیخ الاجل قدوة العارفین تاج الدین ابراهیم المعروف بزاهد الجیلانی
قدس الله ارواحهم و ختم لی بالحسنی از اجداد این فقیر شیخ شهاب الدین علی بلدهٔ استارا که موطن و مدفن
شیخ است گذاشته بدار السلطنت لاهیجان که احسن بلاد گیلان است سکنی نمود و از آن زمان باز لاهیجان موطن
اجداد گردید و جد فقیر شیخ جمال الدین علی بن عطاء الله از معارف علماء زمان خود بود خان احمد خان پادشاه
گیلان نظر باستعدادی که داشته در تعظیم او مبالغه نموده و بعض مراتب علمیه را از ایشان استفاده نموده در دار السلطنت
قزوین بصحبت شیخ جلیل بهاء الدین محمد عاملی علیه الرحمة رسیده موانست تمام باهم داشتند چنانکه در شرح حدیث
معراج که از تحقیقات عالیهٔ ایشان است بتقریبی در فواتح آن ذکر صحبت خود با شیخ علیه الرحمان نموده و از مصنفات
ایشان است شرح فارسی بر کلیات قانون که بالتماس خان احمد خان نوشته و رسالهٔ اثبات واجب که مقدار
دانش او از آن معلوم تواند شد و رسالهٔ حل شبههٔ جذر اصم و این هر دو نسخه بخط ایشان در کتابخانهٔ والد
علامه طاب ثراه بنظر فقیر رسیده و حاشیهٔ مبسوط بر فصوص فارابی و غیرها تکمیل علوم در خدمت
سید المحققین امیر عزیز الدین سماکی استرابادی نموده و بگفتن شعر رغبت داشته و حدت تخلص ایشان است و سخن
سخنان عاشقانه اش در کیفیت و حسن بلاغت بی نظیر افتاده دیوان قریب بدو هزار بیت بنظر رسیده از انجمله
است **نظم** خوبست محبت اثری داشته باشد ٭ معشوق ز عاشق خبری داشته باشد ٭ دل رفت با آتش کده
عشق نیامد ٭ می آید اگر بال و پری داشته باشد ٭ مردیم ز لیس ثابت و سیار شمردیم ٭ آیا شب هجران سحر
داشته باشد ٭ دل را بطاق ابروی جانانه سوختیم ٭ قندیل کعبه را بصنم خانه سوختیم ٭ وحدت چه حالتست که خواب
نمیبرد بصنم ٭ با خود نفس زگفتن افسانه سوختیم ٭ ولد ایشان منحصر بشیخ عبدالله بود کسب فنون علم از والد خود نموده
بتقوی و انقطاع از دنیا اتصاف داشته آنچه از وجه معاش و املاک موروثی حاصل آمدی بقلیلی قناعت
نموده و باقی را صرف دوستان و محتاجان کردی سه پسر از ایشان مخلف شد شیخ عطاء الله و شیخ
ابوطالب و شیخ ابراهیم شیخ عطاء الله که ولد اکبر بود در فقه و حدیث اعلم علماء آن دیار بود در زهد و کثرت عبادت
درجهٔ عالی داشت در سن کهولت درگذشت و اولاد از و نماند شیخ ابراهیم که کهترین برادران بود از مستعدان
روزگار و بعلو فطرت و ذکا اتصاف داشته مراتب اولهٔ علمیه را اکتساب نموده سرآمد اقران گردید و

بهفت قلم بغایت نیکو نوشتی وخط استادان را چنان تتبع کردی که تمیز درمیانه دشوار شدی مصحف
مجید وصحیفهٔ کامله مترجم باتمام میرسانیده جهت والد مرحوم باصفهان فرستاده بود هردو را بفقیر شفقت
نموده بودند خوشنویسان اصفهان ازدیدن آن بهره ها می بردند ودر ترسل وانشا مهارت تمام داشت
منشات ایشان درسفاین مستعدان مسطور ومشهور است درشعر ومعما سلیقه داشت واحیانا بگفتن میل
نموده این چند بیت از ایشانست **بیت** باده خون جگر ماست زمینا مطلب * گوهر از چشم تر ماست ز دریا
مطلب * پی لیلی نتوان گشت چو مجنون در دشت * آنچه در سینه توان یافت بصحرا مطلب * **رباعی** -
درگلشن دهر محرم راز نبود * در بزم زمانه نغمه پرداز نبود * تنها نتوان زمزمه پردازی کرد * چون هم زبان کسی هم
آواز نبود * فقیر در صغر سن که در خدمت والد بلاهیجان رسیدم سعادت ملاقات آن عم عالی مقدار دریافتم
حقا که در محاسن صفات وحسن اخلاق وشگفتگی ومجلس آرائی تا امروز مثل او کمتر دیده ام ده سال
پیش از والد علامه در لاهیجان برحمت ایزدی پیوست یک پسر مسمی شیخ مفید ودو صبیه از ایشان مانده بود
پسرهم پس از چندی دراول شباب درگذشت اما والد مرحوم درسن بیست سالگی بعد از تحصیل بسیاری
از مطالب علمیه نزد مولانای فاضل ملا حسن شیخ الاسلام گیلانی بشوق ادراک صحبت فضلای عراق
باصفهان آمده در مدرسه استاد العلما آقا حسین خوانساری علیه الرحمه که آثر فضائل ومناقبش از غایت
اشتهار بی نیاز از اظهار است باستفاده مشغول شده وفنون ریاضیه را در خدمت بطلیموس زمان علامی
مولانا محمد رفیع که به رفیعای یزدی مشهور است تکمیل نمود چنان استغراقی در مطالعه ومباحثه یافتند که
محصلی را کمتر میسر آمده باشد وتا اواخر عمر برین منهاج بود جماعتی کثیره از اصحاب تحصیل ببرکت تربیت
ایشان بمراتب عالیه رسیدند ودر کتابخانه ایشان زیاده از پنجهزار مجلد بود وهیچ کتاب علمی بنظر درنیامد که از
اول تا بآخر بتصحیح ایشان درنیامده باشد واکثر محشی بخط ایشان بود قریب بهفتاد مجلد را که از انجمله
تفسیر بیضاوی وقاموس اللغة وشرح لمعه وتمام تهذیب حدیث وامثال ذلک بود بقلم خود کتابت نموده
بودند فرمود که من مکرر درشبانروزی یکهزار بیت وزیاده نوشته ام خطی بغایت زیبا وواضح
داشتند از ایشان شنیده ام که میفرمودند والدم درحیات بود که باصفهان آمدم وباین سبب ک

توطن اختیار کنم زیاده بر قدر مصارف ضروریه بجهت من نمی فرستادند و آن را هم در عرض سال پنج دفعه
میرسانیدند لهذا آنقدر که می خواستم برای ابتیاع کتاب از عقد و نقود بسیار بود برای خود می نوشتم بعد از
چند گاه والد رحلت کرده اند و بعد از مدت بلاهیجان از خاطر محو شد بالجمله در اصفهان مکانی خریده بر عمارتش
افزوده و عازم سفر حجاز شده از راه شام بطواف بیت الله الحرام مشرف شده ببغداد باز گشتند
و چندی در مشاهد متبرکه عراق بسر برده باز باصفهان مراجعت نمودند و از اهالی آنجا حاجی عنایت الله
اصفهانی را که از اتقیا و اخیار بود و با ایشان مؤانست پدید آمد و صبیه خود را با ایشان تزویج نمود و اولاد منحصر
در چهار پسر بود مولود نخستین این بیمقدار است و سه برادر دیگر یکی در کودکی و دو در عنفوان شباب
گذشتند مجملاً اگر از محاسن صفات و اخلاق کامله علو همت و فطرت و قوت ایمان و کمال فضل و دانش
آن علامه بتحریر خوض رود سخن بدرازی کشد و بسا باشد که حمل بر مبالغه و حسن اخلاص این خاکسار کنند
در هیچ فن از فنون علوم نبود که آنرا بوجه کمال نداشته و با این حال هرگز مباهات بعلم چنانکه رسم علماست
نداشتند و با ادنی کسی از اهل تحصیل و فرومایگان مصاحبانه سلوک کردی و با اینکه طول عمر بمباحثه
و افاده گذرانیدی از جدل بغایت محترز بودی و این شیوه را مکروه داشتی هیچکس از افاضل را بحسن
تقریر و شگفتگی طبیعت ایشان ندیده ام علو نفسش چنانکه در نظر همتش دنیا را قدر کف خاکی نبود هرگز
همت بر تحصیل مال و جاه دنیوی که ادنی تلمیذ او را باندک مسامحه بوجه اکمل میسر بود نگماشت و در طبع
اندیشه فزونی جز آسانی نداشت بارها شنیده ام که می فرمود لقمه نان حلالی که رازق عباد قسمت ما
ما را کافی است و داعی بر تحصیل دنیا اگر پرورش دیگران و ایثار بر خواهند گانست بی ذلت نفس مؤمنه
میسر نیست و نزد من سرسخاوت قطع نظر کردن و واگذاشتن آنچیز نیست که در دستهای مردم است
با ایشان هرگز مبادرت باشنائی ارباب دول نکردی و با جمعی از امرا و اکابر و اعیان که اخلاصی داشتند
و مهابت آداب مرعی می داشتند بزرگانه سلوک نمودی عبادت و ورعش بمثابه بود که در سن بیست و پنج
سال که با ایشان بسر برده ام هرگز فعلی که در شرع مکروه باشد از ایشان ندیده ام و بعد از نیم
شب در هیچ حالی چه در صحت و چه در مرض او را بر بستر استراحت نیافته ام شش هفت سال

صحبت اهل الصلاح و العباده

پیش از فوت عزلت و خلوت بر مزاجش غالب آمده ترک مباحثه و معاشرت نمود و اصلا پیرامون انتظام امور معاش اهل خانه نمیگردید و این فقیر را در آن باب مختار ساخته بود گاهی بمطالعه مشغول میشد و بیشتر اوقات گریان بود اکثر لیالی را بعبادت احیا می نمود سخن با کسی زیاده بر ضرورت نگفتی و سخن گفتن کسی را هم خوش نداشتی تا آنکه در سال هزار و یکصد و بیست و هفت هجری در سن شصت و نه سالگی شدت امراض و ضعف مستولی شد صباحی که چاشتگاه آن رحلت کرد مرا طلبید و سفارش بازماندگان و نیکوکاری با ایشان نمود پس فرمود چنانکه مرا خوشنود داشتی خدا از تو خوشنود باد و وصیت من همین است که هر چند اوضاع دنیا را بر وفق مرام نه بینی و زمانه ناسازگار افتد باید که بمنزلت رضا نهی و تقیت و دنیا له روی اختیار نکنی چه عمر قلیل قابل آن نیست و در اصفهان اگر توانی زیاده توقف مکن که شاید از ما کسی باقی ماند و این سخن را فقیر در نیافتم تا بعد از چند سال که فتنه و خرابی اصفهان پدید آمد پس فرمود در لیالی و ایام متبرکه هر چه دست دهد و میسر آید ما را فراموش مکن بعد از ساعتی چند بعالم بقا ارتحال فرمود مدفن ایشان در مقابر مشهوره بمزار بابا رکن الدین در جنب تربت عارف ربانی مولانا حسن دانشمند گیلانیست افاض الله تعالی علیه شآبیب الرحمة و الغفران و اسکنه فی فرادیس الجنان چند بیت از مرثیه که در فوت آن عالی مقام بقلم آمده بود ثبت افتاد ابیات سپهر از مرگت ای صاحب حقیقت بیصفا گشته ÷ نمی ماند بسر کیفیتی مینای خالی را ÷ کشیدی تا ز من دست نوازش ای چمن پیرا ÷ مثال چون بید مجنون گشته ام آشفته حالی را ÷ تو در ویرانه سر رفتی و من هم در غمت پیرم ÷ بحسرت میکشم بی تو خط یاد خود و سالی را ÷ نهان ای عرش رفعت تا بدیدم در دل خاکت ÷ ندانستم که پوشد خاک بیا قلل کوه عالی را ÷ گسستی تا ز هم شیرازهٔ تالیف جسمانی ÷ مثالی نیست در عالم هویدا بیمثالی را ÷ بدل آه رسائی دارم از مجموعهٔ آتش ÷ ز خاطر برده ام یکباره مصرعهای حالی را ÷ اما مجمل احوال این مقدار

ولادت در روز دو شنبه بیست و ششم شهر ربیع الآخر بسال هزار و یکصد و سه هجریه در دار السلطنت اصفهان اتفاق افتاده و هنوز چیزی از احوال ایام رضاع بیاد مانده و چون چهار سال از عمر بر آمد والد مرحوم اشارت بتعلیم نمود در آن اوان مولانای اعظم ملا شاه محمد شیرازی

علیه الرحمة که آن علام روزگار بود وارد اصفهان و روزیکه در منزل والد علامه مهمان بود فقیر را
بخدمت ایشان برای شروع تعلیم از روی یمن حاضر نمودند مولانای مزبور بعد از بسمله این آیات را سه
نوبت تلقین فرمود رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي و فاتحه
خوانده نوازش فرمود و در دو سال سواد خوانی و خطی میسر آمد و شوقی مفرط به تحصیل حاصل شد
هیچ شغلی نزد من مرغوب تر از خواندن و نوشتن نبود کتب فارسی بسیار از نظم و نثر خواندم بر رسائل
صرف و نحو و فقه مشغول ساختند و بزودی فرا گرفتم رساله چند از منطق تعلیم کردند مرا بآن فن
زیاده شوق و شغف پدید آمد و درست اخذ کردم استادی که داشتم از ذکا و شوق من تعجب
مینمود و تحسین می فرمود و شوق افزونی میگرفت چون طبیعت موزون بود از شعر لذتی عظیم
می یافتم و بگفتن میل شد و مدتی مخفی بود چون استاد مطلع شد مرا از ان منع نمودی والد مرحوم
نیز مبالغه در ترک آن داشتی و مرا صرف طبیعت یکباره از ان ممکن نبود و چیزی که وارد خاطر می شد
مینوشتم و پنهان می داشتم و در سن هشت سالگی والد مرحوم اشارت بتجوید قرأت قرآن نمود در
خدمت مولانا ملک حسین قاری اصفهانی که از صلحای زمان در ان فن ممتاز اقران بود دو سال
قرارت نموده چند رساله در ان علم خواندم و از ان فراغ حاصل آمده حسن قرأت من مرغوب
اسماع شد پس والد علامه از فرط اشفاقی که داشت خود بتعلیم من پرداخت شرح جامی بر کافیه
و شرح نظام بر شافیه و تهذیب و شرح ایساغوجی و شرح شمسیه و شرح مطالعه در منطق و شرح
هدایه و حکمة العین با حواشی و مختصر تلخیص و تمام مطول و مغنی اللبیب و جعفریه و مختصر نافع و ارشاد
و شرائع الاحکام در فقه و من لا یحضره الفقیه در حدیث و معالم اصول و چند نسخه دیگر در خدمت
ایشان خوانده ام و هم در صغر سن والد مرحوم مرا بخدمت عارف حقائق معارف قدوة مشائخ
کرام شیخ خلیل الله طالقانی قدس الله روحه که در ان وقت از عزلت گزیدگان آن دیار بود برده
خواهش تربیت و ارشاد نمود قریب بسه سال بخدمت ایشان میرسیدم اگرچه کتابی بخصوص در خدمت
او نخوانده ام لیکن هر روزه مطلبی و مسئله بر کاغذی بخط خود نوشته می دادند و آن را تعلیم

می‌فرمودند و مرا معلوم نشد که آن عبارت از چه کتابست و در اصلاح و تزکیه نفس ناقص چندان
التفات و مبالغه می‌نمود که زبان از بیان آن قاصر و دل از ادای شکر ایادی حقوق آن عارف کامل
عاجز است الحق اگر قصور استعداد من نشدی بهر آئینه ببرکات تربیت و انفاس آن بزرگوار بمقامیکه
بایست رسانیدی وی از اکابر مشائخ عارفین و جامع علوم ظاهر و باطن بود اگر خواهم که شمه
از حالات و کرامات و مقامات و مجاهدات و ضبط اوقات و طور معاش آن عالی مقام را شرح دهم
کتابی شود بالجمله چون طبع ایشان موزون و بگفتن شعر رغبت می‌نمود مطلع بمیل من بسخن بود ازان
چندان منع و زجر نمیفرمودند بلکه گاهی امر بخواندن چیزی که گفته بودم می‌کردند و تخلص بلفظ حزین
از زبان گهربار ایشان است این رباعی از اشعار آن قدوهٔ کرام ثبت افتاد **رباعی** —
ای شوخ بیا درون دل درویش نشین ❊ کان نمکی بر جگر ریش نشین ❊ در هجر تو دامنم گلستان شده است
یکدم بکنار کشته خویش نشین ❊ و در همان اوان ایشان برحمت حق پیوستند پس ازان والد علامه
سفارش تعلیم و تربیت فقیر بفاضل عارف شیخ بهاء الدین گیلانی که از تلامذهٔ سید الحکما میر قوام
علیه الرحمه و از گوشه نشینان و جامع فضائل صوری و معنوی بود نمود چندی در خدمت او
تحصیل نموده قدری از کتاب احیاء العلوم و رسائل اصطرلاب و شرح چغمینی خواندم
والد مرحوم مرا اشارت بمطالعه کتب اخلاق می‌فرمود و جمعی از مبتدیان اهل تحصیل هر روز حاضر
شده قدری اوقات صرف مباحثه ایشان نموده آنچه را اخذ نموده بودم با ایشان تکرار میرفت
و حق تعالی برکت و وسعتی در اوقات من کرامت فرموده بود و با وجود اشغال کثیره فرصت
تنگی نمی‌نمود و شوق مباحثه و مطالعه چنان مرا بیقرار داشت که التفات بلذات نداشتم
مکرر در شبها از کثرت بیداری من والدین را ترحم آمده مرا نصیحت و التماس باستراحت میکردند
و سود نداشت آنچه را بدرس نمی‌خواندم بمطالعه اخذ نموده مواضع مشکله را از والد سوال میکردم
و آن مقدار از کتب مختلفه فنون متشتته که در اندک مدتی بمطالعه من درآمد مگر قلیلی از علماء
متتبع را میسر آمده باشد و با این حال رغبتی موفوره بطاعات و عبادات بود و لذتی

عجیب ازان می یافتم و لیالی و ایام و اوقات متبرکه را مصروف باحیا و مواظبت باذکار و دعوات ماثوره مینمودم و بسیارے از نوافل و سنن علیه ضائع نمیشد و دل را طرفه رقت و صفائی و سینه را انشراحی بود و ذکر آن احوال چنانکه بود نتوانم کرد و آنچه گفتم از مقوله ذکر النعم من نصائح المساکین است افسوس افسوس چه دانستم کار باین درماندگی و دل مردگی و افسردگی که اکنون کشیده خواهد کشید و کام بلذت خو گرفته را باید با اینهمه تلخی و زهر جانگداز ناکامی ساخته **شعر عربی** و بت بلبل ساورتنی ❊ من الرقش فی انیابها السم ناقع حسرت بے پایان و غم جانگزای اینست که درین یکدو نفسی که باقی مانده باشد دیگر امید نبود و احتراز نفخهٔ مقصود نیست **فرد** کو فصل بهار که زمے کام سبز آرم ❊ چون شاخ گل از خرقهٔ خود جام برآرم ❊ صدق امیر المومنین علیه السلام — حیث قال احذروا اقرارا لنعم فما کل شارد بمردود **فرد** آسائش است آنچه بخاطر نمیرسد ❊ آن روزگار نیست که این آرزو کنیم ❊ و هم دران آوان از برکت تقوی و ورعی که مرزوق شده بود مرا در مسائل فرعیه عملیه که مواضع خلاف فقها بود اضطرابی و حیرتے رو داد و خاطر مطمئن بفتاوی فقها و معمول بین الناس نمیشد و دران باب خوض عظیم کردم و احادیث را اصل و ماخذ دانسته بسیارے از کتاب تهذیب الاحکام شیخ طوسی را در مدرسه مجتهد الزمان آقا هادی خلف مولانا محمد صالح مازندرانی علیه الرحمة استفاده نمودم و نظر در رجال حدیث و اسناد کردم و رجوع بکتب استدلالیه فقها و تشخیص طرق استنباط ایشان نمودم و بر کتب فروعیه حدیث گذشتم و دران باب جد موفور کردم تا آنکه در مسائلے که مرا محتاج الیه و معمول به بود بقدر وسع اطمینانے حاصل آمد و از تقلید محض خاصه با تخالف آرا و عدم عصمت احدی از مفتیان که مدحض اقدام است و موقف حیرت فی الجمله رهائی حاصل آمد و دران اوان بعد از نیم شب که والد مرحوم بر منهاج مستمر خویش ازان که بنوافل مشغول میشد تفسیر صافی را که از مصنفات فاضل مبرور مولانا محمد محسن کاشانی است نزد ایشان قرائت کرده باتمام رسانیدم و با کثرت مشاغل تحصیل و وظائف مرا شوقی موفور بصحبت مستعدان و موزونان بود و با جماعتے ازین طائفه مختلط بودم روزے در محفل

والد علامه مجیبی از مستعدان منعقد بود مراهم دران مجلس طلبیدند و از هر جا سخنان درمیان آوردند یکی از حاضران این بیت ملا محتشم کاشی را برخواند **بیت** اے قامت بلند قدان در کمند تو ÷ رعنائی آفریده قد بلند تو ÷ و بعضے از حضار مجلس تحسین بلیغ فرموده والد مرحوم فرمود که دیوان محتشم بنظر من درآمده شاعرے ایان استاد است اما کلامش بے نمک است وآنقدر از حلاوت که تدارک بے نمکی کند ندارد باآنکه نمک در سخن شاید که گلوسوز تر باشد از حلاوت چنانکه از همین مطلع بلند او ایمعنی مستنبط نتواند شد دیگر تنها مصرع اخیر درست افتاده مصرع اول بطبع مانوس نمیشود چه قامت را در کمند افتاده گفتن باسلیقه راست نیست اگر لفظ قامت نبودی و گفتے اے که بلند قدان در کمند تواند این کلام پسندیده بودے حاضران تصدیق نمودند پس متوجه من شده فرمودے دانم که از شاعری هنوز باز نمانده اگر توانی درین غزل بیتے گفت بگو همان لحظه مرا مطلعی بخاطر رسید و چون نظر ایشان بازبمن افتاد دریافتند که چیزے بخاطر رسیده فرمود که اگر گفتی بخوان و حجاب مکن این مطلع برخواندم **نظم** صید حرم کشد خم جعد بلند تو ÷ فریاد از تطاول مشکین کمند تو ÷ حاضران از جا درآمدند و آفرینها گفتند تا ایشان در تحسین بودند مرا بیت دیگر بخاطر رسیده برخواندم **نظم** شد رشک طور از آمدنت کوے عاشقان ÷ بنشین که باد خرده جانها سپند تو ÷ درین مرتبه والد علامه نیز تحسین کرده فرمود که آنچه میگفتم در شعر ملا محتشم نیست درین حالت بیت دیگر برخواندم **نظم** مشکل شده است کار دل از عشق و خوشدلم ÷ شاید رسد بخاطر مشکل پسند تو ÷ و هم چنین باندک تاملے بیت دیگر گفتم تا غزل تمام خواندم حضار گفتند که این طرز شعر بدیهه گفتن امروز مقدور کسی نیست و والد فرمود که الحال ترا اجازت شعر گفتن دادم اما آن مقدار که وقت ضائع نکنی و قلمدانیکه در سر کار خود داشت برائے نوشتن این غزل مرا انعام فرمود و در همان اوان مرا حادثه سخت رسیده فترتے در احوال پدید آمد چون بهار و خرمی روزگار بود با جمعی یاران خود بصحرا رفتم و اسپ تاختم اسپ در دویدن بیفتاد و استخوان دست راست من کوفته شد و تا یکسال باصلاح نیامد استادان ماهر معالجها میکردند و رنجی صعب کشیدم و پس از چندے که وجع تسکین یافته بود همچنان بیکار و بار گردن بود

ذکر بعضی از افاضل معاصرین

چون خوئی بنوشتن داشتم بدست چپ گرفته مسوده می کردم و دران مصیبت و اندوه شعر بسیاری گفته ام
از جمله مثنوی ساقی نامه است که افتتاح آن اینست **مثنوی** خدایا توئی آنکه از راز و لبس ٭ بهشت
از او وارند پاکان هوس ٭ من و مستی و کنج میخانه ٭ تا زادیم خط پیمانه ٭ تخمیناً یکهزار بیت است بغایت
سنجیده و مستانه گفته شده تا آنکه حق تعالی ازان درد و الم صحت بخشید و پراگندگی بجمعیت گرائید
اکنون برخی از افاضل و معارف که در صغر سن باصفهان ملاقات ایشان نموده ام و هم دران اوان
رحلت کرده اند بقلم آمد از انجمله فاضل مرحوم مولانا محمد باقر مجلسی اصفهانیست که شیخ الاسلام و از
مشاهیر محدثین و فقهای امامیه بود مولفات مشهوره دارد سه چهار نوبت ایشان را دیده ام در
هفتاد و دو سالگی در هزار و صد و ده هجری در گذشت دیگر عمدة السادات میرزا علاء الدین محمد معروف
بگلستانه است از افاضل و اتقیا بود و با والد مرحوم اختصاص تمام داشت بعبادت و افاده
بسر می برد و بر کتب متداوله شرعیه تعلیقات دارد و روزگاری باسودگی و عزت داشت در همان
اوان او نیز در گذشت و اولادش بمناصب دیوانی آلوده شدند و ایشان نیز آن عزت و احترام نماند
دیگر فاضل مبرور شیخ جعفر قاضی است وی از مشائخ بلدهٔ کمره و از اعاظم تلامذهٔ استاد العلما
آقا حسین خوانساری و جامع فنون علوم و احتشام داشت بمنصب شیخ الاسلامی رسید و آن
شغل خطیر را به نهج ستوده تقدیم کرد و از وفور مهارت که در امور ملکی و قوانین معاشرت داشت
بوزارت اعظم نوید یافت بعض امرائی سلطانی که در پایهٔ آن منصب بزرگ بودند در شکست کار او
کوشیدند و پادشاه را ازان اراده در گذرانیدند در سن کهولت در گذشت و در حایر حسین
علیه السلام مدفون شد چون با والد مرحوم مودت و الفت تمام داشت مکرر فقیر بخدمت ایشان
رسیده دیگر برادر کهتر ایشان شیخ علیست او نیز در سلک فضلا بود و بعد از برادر خود بچند
سال در گذشت دیگر شیخ الزمان اخوند مسیحای کاشانیست به زیور فضل و کمال آراسته تلمیذ و داماد
مرحوم آقا حسین خوانساری و بغایت ستوده خصال و خوش صحبت بود شعر بسیاری گفته و منشات
[illegible]

چو تار نظاره است ؛ تا چشم میزنی بهم این رشته پاره است ؛ شعر دیگر بلبل بگل نشان دهد از رنگ و بوی تو ؛ پروانه با چراغ کند جستجوی تو ؛ تا باشدم بهانهٔ از بهر بازگشت ؛ دل را بجا گذاشته رفتم ز کوی تو ؛ در اصفهان بافاده مشغول بود تا درگذشت دیگر مولائی مغفور حاجی ابوتراب وی از صلحای دهر و از مصاحبان مولانا محمد باقر مجلسی بود بافاده فقه و حدیث مشغول و اوقات در کشف معیات معتمد علیه در روزگار ربت باسایش داشت در سال فوت مولانا محمد باقر درگذشت فقیر چند نوبت ایشان را دیده ام پسرش حاجی ابوطالب نیز از محدثین بود بعد از پدر بچند سال درگذشت دیگر فاضل عالیشان آقا رضی الدین محمد است خلف علامه نحریر آقا حسین خوانساری و از اذکیای علما بود طبعی بنهایت دقیق و فکرتی عالی داشت در خدمت او بسیاری از فضلا مستفید شدند در جوانی درگذشت فقیر در منزل والد بخدمت ایشان رسیده دیگر فاضل عارف میرزا باقر قاضی زاده است از دانشمندان روزگار و صاحب طبعان بود چون سکنی در محله عباس آباد اصفهان داشت بقاضی زادهٔ عباس آباد معروف بود در اکثر علوم ماهر و بافاده مشغول و او قاتی منتظم داشت با والد مرحوم مربوط بود تا رحلت نمود طبعش بگفتن شعر رغبت نمودی از اوست منظومه فصل گل و موسم بهار است ؛ گلزار برنگ و بوی یار است ؛ بی او شب ماه تیره روز است چون چشم سفید گشته تار است ؛ دیگر مرحوم مولانا شمس الدین محمد است خلف فاضل مجتهد مولانا محمد سعید گیلانی وی از جمله مستعدان و جامع کمالات صوری و معنوی بود بعد از تحصیل بسیاری از فنون علمیه ذوق سلوک و ریاضات براو غالب شد و طرفه شوری و استغراقی دیرا فرو گرفت علوم ظاهر نموده بحاجی عبدالقادر عاشق آبادی اصفهانی که خود را از مشایخ زمان میدانست مریدان داشت نسبت ارادت درست کرده در حیات والد خود در عنفوان شباب درگذشت و پس از مدتی والدش که از اعاظم علما بود رحلت نمود با والد فقیر ایشان را مودتی قدیم بود دیگر مولانا محمد مذکور آقا مهدی نیست که از دانشمندان و در ریاضات مهارتی بکمال شنیده میشود که تا حال در حیات به لاهیجان سکنی نموده دیگر جامع الکمالات مولانا حاجی محمد گیلانی است وی از مشاهیر طلبه و بغایت

حمیده خصال بود در اصفهان توطن اختیار کرد و در خدمت مجتهد مرحوم مولانا محمد باقر خراسانی که از اعاظم علما
بوده تحصیل نموده و در شعر سلیقهٔ مستقیمه داشت اشعارش مشهور است و در همراه یکدو منزل والد
آمده چند روز توقف نمود والحق بغایت بهاید و پرهیزگار بود در اصفهان رحلت کرد اینچند بیت از
اشعار اوست **اشعار** از گداز شمع باشد شعله را پایندگی : میکند از پهلوی مظلوم ظالم
زندگی هرکسی بکار خویش آیم من بکار دیگری : چون چراغ روزی سوزد مرا این زندگی دیگری دل روشن
بتقریب هوس عشق آشنا گردد : اگر خواهد که آب آتش شود اول هوا گردد : چنین گر خواهش پیکان تیر
اوست جانم را : نپیس از مردن غبار سنگ و سنگ آهن ربا گردد **وله** صبحدم در پای خم آمد مرا مینا
بسنگ : در چنین وقتی نباید هیچکس را پا بسنگ : **در توصیف اصفهان** و در اصفهان
آنقدر از افاضل و مستعدان بودند که اگر استیفای ایشان شود بطول انجامد والحق بآن جامعیت
مصر اعظم و معمورهٔ عالم نتوان یافت شعر عربی و باز بها حل الشباب تمیمتی : واول ارض مس جلدی
ترابها : بآن اعتدال و قوت و لطافت و آبی بآن گوارا و شهری بآن شکوه و رونق و نظافت و نزهت
و کثرت عمارات عالیه و آثار قدیمه و جدیده و انبوهی ناز و نعمت در ربع مسکون نشان نداده اند همانا تربیت
و تکمیل نفوس و ابدان انسانیه از تاثیرات آن سرزمین است همیشه منشاء افاضل و اکابر و مستعدان
و هنرمندان بوده و هر قدر در توصیف و خصائص جمیلهٔ آن کوشیده شود ناگفته بماند اگر هوشمندی جهاندیدهٔ
آفاق گردیده بآن بلد رسیدی و اقامت نموده عمر و فرصت یافتی هر آیینه بخصوصیات و جهات امتیاز
آن بر کل جهان آگاه گشتی حسن معیشت در آن برای فقیر و غنی و مسافر و مجاور یکسان و تحصیل هر کمالی
و هر گونه نعمتی میسر و آسان اهالی آن از هر طبقه بفراست و ذکا معروف و مردمی و مروت آشنا جمهور خلقش
بحلیهٔ حیا و عفاف و رغبت بطاعات و مرضیات آراسته مدارس و معابد بیشمارش طول لیالی و ایام
بریاضت و عبادت سعادتمندان حق طلبان معمور و ببرکت معدلت سلاطین هوشمند دین پرور و آثار
علمای اکابر فیض گستر در طبایع قاطبهٔ عوامش مراسم و قوانین ستوده و روشهای پسندیده منطبع
معمول و امور مکروهه و اعمال مذمومه بغایت نادر و مستور بود حکیم شفائی شاعر مشهور در یکی

از مثنویات خود بقدر وسع توصیف آن نموده و گفته **اشعار** گردون پدر هست و مادر ارکان * فرزند
به از پدر صفاهان * محکم چو بپای دستداری * در کنگره اش فلک حصاری * بی پیچ و خمست از آن
حصارش * کاندر شکست روزگارش * چه شرق و چه غرب را در و جائی * یک کوچه گرفته مهر و ماوا
از غایت بسط آن معظم * صد وقت در و شود بیکدم * یک خانه طلوع بامداد است * یک کوچه شب سیاه
زاد است * صد بار براوج سرکشد مهر * کش جای دگر نهان بود چهر * زان آب و هوا تبارک الله
کافشانده اوست جان آگاه * فطرت گل کس بسوی خارش * ادراک گیاه کشت زارش * بر درگه
این جهان حکمت * یونان باشد گدای فطرت * هر کوچه معلمی ستاده * هر کام فلاطنی فتاده * بازار
یکان او خردمند * هم عقده کشا و هم رصد بند * او باش محیط آفرینند * اطفال شفا در آستین اند
انهار بهشت اگر چهار است * خلد لیست که نهر او هزار است * تا آنکه از آسیب علین الکمال و حادثه
روزگار بآن مصر معظم از خرابی و ویرانی و پراکندگی ساکنان و دودمانهای قدیم رسید **شعر**
والایام تلک یوما منهما * سواء علیها ان تخور و لعدلا * **شعر** از روی یار خرگهی ایوان همی بینم
تهی * وز قدان سروسهی خالی همی بینم چمن * بر جای رطل و جام می گوران نهادستند پی * بر جای
چنگ و نای و نی آواز زاغست و زغن * بنوا قصورا و فی تحت الثری سکنوا * ما بال ملکهم بجوبهم الکفن
و هنوز هم که خرابی آن مصر جامع بنصاب کمال رسیده بهترین معمورهای عالمست کسی که اوضاع
سابقه آنرا مشاهده نکرده باشد چون بآن وبار درآید چنان پندارد که چیزی کاسته نشده و اگر
طغیان تعدی و نیران ظلم عاملان اندک سستی گیرد بکمتر مدتی برونق و حالت نخستین باز آید و از
اطراف جهان محط رحال رجال شود عمرها الله تعالی بالعدل والانصاف مجملا والد مرحوم بالشوق
ملاقات برادر و ذوی الارحام اراده رفتن بلاهیجان از خاطر سر بر زد و مرا همراه گرفته بآن صوب
نهضت نمودند و در هر منزل بعد از نزول آلهیات شرح تجرید و زبدة الاصول را در خدمت
ایشان میخواندم و از افاضل و اعلام که دران سفر ملاقات شده فاضل محقق میرزا حسن
خلف مرحوم مولانا عبد الرزاق لاهیجیست در دار المومنین قم که موطنش بود در سن کهولت

نهضت والد مرحوم از اصفهان بگیلان و ذکر بعضی از افاضل و اعلام که در آن سفر ملاقات شده

و او اخر حیات سعادت خدمت ایشان یافته ام در علم و تقوی آیتی بود مصنفات شریفه دارد
چون شمع یقین در عقاید دینیه و جمال الصالحین در اعمال و رساله تقیه و غیر آن دیگر از افاضل
حاجی محمد شریف بود هم دران بلده بخدمت ایشان رسیده ام حاوی فنون و مشرب بغایت صافی و
ذوقی کامل داشت دیگر از افاضل سید العلما میر محمد ابراهیم قزوینیست جامع معقول و منقول و از اتقیا
بود در دار السلطنت قزوین ایشان را دیده ام دیگر سید الافاضل میرزا قوام الدین محمد شفیع قزوینیست
فاضلی تحریر خاصه در فنون منقوله امام بود شعر عربی و فارسی نیکو گفتی و بغایت ستوده خصال بود
همدران بلده ادراک صحبت ایشان نموده ام و این هردو سید عالیشان چند سال قبل ازین در حیات
بودند و درگذشتند بالجمله چون فضول بلاهیجان روی داد در منازل قدیمه نزول و بخدمت عم عالیمقدار
و سایر افاضل و اعیان و مستعدان آن دیار رسیدم قریب یکسال در انجا بسر رفت و جمعیتی
تمام داشتم و والد مرحوم بمذاکره و مباحثه مشغول بودند و دران مجلس از مستفیدان بودم و باشارت
والد رساله خلاصة الحسنات در خدمت عم مرحوم استفاده نمودم و گاهی بمواضع دلکشا و منتزهات

ذکر مختصر از احوال ولایت گیلان

آن ولایت بسیر و تفرج رفته مکانهای دلکش بنظر میرسید و صحبتهای خوش روی میداد مجموع
ولایات گیلان خاصه بلدهٔ لاهیجان در سبزی و خرمی و معموری و وفور گل و لاله و کثرت میاه و انهار
و تشابک اشجار و اثمار گرمسیری و سردسیری در ربع مسکون بی عدیل و نظیر است عالمیست
جداگانه مشابه آن یافت نشود شهرهای معتبره معموره و عمارات عالیه مزینه و قلاع متینه دارد
و از قدیم الایام باز همیشه معمور و مسکن سلاطین ذی شوکت بوده اغلب در میانه سه پادشاه
صاحب دستگاه انقسام داشته هوائی در غایت رطوبت و اعتدال دارد و حسن معیشت و
تنعم خلقش بدرجه کمال و از اکثر ممالک عالم ممتاز است در جمیع مأکولات و اقسام
ملبوسات و اصناف ضروریات آن ملک را هیچگونه حاجت بخارج نیست و انچه در اکثر ممالک
حاصل و مهیا نتواند شد آنجا میسر و سهل الحصول و بی قدر و بهاست در اکثر بیشه‌های آن
از تراکم اشجار مجال عبور طیور و وحوش نیست و قوت نامیه بجدیست که یکقطعه سنگ در کوهسار

کف خاک و صحرایی آن که ساده از گل وگیاه و اشجار باشد نتوان یافت و از کثرت درختان بیخزان
چون شمشاد و آزاد و نارنج و ترنج و امثال ذلک همیشه کوه و صحرا ازمردی قامت و شوارع بلاد و
قصباتش با وجود ازدحام پیاده و سوار همیشه پرگل وگیاه کثرت مکانهای خوش شکارگاهش از تعداد
بیرون و اقسام صیدبری و بحری آن از حوصله شمار افزونست مردمش بوفور ذکا و هنر مشهور و
بپرهیزگاری و غریب پروری معروف اند همیشه آن دیار مشحون بدانشمندان و اعلام روزگار بوده
اما چون قریب بساحل بحر خزر واقع شده اغلب اینست که پس از قرنی بسبب عفونت هوای دریا
علت وبا کم یا بیش دران بلاد سرایت نموده جمعی تلف میشوند و رطوبت هوایش نیز چون زیاده
است بنوعیکه شب از کثرت شبنم خوابیدن زیر آسمان دشوار است بسا باشد که بطبع مردم
بیگانه زیاده ملایمت نکند. بالجمله والد مرحوم بعد از دیدن یاران و تنسیق اراضی املاک موروثی
عازم معاودت باصفهان شدند و در خدمت فیض یاب بودم و در عرض راه رساله تشریح الافلاک
و چند و چیزه در سبات تعلیم فرمودند تا باصفهان رسیده دران بلده باز بشوقی تمام و جدی موفور
بمذاکره و مباحثه مشغول شدم روزگاری بجمعیت و آرام داشتم و در مدرسه فاضل نحریر میر ترا
کمال الدین حسین فسوی باستفاده تفسیر بیضاوی و جامع الجوامع طبرسی و امور عامه شرح تجرید
پرداختم و نزد مولانا فاضل حاجی محمد طاهر اصفهانی که محدث و فقیه زمان بود کتاب استبصار
شیخ طوسی و شرح لمعه و مشقیه قرائت کردم دران زمان صیت ذاتش قدوة الحکما شیخ عنایت الله
گیلانی رحمه الله که در اصفهان بافاده مشغول بود و با والد مرحوم دوستی داشت مرا خوانان
استفاده ساخت در خدمت الشان منطق تجرید که از نفائس کتب منطق است با کتاب الهیات
شیخ الرئیس شروع نموده بانجام رسانیدم تا آن حکیم دانشمند در اصفهان بود نسبت استفاده
درمیان بود پس عازم گیلان شده در قزوین رحلت کرد وی از تلامذه میر قوام الدین حکیم مشهور
و در حکمیات و سائر فنون استاد و حاوی مآثر حکما بود و در تحصیل مراتب عالیه ریاضات عظیم کشیده

[illegible] اصفهان

نسبت این بعقائد حکماء و انحراف از شریعت مقدس میدادند و حاشا عن الانحراف پس بخدمت سید المتبحرین
امیر سید حسن طالقانی رحمه الله که از اعاظم علماء اکابر عارفان بود رسیدم کتاب فصوص الحکم شیخ
عربی مباحثه می فرمود باستفاده مشغول شدم و شرح هیاکل النور نیز در خدمت ایشان خواندم
شفقتی عظیم بمن داشت در هیچ فنی از علوم که استحضارش بکمال نباشد مسائل حکمت را با مشاهدات
صوفیه انطباق داده غلوی عظیم در اظهار مراتب ثلاثه توحید داشت قوت تقریر و مباحثه اش
بمثابه بود که احدی از اصحاب جدل را نزد او یارای سخن گفتن نبود و اخلاص و استفاده فقیر
و شفقت ایشان استوار بود تا در اصفهان رحلت نمود بعض طلبه ظاهری را نیز غائبانه بعقائد
غیر مستفاده از شرح اقدس نسبت می دادند و الناس اعداء ما جهلوا و از افاضل روزگار
در آن بلده مرحوم آقا جمال الدین محمد خوانساری ولد اکبر علامی آقا حسین طاب ثراه بود و از
نهایت اشتهار بی نیاز از توصیف است فقیر اگرچه بسعادت استفاده از ایشان نرسیده ام
لیکن مکرر شرف حضور مجلس ایشان دریافته در سن کهولت باصفهان رحلت نموده در جوار
والد خود مدفون گردید روزگاری بافاده و عزت و احتشام گذرانیده بغایت مقدس و حمیده
خصال بود دیگر از علمای عالیشان آخوند مولانا محمد گیلانی مشهور بسراب بود و ی از مجتهدین
عصر و صاحب ورع و زهد تمام و مدتها بود که در اصفهان متوطن شده بافاده مشغول و روزگار
بهیا داشت با والد مرحوم ایشان را الفت و صداقتی خاص بود مکرر فقیر بخدمت ایشان رسیده
و تحقیق مسائل نموده در کبر سن رحلت نمود و در آن بلده مدفون شد و در آن اوان فقیر را بتحصیل
علم طب میل افتاد قدری از کلیات قانون و بعض مقاصد آن فن را نزد جالینوس الزمان حکیم
مسیحا که مشهور که طبیبی دانشمند معمر بود و بمعالجه مرضی و تعلیم اکثر اطبای آن شهر می پرداخت
استفاده نمودم شبی بمطالعه مشغول بودم وقت سحر والد علامه رحمه الله نزد من آمده نشست
در اطراف من کتابهای طب بود و بآنها مشغول بودم چون سوال نموده معلوم شد که بآن فن مشغولم
مرا از نهایت اهتمام و غور در آن منع فرمود گفت اگر کسی را اعتقاد نبوت باشد آنچه طلبد رواست

اما ترا آن یقین و اعتماد بطول مدت عمر کجا حاصل آمده من بینم که نفس تو بدن ترا می خورد و میگذارد چنانکه شمع
نیز نیام خود را می خورد و چنین شخص طویل العمر نتواند بود پس در آنچه اهمیت بکوش این بگفت و مرا نوازش و دعا
نموده برخاست پس از چندی بخدمت فاضل محقق میرزا محمد طاهر خلف میرزا ابوالحسن قاینی که در ریاضیات
و اواسط حکمت نادرهٔ زمان بود رفته مدتی بتحصیل و تنقیح رسائل مبادی و شرح تذکره و تحریر اقلیدس
و تحریر مجسطی و قوانین حسابیه پرداختم و فاضل مذکور تا ده سال قبل ازین در حیات بود و رحلت نمود پس شوق
باطلاع بر مسائل و حقائق ادیان مختلفه و اصحاب ملل پدید آمد و با علمای طبقه نصاری و پادریان ایشان
که در اصفهان جمعی کثیر بودند آشنا شدم و مقدار دانش هر یک آزمودم یکی در میان ایشان امتیاز داشت
و او را خلیفه آوانس گفتندی عربی و فارسی نیکو دانستی و بمنطق و هندسه مربوط بود و بعض کتب اسلامیه
نیز بمطالعه اش رسیده بود و شوقی بتحقیق بعض مطالب داشت و از خوف و عدم التفات علمای اسلام
بآن طبقه از مقصود خود باز مانده بود صحبت مرا مغتنم شمرد پس از چندی که از صفات و انصاف من آگاه
شد اخلاصی و محبتی استوار پیدا کرد و من انجیل از و آموختم و بشرح آن پی بردم و تحقیق عقائد
و فروعات ایشان بواقعی نمودم و بسیاری از کتب ایشان را مطالعه کردم و او نیز از من گاهی تحقیقات
مینمود و مکرر بتقریرات مختلفه حقیقت اسلام را بر و تمام کردم و او را سخنی نماند ملزم شد لیکن توفیق
هدایت بظاهر در نیافت تا وفات کرد و در میان یهود و سکنهٔ اصفهان که از عهد موسی علیه السلام
بزعم خود ساکن آن شهرند شعیب نام اعلم ایشان بود و او را مطمئن ساختم و بمنزل خود آوردم و از و
توریت بیاموختم و ترجمه آن را نو بیانیدم و از حقیقت آنچه در دست ایشان است آگاه شدم لیکن
آن طبقه را بغایت عدیم الشعور از تمیز فکر بیگانه یافتم غباوت و تصلب ایشان را در جهل پایانی نیست
و همچنین با اختلاف مذهب اسلام پرداختم و کتب هر فرقه و سخنان هر یک را پی بردم و منصفانه و مشتاقانه
ملاحظه کردم و از هر فرقه هر جا کسی می یافتم که ربطی بمذهب خود داشت با او صحبت میداشتم و استعلام
مقاصد و سخنان او مینمودم و درین وادی مرا با ارباب آرای مختلفه آنقدر گفت و شنود روی
داده که عدد آن ندانم و در ضمن این مشاغل کتب متداوله را درس میگفتم و حواشی و تعلیقها مینوشتم

استعلام و زبان ... ادیان مختلفه و آرای مختلفه

... ۹

و بتقریبات رسائل منفرده در تحقیقات مختلفه تحریر می‌نمودم و اکثر را اول بنظر فضلای آن فن رسانیده
ام اطمینان حاصل میکردم و بهمه مورد تحسین می‌شد و از برکت تائید الهی تا این زمان هرگز نشد که در موضعی
از مصنفات من سقمی و خطائی ظاهر شود من الله التائید و به الاعتصام و در اوان ایام از حوادث و واردات
غریبه جذبه حسنی و شیوه زیبا شمائلی بود که دل را شیفته ساخت **منظوم** می‌نمودم نشانی ز جمال
دوست لیکن ؛ دو جهان بهم برآید سر شور و شر ندارم ؛ ز آدیه نشینان کاخ دماغ را طرفه شوری
در افتاد و از دل بیقرار فتنه و آشوبی برخاست **بیت** ما را سحر بر سر میخانه نهادیم ؛ اوقات دعا
در ره جانانه نهادیم ؛ در خرمن صد زاهد عاقل زند آتش ؛ این داغ که ما بر دل دیوانه نهادیم ؛
عندلیب دل شوریده حال بگلبانگ بلند این پرده سرائیدن گرفت **اشعار عاشق** می‌گویم و از گفته
خود دلشادم ؛ بنده عشقم و از هر دو جهان آزادم ؛ نیست بر لوح دلم جز الف قامت یار ؛ چکنم حرف
دگر یاد نداد استادم ؛ طرفه تر آنکه دل افتادگان و خاک نشینان آن سر کوی از چند و چون پر فن
بود این بیت در زبان من **قطعه** ای گل نه همین معرکه من بتو گرمست ؛ هنگامه بصد سوخته خرمن بتو
گرمست ؛ شبی با جمعی از یاران موافق و دوستان صادق بیاسفی رقم مولانا علی کوساری اصفهانی
خطاط مشهور که جامع کمالات صوری و معنوی و نادره روزگار بود و در حسن صورت و سرائیدن الحان
ثانی معجزه داودی حاضر بود نیم شب پرده ساز گرد و نخست این بیت خواندن گرفت **فرد** امشب بیا
تا در چمن سازیم پر پیمانه را ؛ تو شمع و گل را داغ کن من بلبل و پروانه را ؛ این سوخته را حالی پیش
آمد که تقریر نتوان ؛ هزار بار کالبد عنصری را سلطان روح تهی ساخته باشد و تا صبح ترانه او همین
بود می‌گذشت و خاموش می‌شد و پس از لحظه همین سرائیدن می‌گرفت پس از چندی مرا عارضه
صعب پیش آمد شبی جمعی در مفاصل پدید آمد و صبح شدت نموده تمام مفاصل بدن مرا فرو گرفت
و از حرکت باز ماندم جمعی را اطبا بمعالجه آمدند و تجویز لقرص و آشامیدن چوب چینی کردند بر من بسبب
هجوم هموم و احزان دشوار بود و از جمله اطبا میرزا اشرف خلف حکیم جلال الدین مشهور که از حذاق
اطبا و بحلیه علم و صلاح آراستگی داشت بتعهد معالجه بتدبیرات دیگر نمود و مشغول شد و سه روز

چون بدین بگذشت طبیب مزبور خود بهمان آزار مبتلا شده بر بستر افتاد و من دران حال غزلی گفتم که
مطلع آن اینست **شعر** مجنون عشق اگر کشتی مرا ممنون احسانم * کناره نه از بے درد یارب چه پیست حیرانم *
واز ین غزل است **اشعار** کتاب عشق لوح دل بود در مکتب هستی * نکو کردی بسطر تن کشیدی خط بطلانم *
پس از دو ماه حق تعالی از ان وجع بمن شفا بخشید و باز بتعلیم و تعلیم پرداختم در اثنای آزار چون معطل
مانده بودم شعر بسیارے گفتم و قدرت بر نوشتن نداشتم دیگران می نوشتند و آن اشعار را الحق در دی و
اثرے دیگر است پس اشعار یکه از بدایت تا آن اوان جمع آمده بود فراهم آورده دیوانے مرتب شد
مشتمل بر قصائد و مثنوی و غزلیات و رباعیات تخمیناً هفت هشت هزار بیت و آن اول دیوان این خاکسار
است و در میانه مستعدان متداول شد و رغبت بگفتن و صحبت شعر افزونی گرفت و شعر درست مستحسن را
در مذاق من طرفه تاثیرے بود و از انهمه موزونان و سخن دران که صحبت ایشان دریافته ام یک کس را دیده ام
که بجمیع اطوار و عوالم شعر فارسی چنانکه باید میرسید و حق سخن سنجی اداهمی توانست کرد و دیگر پیدا تا این زمان
در پایه این ندیده ام وی میر عبد الغنی تفرشی است از احفاد و فاضل مرحوم میر عبد الغنی تفرشی تلمیذ میرزا
ابراهیم همدانی مشهور که در عهد شاه عباس ماضی از مستعدان بوده و در گذشت بالجمله این میر عبد الغنی
که از دوستان و معاشران فقیر بود بمضمون الولد الحر یقتدی با بایه الغر با وصاف کمالات آراسته
سلیقه در نهایت استقامت و فطرتی بغایت عالی داشت اکثر متداولات علمیه را طے نموده در شعور
و ذکاء و ذوق و وجدان آیتے بود اگرچه شعر بسیار کم گفتی چنانکه مجموع افکار ابکار ش بیکصد بیت نرسید
اما چنانکه باید گفتی متانت و حلاوت و کیفیت سخنش را نسبتی با همگنان نبود و در نکته پروری و در سخن
رسی بنظر او را ندیده ام تا وقتے در حیات بود فقیر بذوق سخن سنجی او شعر بسیاری می گفتم و او را باین عظیم الفته
بود این رباعی از انشائات ست **رباعی** عمری بره وفا نشستیم عبث * دل جز تو بدیگرے نبستیم عبث *
تا آنکه در شباب با صفهان در گذشت و داغ فراق بر دل احباب گذاشت اللهم اغفر له و اجعله
عندک فی اعلی علیین پس بتقریب نهضت چند کس از دوستان و یاران آزاده بصوب دار الافاضل
شیراز مرا هم شوق دیدن آن بلده گریبان گیر شده بعد از التماس اجازت از والدین بر وانه

آن صوب شدم و بآن بلده رسیده صحبت افاضل و اعیان و مستعدان آنجا دریافتم و آن سرزمین
هرا الشیخ الفقیه پدید آمد و تا بوده ام وقت من جوش بوده دار الملک شیراز از بلاد معتبره فارس
و تا بوده چه در اسلام و چه پیش از اسلام مجمع و مسکن افاضل و موبدان بوده اگرچه در آب و هوای
آن قوت و لطافت چندان نیست اما با عتدال است و بغایت معمور و موفور النعم و مدارس و بقاع الخیر
در آن بسیار و کوههای بکیفیت دلنشین دارد شیخ سعدی شیرازی فرموده **منظومه** اگر مصر و
شام است گر بر و بحر ٭ همه روستا نست شیراز شهر ٭ بالجمله مولانای اعظم استاد العلماء مولانا
شاه محمد شیرازی رحمه الله در آن شهر بود بسماع کتاب اصول کافی در مدرسه ایشان مشغول شدم
و اکثر اوقات شبانه روزی در خدمت او استفاده میکردم و نسبت بمن اشفاقی عظیم داشت
فاضل مذکور از نوادر روزگار بود تتبعی عظیم و حفظی قوی و عمری طویل داشت ادراک صحبت بسیاری
از علما و اکابر عرفا نموده اکثر ممالک عالم را دیده بود و در تحصیل مراتب عالیه و تکمیل نفس ریاضتهای
کشیده بمشایخ و اولیا اخلاصی عظیم داشت بغایت ستوده اخلاق کریم الذات بود قریب بیکصد
و سی سال عمر یافت و همه را صرف نشر علم و حق طلبی و خیرخواهی عباد نمود و چند رساله در حدیث و
حکمت و تصوف از مصنفات اوست تا آنکه بعد از چندی از ورود بآن بلده رحلت کرد دیگر از افاضل
آن شهر مولانای محقق جامع المعقول و المنقول اخوند مسیحای فسوی علیه الرحمة بود و بتدریس اشتغال
داشت و سی اعظم تلامذه آقا حسین خوانساری و قدوه فضلای عهد و بجودت ذهن و سلیقه و تبحر
در جمیع علوم اشتهار داشت و منصب شیخ الاسلامی فارس بجدمتش رجوع و مدرسش مجمع طلبه
آفاق بود مدتی در خدمت ایشان بمذاکره و مباحثه پرداختم و طبیعیات شفا و الهیات شرح اشارات
و حواشی قدیمه و جدیده و غیر آن استفاده نمودم تا آنکه ببلده فسا رفته برحمت ایزدی پیوست و اخوی
از اکابر فضلای عالیشان بود فکری رسا و سلیقه مستقیم و طبعی شگفته داشت در شعر فارسی
و عربی نهایت بلذات و ابیات غرا در مدح امیر المومنین علیه السلام دارد و بغایت بلیغ گفته در
فارسی اشعار شایسته شوخ دارد معنی تخلص الشانست **منظومه** شد کرم جگر سوز یم آن زند شرر اینجا

در آن ... از اصفهان ... شیراز ... و ذکر بعضی ... از ... علما و فضلای آنجا

مستیش بران داشت که گردید کبابی ❊ از تربیت آب حیائی گل رویش ❊ فرداست که آن سیب ذقن گشته گلابی
دیگر از مشاهیر فضلائی آن بلده مولانا لطف الله شیرازی رحمه الله بودی از فحول علما و تلمیذ فاضل عارف
مولانا محمد محسن کاشانی رحمه الله بود بخدمت ایشان رفته مدتی باستفاده حدیث و معارف دیگر گذشت
و بعد از گذرانیدن کتاب وافی که از تصنیفات ملا محسن مرحوم است اجازتی مفصله بجهت فقیر مرقوم فرموده
بود تا آنکه در سن کهولت درگذشت و دیگر از افاضل آن دیار عارف معارف مولانا محمد باقر مشهور به صوفی
بود بغایت دانشمند و عرفانی بکمال داشت در خدمت ایشان کتاب تلویحات شیخ اشراق و قدری از
قانون خوانده ام سهدران بلده بعالم بقا پیوست دیگر از اعلام المقام شیخ محمد امین شیرازی بود بحلیه
علم و سداد آراسته مکرر با ایشان صحبت داشتم بعد از افاضل مذکوره در حیات بود و درگذشت دیگر از افاضل
و معارف آن شهر جامع الفضائل مولانا محمد علی مشهور لبسکاکی بود سوحدی دانشمند و مدرس مدارس
شیراز و در فنون علم مهارت داشت و از تلامذهٔ مولانا شاه محمد و اخوند مسیحائی فسائی و دیگران بود
نسبت ارادت بسلسلهٔ مشائخ درست نموده در لباس ایشان میزیست بغایت عالی فطرت و صافی
طویت و خجسته اخلاق بود و قبولی عظیم در دلها داشت پیوسته دوستی و مصاحبت با فقیر می نمود
تا آنکه در استیلائی افاغنه بشیراز درجه شهادت یافت شعر بغایت نیکو گفتی این چند بیت ثبت شد
منظومه دو عالم را بهای قاتلی من ده خدا یا من ❊ که بس باشد چنین ذوق شهادت خونبهای من ❊
بدن مصر و هوا فرعون و هامان نفس من موسی ❊ خیال و وهمها سحر دلیل من عصائی من ❊ چو نفی نفی
اثبات است از مردن نمی ترسم ❊ بقائی من چو شمع کشته باشد در فنائی من ❊ گذشتن از سراب دهر
دامن چند نی دارد ❊ ز آب هفت دریا تر نگردد لیت پائی من ❊ در نظم اشعار شکیب تخلص اوست
دیگر سید السادات و الافاضل میرزا مهدی نسابه بود منصب شیخ الاسلامی با ایشان مرجوع شده
بغایت جلیل القدر و سلسلهٔ ایشان در آن بلده بجلالت حسب و نسب مشهور اند با فقیر محبت و الفتی
تمام داشت و اولاد و احفاد آن سلسله همه از مستعدان و معاشران من بودند و آن سید عالیشان
نیز در فتنه شیراز بدرجه شهادت فائز گردید دیگر از مستعدان سکنهٔ شیراز که با من انس تمام داشت

میرزا ابوطالب شوشتانی بود سلیقه درست و اخلاق ستوده داشت بصحبت مستعدان و مذاکرهٔ علوم
و عبادات میگذرانید و بعد از حرکت فقیر از ان ولایت باصفهان تا در حیات بود همیشه ابواب مصادقت
و مکاتبات مفتوح داشت و بسیاری از اشعار فقیر را جمع نموده بود وقتی در اصفهان مکتوبی از و رسید
و در ضمن آن سوال از جمال الدین عبدالرزاق اصفهانی و پسرش کمال الدین اسمعیل نموده و خواهش محاکمه
در شعر ایشان که آیا سخن کدام یک رجحان دارد فرموده و دران مکتوب مسطور بود که در میان جمعی بر سر
این ترجیح مکابره است و طرفین رضا بمحاکمهٔ تو داده فقیر جواب او نوشته این قطعه منظوم و در مراسله
مندرج ساخته باو فرستادم **قطعه** دوش از سر یاری که دلم شیفتهٔ اوست ٭ در شرح کمال خرد و ش
ناطقه لال است ٭ آمد بسرم قاصد فرخنده سروشی ٭ با نامهٔ عذبی که مگر آب زلال است ٭ نثرش نتوان
گفت که سلکیست ز گوهر ٭ هر سطری ازان در نظرم عقد لآلست ٭ بگشودم و برخواندم و سنجیدم و دیدم ٭
کز بنده رهی حاصل آن نامه سوالست ٭ کامروز درین ناحیه عاشق سخنان را ٭ غوغا بسر شعر جمال است
کمال است ٭ القصه درین مسئله یاران دو گروه اند ٭ در حجت ترجیح یکی زین دو جدال است ٭ این
شعر پدر آورد آن شعر پسر را ٭ یکسو نشد این مشغله امروز دو سالست ٭ راضی شده اند آنهمه یاران
مجادل ٭ کز کلک تو حکمی که رسد وحی مثالست ٭ بگشاد پی پاسخ سنجیده پر خویش ٭ سیمرغ خیالم
که سپهرش ته بالست ٭ مجموعهٔ آن هر دو بدقت نگرستم ٭ گر معجزه گفتن نتوان سحر حلالست ٭ دیدم که
دوات و قلم آن دو شهنشاه ٭ در مملکت شوکت شان کوس و دوالست ٭ آن هر دو بفضل آیت و
برهان بلاغت ٭ در جمله آن هر دو پریزاد خیالست ٭ غرای هر مطلعشان مهر سپهر است ٭ سیرابی هر
مصرعهشان تیغ مثالست ٭ شعر شعرائی که فریبند بایشان ٭ نسبت بگهر سنجی آن هر دو سفالست ٭
در جنگ دلیران قوی پنجه قلمها ٭ پر پیچ و خم از خجلت آن هر دو چو نالست ٭ جمع آنهمه اتقان بلطافت
که نموده ٭ پیش دو سنان غاشیه بر دوش شمالست ٭ هر صفحهٔ مشکین رقم آن دو گهر سنج ٭ چون عارض
خوبان همه خط و همه خالست ٭ اما چون کسی دیدهٔ انصاف کشاید ٭ این مطلع من آینهٔ شاهد حالست ٭
در شعر جمال ارچه جمالی بکمالست ٭ اما بسر پایهٔ اسکار کمالست ٭ الفاظش بصفا آینهٔ شاهد معنیست ٭

معنی اشکوهیست که طغرای جلالست ٭ هر نکته سر رشته و نافهٔ مشکست ٭ هر نقطه او شوخی از چشم غزالست
فیض رقمش از تتق غیب سرشتست ٭ مد قلمش در افق فضل هلالست ٭ صد بار ز سر تا سر دیوانش گذشتم
لیلاست که سر تا بقدم غنج و دلالست ٭ در بوزه گری جوار سیند حریفان ٭ الحق ز رگ ابر قلمش بحر نوالست ٭
استاد سخن گرچه جمالست و لیکن ٭ تکمیل همان طرز روش کار کمالست ٭ تحقیق در اقوال دو استاد سخن یار ٭
این است که گفتیم و جز این محض جدالست ٭ رای همه این بوده که خلاق معانی ٭ آخر نه خطاب وی از صحنای
کمالست ٭ معیار کمال من و یا من دگران را ٭ در پلهٔ میزان خود اندیشه وبالست ٭ این نامه نوشتم بشب
هفتم شوال ٭ ماه این د هزار و صد و سی و دو لیالست ٭ و در دار العلم شیراز بسیاری از مستعدان
و اهل عرفان با من معاشر بودند که ذکر ایشان موجب اطناب عظیم است و سوای آن بلده یاد داغ موافقت
تمام دارد چنانکه هر چند کسی بمذاکره و فکر دقیق بپردازد ملال حادث نمیشود و در ایام اقامت آنجا مطالب
و مباحثه بسیار کردم و آنمقدار از کتب مختلفه و فنون متنوعه بنظر تدقیق در آمد که احصای آن متعذر است و گاه گاه
بکوهسارهای دلنشین و مکانهای خوش بتفرج رفته با احباب صحبتها میداشتم روزی در یکی از بقاع
شریفهٔ آن شهر نشسته بودم که حالتی غریب مشاهده افتاد مردی دیدم میرفت سرا پا عریان و بهر دو دست خود
کارد داشت و بقوت تمام بر اندام خود میزد و خون از وی جاری بود زخمهای کاری بی شمار بر تن و صورت
خود داشت و چنان در آن کار بود و هر زخم که بر خود میزد ظاهر میشد که راحت و لذت مییابد و اصلا سخنی نمیگفت
از حال او پرسیدم گفتند اسمعیل نام دارد بکسی عاشق بود او وفات یافت چون این آگاه شد بیهوش شد
چون بخود آمد مجنون شده بود جامه بر درید و کاردها بگرفت و چند روز است که درین کار است گفتم چرا
کاردها از دست او نمیستانند گفتند قوتش بحدیست که کارد از دستش بیرون کردن بغایت مشکل است
و چندین کس او را افگندند و خواستند که کارد بگیرند عاجز کرده حالتی مشاهده شد که گفتند اگر کارد بگیریم
همین لحظه خواهد مرد پس او را واگذاشتند و عجیب تر اینست که زخمی که صبح بر خود میزند اگر دیگر باره بهمان
موضع نزند تا بوقت عصر التیام مییابد پس متفحص حال او شدم بعد از سه روز در بیرون شهر کارد
بر پهلوی او رسیده احشای او قطع شد و بیفتاده جان تسلیم کرد ٭ رباعی ٭ آنانکه غم عشق گزیدند

درکوی شهادت آرمیدند همه ✤ درمعرکهٔ دوکون فتح از عشق است ✤ باآنکه سپاه او شهیدند همه ✤

حرکت از شیراز به بیضا — ذکر سید الافاضل سید علیخان ✤

پس از شیراز بمحال بیضای فارس حرکت کردم و دران محال درین زمان شهری نمانده اما مشتمل است بر قرای معموره بسیار و در خوشی آب و هوا ممتاز است مکانها بکیفیت و شکارگاه های خوش دارد مدتے دران حدود ماندم و در انجا بود سید فاضل ادیب حسیب جلیل نحریر صدر الدین سید علیخان بن سید نظام الدین احمد حسینی رحمه الله وے از احفاد استاد البشر امیر غیاث الدین منصور شیرازی علیه الرحمة است فاضلے جامع و در علوم ادبیه یگانه روزگار بود شعر عربی را به بلاغت و متانتے که باید گفتے و صاحب دیوان است و در سنجیدن و فاکوی شعر عربی مثل او ندیده ام و از مصنفات اوست شرح مبسوطه بر صحیفه کامله و کتاب بدیعیه و غیر ان لغایت عالی همت و ستوده صفات - والحق نادره روزگار بود از مکه معظمه باصفهان آمد و از سلطان مغفور احترام یافت منصب صدارت را اراده تفویض باو داشتند خواهندگان آن منصب کوششها کردند و وسیله ها برانگیختند علو همت آن سید عالیشان از معامله دنیا طلبان پهلو تهی نموده بشیراز و بیضا رفته عزلت گزید تا برحمت ایزدی پیوست القصه چندروز بصحبت ایشان فیض یاب شدم او بمروت و عاطفت تمام بمن داشت و حاجی نظام الدین علی نصا نیز در المحال متوطن بود نزد من آمد و بمباحثه شرح تجرید و استبصار حدیث پرداخت در میانها الفت عظیم پدید آمد و او بغایت حمیده خصال و عالی فطرت و از دنیا گذشته و جهان دیده بود من حاشیه بر امور عامه شرح تجرید و رساله تحقیق غنا و رساله منطق را در انجا نوشته ام و دران محال دانشمندے از مجوس بود که وی را دستور گفتندی و عادت مجوس است که علماء خود را دستور خوانند با من آشنا شد و تحقیق اصول و فروع و اخبار آن مذهب انچه میدانست از وے کردم بمذهب خود آگاه بود طبعی مستقیم و زهدی بکمال داشت

رفتن از بیضا باردکان شیراز ✤

و از انجا باردکان فارسی رفتم مولانا عبدالکریم اردکانی را که از عباد و علماء دعوت و صروف بود و در نجوم دستکاری عالی داشت بدیدم و مدتے معاشرت و هم صحبت بود و از وے استفاده بعض غوامض کرده ام و در همان اوان در سن نود سالگی برحمت حق پیوست و دران قصبه میر عبدالنبی اصفهانی که ساکن کام فیروز فارس بود بدیدم و مدتے معاشر بود وے سید صالح ادیب محدث فقیه بود و تتبع بسیار داشت دران اوان رساله در مواریث نوشته بود و بنظر فقیر رسانید

مراجعت بشیراز

بغایت منقح نوشته بود واز انجا باز بشیراز معاودت کردم چون دربین مطالعه کتب مختلفه نادره و
تحقیقات شریفه وفوائد جلیله نفیسه دریافت میشد که همه وقت ظفر بر انها میسر نیست وکمتر کسی را از متتبعین روزگار
حاصل میتواند شد وبخاطر قاصر نیز بسیارے از فوائد ونکات شریفه تحقیقات عالیه متفرقه میرسید خواستم که
مجموعه مرتب سازم که مشتمل بر نفائس ونوادر باشد ودر جوامع مشهوره افاضل سلف رائج آید پس شروع
در تحریر آن کردم وبجدة العمر موسوم ساختم وبتدریج آنچه لائق سیاق آن بود دران مندرج مے شد در سفر
فارس مقدارے ازان نوشته شده هم چنین تا ابتدای سال خمس وثلثین ومائه بعد الالف تخمینا بهفت هزار
بیت رسیده بود که دران سال سانحهٔ اصفهان روے داد وباکتابخانه فقیر وانچه بود بغارت رفت ومرا
بر تلف شدن آن نسخه تاسف شد چه اگر انجام مییافت وبنظر افاضل جهان میرسید آن را لائق ذخیره
خزائن سلاطین قدر شناس می یافتند بالجمله از شیراز ببلده فسا که از کرمسیرات فارس است رفتم واز انجا

سفر به فارس از اصفهان بشیراز

عزم بلده کازرون کردم دران حدود حقیقت حال عارف ربانی قدوة الکاملین شیخ سلام الله شولستانی
شیرازی که دران حدود انزوا از خلق گزیده در کوهی مقام گرفته بود دریافتم وبخدمتش شتافتم واز انچه
تصور حال کبرای اولیا نموده بودم درجهان نشان ایشان کمتر یافت شود واو را از باده یافتم سلسله مشایخ

ذکر شیخ عارف شیخ سلام الله

وے تا بمعروف کرخی قدس الله اسرارهم منسق النظام بود بالجمله چندی در قریه که قریب بآن مقام
بود توقف داشتم ودر روزها ادراک سعادت خدمتش میکردم تا آخر ارادت واخلاص مرا که از صفای طبیعت
بود قبول نمود وشفقت وعاطفت کریمانه فرمود چند شبانروز دربهمان مکان بسر بردم وتمنا آن بود که در
همان مقام ایام حیات بگذرانم رضا نداد واز انجا بنوازش بسیار رخصت فرمود تا این زمان توفیق حصول
سعادتی اگر میسر شده باشد از برکات همت ونظر اشفاق آن یگانه آفاق میدانم وزبان باین مضمون
ناطق است **منظومه** هرچند پیر خسته دل وناتوان شدم ❊ هر گه نیا در وئی تو کردم جوان شدم ❊ آنرو
بر دلم در معنی کشوده شد ❊ کز ساکنان درگه پیر مغان شدم ❊ پس بکازرون رفتم از اعیان آن شهر
خواجه خواجه حسام الدین کازرونی بود وی از جوانمردان روزگار دیده ام وبامن دوستی تمام داشت
واز طلبه آن شهر مولانا محمد یوسف عارف کازرونی بود بمراتب متداوله مربوط وخطی بغایت نیکو داشت

وطبعش قادر بر نظم — و بغایت درویش منش و پاکیزه اختلاط بود در ایام استیلای افاغنه بشیراز رحلت کرد پس از انجا
بشولستان و بلده جهرم رفتم و از صلحا و علمای آنجا میر عبدالحسین و مولانا محمد صالح بود بصحبت ایشان رسیدم
هر دو از محدثین ثقه و بغایت پرهیزگار بودند پس بداراب که از متنزهات آن گرمسیر است رفتم والحق بغایت خرم و
معمور است رساله لوامع مشرقه در تحقیق معنی واحد و وحدت و چند رساله دیگر در غوامض مسائل الهیه در انجا نوشته ام
پس بخطه لار رفتم از اعیان آنجا میرزا اشرف جهان لاری بود ثروت و مکنت بسیار داشت و خالی از فطانت
و استعدادی نبود و هم از اعیان آن بلده بود میر محمد تقی لاری مشهور که صاحب دستگاهی عظیم و از دنیاداران
روزگار بود و اولی از چاکران و گماشتگان او صاحبان مال و جاهی موفور بودند و هر دو با من مودت و الفت
بسیار داشتند میرزا اشرف جهان را در آخر سال که بنجف اشرف رسیدم آنجا دیدم که ترک دنیا کرده بلباس
فقرا دران آستانه مقدسه مجاور بود و هم انجا مدفون شد و هم در اواخر که نوبت دیگر بلار وارد شدم میر محمد تقی
مذکور فوت شده پسرش میر محمد نام که بغایت اهل و ستوده صفات بود از حوادث روزگار محتاج بقوت شبانروزی
شده در زمره مستحقین الشهر بود و از افاضل آن بلده مولانا نصرالله لاری بود تلمذ در خدمت بسیاری از
مشاهیر فضلا نموده در فنون علم مهارت داشت و دران بلده تا بودم اغلب با من صحبت می داشت پس از انجا
به بندر عباسی رفتم چند کشتی روانه مکه معظمه بود مرا همت مصروف آن شد که با قلیل زادی که میسر بود اختیار
آن سفر کنم بکشتی در آمدم هوای دریا و اوضاع کشتی مزاج مرا مختل ساخت و رنج سخت کشیدم و پس از
چند روز باران و طوفانی عظیم شد مردم کشتی طمع از حیات بریدند حق تعالی نجات داد و بعد از مشقت و
صعوبت بسیار داشت پیکی از سواحل عمان رسیدم عمانیان که اکثر خوارج و قطاع الطریق بحرند کشتی بگرفتند
و اموال بغارت بردند و مردم را دران صحرا گذاشتند و برفتند پس از چند روز بمشقت تمام بمسکت که مسقط
مشهور و از شهرهای ایشانست رسیدم و مدتی بجاه توقف کردم که اندک آسودگی حاصل آمد و دران سال
موسم سفر حجاز در گذشت آن بار عزم مراجعت کردم ناچار بکشتی سوار شده به جزیره بحرین آمدم سکنه آنجا
اهل ایمان و صلحا میباشند و علوم عربیت و فقه و حدیث فی الجمله رواجی دارد و از علما و اعیان آنجا بود
شیخ محمد شیخ الاسلام با من الفتی تمام بهم رسانید و بالتماس او قریب بیکماه توقف کردم طول آن جزیره

تخمیناً ده فرسنگ و عرضش چهار فرسنگ است همه نخلستان و معمور است و کثرت مردم بسیار و انهار خوش گوار
دارد اما هوایش بغایت گرم و بسبب احاطهٔ دریا ناموافق است پس بکشتی درآمده به بندر معمورهٔ کنگ که بهترین
سواحل فارس است رسیدم و از آنجا عازم سردسیرات فارس شدم و دران سفر کمتر ناحیه از مملکت فارس
مانده باشد که ندیده باشم پس بشیراز آمده و خاطر بدان متعلق شده بود که ترک معاشرت خلق و سکنی در معمورها
کرده در یکی از جبال که پناهی و آبی داشته باشد انزوا گزینم و بآنچه رزاق حقیقی مقدر ساخته باشد قناعت
کنم و یکباره دل از الفت خلق و اوضاع روزگار متنفر و منزجر شده بود و احوال دنیا را با طبع خود ملائم ندیده
یافتم و می شنیدم که در کوهی غاری و چشمه و سبزه و درختی هست بدیدن آن رغبت میکردم و عزم مقام در آن
مکان مینمودم آشنایان و پیوستگان مانع می آمدند و الفت والدین و افراط محبت ایشان نیز مانعی قوی بود
و در شیراز بودم که یکی از مراسلات والد مرحوم رسید در عنوان این رباعی نوشته بود رباعی در دل
ز فراق خستگیها دارم ٭ در کار ز چرخ بستگیها دارم ٭ با اینهمه غم تو نیز پیمان وفا ٭ مشکن که جز این شکستگیها
دارم ٭ و دران سخنان درج بود که دل الفت سرشت را بلی آرام کرد پس عزم اصفهان کردم و براه دار العباد
یزد روانه شدم و دران شهر جمعی از افاضل و مستعدان بودند و مردم نیکو خصال ستوده اطوار داشت
دار بلاد نفیسهٔ عراقست و در آنجا بود رستم نجومی منجم مشهور کتب مجوس و حکمی و اصلاحی بسیار داشت و
بهیات و نجوم و رمل و حساب و فنون الطارصد بسیار ماهر بود با او صحبت بسیار داشته ام و رصدی که اشهر
مجوسی و رستمی و چهار هزار سال پیش ازین نوشته نزد وی دیدم و بنظر اجمالی در آوردم قصور و نقص بسیار داشت
بنابه‌ی ضبط حرکات را بر تاریخ خلقت کیومرث که نزد ایشان ابو البشر و آدم عبارت از وست نهاده
بود و بزعم وی چهار هزار سال و کسری از آن گذشته و این خالی از غرابتی نیست چه جمهور متاخرین مجوس
ابتدای خلق بشر را این مقدار نمیدانند پس از آنجا عازم اصفهان شدم و بخدمت والدین و ملاقات
اخوان و احباب رسیدم و این از نعمتهای گرانمایه بود و همچنان در مباحثه و مطالعه و تحریر مقاصد و مسائل
علمیه مستغرق بودم و با مستعدان آن شهر مختلط صحبت میداشتم در اوقات والدین خواستند که تاهل
اختیار کنم و دران مبالغه داشتند و جمعی از اکفا و اعیان خواهش به نسبت نمودند و هر السبب اشتغال به

ذکر استاد اصل مولانا محمد صادق

شوق مفرط بعلم رضا بآن بنود و آنرا عایق فرصت پنداشتم و تجرد را لفراغ و آزادگی آنست یافته چندانکه
جهد نمودند راضی نشدم پس بخدمت سلطان المحققین افضل الحکماء الراسخین المولی الاعظم والحبر الاعلم
مظهر المعارف والحقائق مکمل علوم السوالف واللواحق محی الحکمة ابو الفضائل مولانا محمد صادق اردستانی
علیه الرحمة که از متوطنین اصفهان و بتدریس زمره از اذکیای افاضل مے پرداخت رسیده باستفاده مشغول
شدم وے از اساطین حکما بود و قرنها باید که مثل او کسے از دانشمندان برخیزد بمن عاطفتے بے پایان داشت
و در خدمتش کتب مشهوره و غیر مشهوره حکمیه نظریه و عملیه بسیار خوانده ام و حق آن فیلسوف کامل برمن
زیاده از استادان دیگر است و تا هنگام رحلت استفاده از خدمت ایشان منقطع نشد در سال اربع و
ثلثین و مائة بعد الالف هنگام محاصره اصفهان برحمت ایزدی پیوست و دران اوان رساله موسومه
بتوفیق که در توافق حکمت و شریعت است و رساله توجیه کلام ندمای حکمای مجوس در مبداء عالم و حواشی
بر شرح حکمت اشراق و روائح الجنان و رساله ابطال تناسخ براین طبعیین و شرح رساله کلمة التصوف شیخ
اشراق و حاشیه بر الهیات شفا و فرائد الفوائد و حاشیه بر شرح هیاکل النور و رساله در مدارج حروف
و فرسنامه تحریر نموده و غیر آنها از مصنفات بسیار و جواب متفرقه دیگر که از کثرت درین زمان متذکر جملگی آنها
نیستم و اشعارے که دران مدت وارد خاطر شده بود باز فراهم آورده دیوانے شد تخمینا ده هزار بیت
واین دوم دیوان این بمقدار است و مثنوی مسمی بتذکرة العاشقین نیز در اصفهان بشروع افتاد افتتاح
آن اینست هنظومه ساقی زمے موحدانه ؛ ظلمت بر شرک از میانه ؛ یا تیره دلان چو لمعهٔ نور ؛ در نیم
شبان تجلی طور ؛ درده که زخود گرانه گیریم ؛ بیخود ره آن یگانه گیریم ؛ مطرب دم دلکشے بہ نے کن ؛ این
تیره شب فراق طے کن ؛ از صبح وصال پرده برگیر ؛ شام غم هجر در سحر گیر ؛ تا باز رهیم این جدائی ؛ گیریم
سر کوے آشنائی ؛ ساقی قدحی مے مغانه ؛ سرجوش خم شرابخانه ؛ درکام حزین تشنه لب کن ؛ نذر دل
آتشین نسب کن ؛ تا رخت کشیم بعالم آب ؛ آسوده شوم ازین تب و تاب ؛ مطرب نفست جلا جانهاست ؛
با مرده دلان دمت مسیحاست ؛ ننگیم چو خون مرده در پوست ؛ نشتر برگ فسرده نیکوست ؛ دل مرده
تن فسرده کور است ؛ آواز نے تو بانگ صور است ؛ این مثنوی تخمین چهار هزار بیت است و متضمن

حکایتی است که منقول است از اصمعی که در طریق طائف سنگی دیدم بران این بیت نوشته بود شعر

الا یا معشر العشاق بالله خبروا ❊ اذا اشتد عشق بالفتی کیف یصنع ❊ و تمام قصه مشهور است بالجمله

در اصفهان ایام بآرام گذران بود تا آنکه بتاریخ سبع و عشرین و مائة بعد الالف والد علامه طاب ثراه چنانکه

گذارش یافت بجوار رحمت حق پیوست و ازان حادثه اختلافی در احوال پدید آمد و بعد از دو سال والدهٔ

مرحومه نیز رحلت نمود جدهٔ مادری با جمعی وابستگان درانخانه ماندند و بعد دو سال برادر نیز بتحصیل مشغول و

بغایت اهل و ستوده اطوار و نسبت بمن نیکوکار بودند ازین حوادث مراد ماغ شوریده شد و بسر بردن

دران منزل دشوار گشت با عزیمت شیراز کردم و چندی دران بلده اقامت نمودم و اوضاع آن شهر نیز

تغییری یافته اکثر دوستان سابق من درگذشته بودند القصه خود را بهر صورت تسلی می نمودم و بهم عادت

گاهی بصحبت علمی و تحریر بعض مسائل می پرداختم و بی اختیار شعر بسیاری وارد خاطر می شد باز در شیراز

آنها را فراهم آوردم دیوان سیم مرتب شد تخمیناً سه چهار هزار بیت لیکن خاطر بنوعی از دنیا رمیده

که از آن هیچ چیز حاصل نمی شد و با وجود جوانی بجدی دنیا و مستلذات آن در نظر خار و مکروه بود که پیرامون

خاطر نمیگشت و از استیلای هموم آن شوق و شغفی که بعلم و تحریر و تقریر معارف بود افسردگی یافت

و همواره خواهان آن بودم که دلقی در پوشیده بگوشه انقطاع گزینم و بنابر علاقه بازماندگان وبستگی

ایشان میسر نیامد بالجمله باز باصفهان مراجعت کردم و برادران و بازماندگان و دوستان را بدیدم

و بعد از فوت عم عالی مقدار در لاهیجان و بتدریج سنوح حوادث و اختلال باسباب مختلفه در اکثر

محالات گیلان وجه معاشی که از املاک موروثی میرسید و مدار گذار بود هر ساله کاستن گرفت و بعد از

رحلت والد مرحوم بسبب خرابی آن محال و نبودن شخص کاردان غمخواری در ان املاک خود نقصان

بسیاری بآن راه یافته در سالی میرسید و فا بچند ماهه مصارف لابدی نمی نمود و آخر بسبب استیلای جماعت

اروس بران مملکت و هرج و مرج زیاده چنان شد که بالمره منقطع گردید و اکثر املاک و مستغلات

از حیز انتفاع و آبادانی افتادند کمی که مانده بود آن نیز در تصرف دیگران آمد و قلیلی که بانصاف خود

بصبایا و بازماندگان عم مرحوم میدادند و فا بمصارف ایشان نمی نمود بهر حال قطع نظر از ان نیز کرده بهر نوع

رحلت والد علامه سید ... ره

حرکت راقم از اصفهان به شیراز

تدوین دیوان ... است

مراجعت به اصفهان

باینچه در دوست بود اوقات می گذشت و مرا خود طبیعت و فطرت قادر بر تحصیل دنیا نبوده و نسبت و توسل و اظهار حاجت و قبول احسان و مروت از احدی هرچند سلاطین عالیشان و کرام خلق از دوستان صدیق باشند بموجب حمیت و غیرت فطرت ممکن و مقدور نه بهمت مجبولست باحسان و ایثار بر کافهٔ خلق و با این حال زندگانی به تهیدستی و قصور مقدرت از قدر همت اشق و اصعب اشیاء و مستخرین بلیاتست از حکیمی پرسیدند که بد حال ترین مردمان در جهان کیست گفت من بعدت همته واتسعت امنیته وقصرت مقدرته و بر فرض محالی که نفس عالی همتان ناچار به پستی تن در دهد و تحصیل قدر ضرورت کردن نهد طریق تحصیل از وجوه مسلوده در اکثر از منه نا یابست و اختیار ذلت وزبونی مقدور کرام نیست

فرد مرد از تهیدستی آزاد مرد ٭ زیر پهلوی غیرت سکم نرکرد ٭

چه نیکو گفته در این مقام شیخ فریدالدین عطار اشعار یکی پرسید از آن فرخنده ایام ٭ که تو چه دوست داری گفت دشنام ٭ که هر چیزی دگر که مید هندم ٭ بجز دشنام منت می نهندم ٭ مجملا چندی بر این بود که حادثهٔ اصفهان و محاصرهٔ آن اتفاق افتاد. مجمل آن قضیه که از غرایب احوال روزگار شعبده باز است آنکه طایفهٔ افغان غلزه که کمینه رعیت قندهار و برخی از ایشان داخل در سلک سپاه آن سرحد و بچاکری حاکم آنجا قیام داشتند میرویس نامی رئیس آن معدود و بود و در شکارگاه قریهٔ ده شیخ بخدعه و تمهید شاه نوازخان امیرالامراء آن سرحد را بکشت و بر آن قلعه استیلا یافته خزاین موفوره بدست آورده و افاغنه با او موافقت کردند و از پیشگاه سلطان مالک رقاب شاه سلطان حسین صفوی تغمده الله بغفرانه تدارکی که در اطفای نائرهٔ آن فتنه می شد به هیچ حصول مقصود نگشت افغان مذکور بر آن قلعه استیلا داشت تا در گذشت بعد از و پسرش محمود نام قائم مقام پدر شد و بنواحی خود دست تطاول دراز کرد گاهی بساط سلطنت در آن مملکت میگستر دگاهی عرائض نیاز بدرگاه سلطانی میفرستاد و چون قرنها بود که معموری و آسودگی و انتظام جمیع نعمتهای دنیویه در ممالک بهشت نشان ایران نصاب کمال یافته مستعد آسیب عین الکمال بود پادشاه و امرای غافل و سپاه آسایش طلب را که قریب یکصد سال شمشیر ایشان از نیام برنیامده بود دغدغهٔ علاج آن فتنه بخاطر نمیگذشت تا آنکه محمود مذکور با لشکر موفور بممالک کرمان و یزد رسید و غارت و خرابی بسیار کرده عازم اصفهان شد و این در اوائل سال اربع ثلثین و مائة بعد الالف بود چون

حادثهٔ اصفهان و افغان

قریب بدار السلطنت مذکوره رسید اعتماد الدوله با جمیع امرا و سپاه حاضر رکاب بودند مامور بدفع او شد و اینهم
از اسباب اجرای تقدیر بود که بر یک لشکر چندین کس که از رهگذر غفلت و نفاق رای دو تن از ایشان را با هم
اتفاق نباشد امیر و سردار شوند القصه در نواحی شهر تلاقی و افغان غالب و امرا مغلوب شدند و اکثر رعایای
قرای قریبه مکانهای خود را انداخته با عیال بشهر در آمد خلقی که هرگز خیال اینگونه حادثه نکرده بودند بهم برآمدند
چون چشم همگی به امرای بی تدبیر بود عامه را مجال چاره نکایت خصم از خود نماند محمود با لشکر خود بر در شهر
آمده بعمارات فرح آباد که آنهم شهری و قلعه محکم اساس بود مقام گرفت و آنچه از ضروریات میخواست از دهات
معموره قریبه بجود که بیصاحب افتاده بود بلشکرگاه خویش کشیده صاحب ذخیره چندین ساله شد و آنچه
نمیخواست تمامی را سوخته نابود ساخت من چون بدیده بصیرت در مآل آنحال نگریستم وصیت پدر
بیاد آمد و اراده برآمدن از شهر کردم و در آنوقت حرکت با منسوبان و سرانجام مقدور بود که راهها هنوز
مسدود نشده بود و تا دو سه ماه بیرون رفتن بسهولت میسر میشد دوستان و نزدیکان نمیگذاشتند
و بسخنان دور از خاطر رنجه میساختند و دران هنگام صلاح در حرکت پادشاه بود چه مجال مقاومت
با خصم نمانده و مقدور بود که خود با منسوبان و امرا خزائن آنچه خواهد بطرفی نهضت کند تمامی ممالک
ایران سوای قندهار در تصرف او بود اگر از آن محصوره بیرون رفت سرداران و لشکرهای متفرقه کل
مملکت با او پیوسته‌اند و چاره کار توانستی کرد و الحق تدبیر در آنوقت منحصر درین بود من این معنی را
بیکدو کس از محرمان او فهمانیدم و تحریص کردم که ازین رای درنگذرند و استخلاص اصفهان نیز درین صورت
بود چه بعد از رفتن پادشاه خصم را بر اصفهان زیاده کوششی فرصت نبود و بفکر کار خود می افتاد و عامه شهر
او را بهر عنوان از سر خود وا می کردند و وی ناچار شدی که از همان راه که آمده بود دیگر بود یا با وسعی موفور از نو
گشاده بطرف دولت خود باز گردد یا آماده جنگهای سلطانی شود و بهر صورت سودمند بود و آنهمه خلق بی شمار بسختی
تلف نمیشدند اما موافق تقدیر نیفتاد و چند کس از ناسنجیدگان مانع آمدند تا آنکه شد آنچه شد و
چه نیکوست درینمقام کلام حکیم ابوالقاسم فردوسی **اشعار** زمین هست آماجگاه زمان ❊ فسانه تن ما در
چرخش گمان ❊ قضا چون در آید بر اند حذر ❊ قدر چون بجنبد ببندد گذر ❊ شکاریم یکسر همه پیش مرگ ❊

سرے زیر تاج و سرے زیر ترک ؛ چنین است کردار چرخ بلند ؛ بدستی کلاه و بدستی کمند ؛ چو شادان نشیند کسے
با کلاه ؛ بخم کمندش رباید زگاه ؛ کجا آنکه بر سود تاجش با بر ؛ کجا آنکه بودی شکارش هژبر ؛ نهالی همه خاک
دارند و خشت ؛ خنک آنکه جز تخم نیکی نکشت ؛ زمین گر گشاده کند راز خویش ؛ نماید سر انجام و آغاز خویش ؛
کنارش پر از تاجداران بود ؛ برش پر ز خون سواران بود ؛ پر از مرد دانا بود دامنش ؛ پر از خوبرخ
جاک پیراهنش ؛ چه افسر نهی بر سرت بر چه ترک ؛ کزو بگذرد تیر و پیکان مرگ ؛ هر آنکس که دارد بدل هوش
و رای ؛ نباز دهی کار دیگر سرای ؛ مجملاً بعد از سه چهار ماه کار محصوران بتنگی کشید و ماکولات دران
مصر اعظم که مشحون بانبوهی و ازدحام بیرون از قیاس بود تنقیص یافت و رفته رفته نایاب شد و افاغنه
باطراف شهر آگاه شده در هر دو فرسنگ و کمتر از جوانب مکانی استحکام داده جمعی بنگاهبانی گذاشتند
و دائم الاوقات فوج فوج سواران الیشان بنوبت بر گرد شهر در گردش بودند و در انوقت مردم از ضیق
معاش پیوسته از هر گوشه و کنار پوشیده و پنهان از شهر بیرون میرفتند و افاغنه بر کسے ابقا نمیکردند
و در شهر چون اکثر اغذیه نامناسب بکار میرفت هر روز جماعتے بے شمار با و رام و امراض مبتلا گشته هلاک
مے شدند و از فراخ حوصلگی و جوانمردی مردم انشهر مشاهده شد که قرص نانے بچهار پنج اشرفی رسیده
بود و کسے از غریب و بومی معلوم نمے شد که بگرسنگی مرده باشد و احدے سائل بکف نشده بود و آنکه
از جوع بیتاب بود حال خود از آشنایان پوشیده مے داشت تا کار بجائے رسید که یافت نمیشد آنوقت
مردم تلف (شهر یار) و آخر چنان شد که اندک مایه مردمے ناتوان و رنجور باقی ماندند و از هر طبقه آنمقدار از هنرمندان
و مستعدان افاضل و اکابر و اشراف دران حادثه درگذشتند که حساب آن خدا داند و بر من
دران احوال روزگارے گذشت که عالم السرائر بدان آگاه است و برانچه دست قدرتم میرسید صرف
میکردم و بغیر از کتابخانه چنان چیزے در منزل من باقی نمانده و با وجود بے مصرفی قریب بدو هزار مجلد
کتاب را نیز متفرق ساخته بودم و تتمه دران خانه بغارت رفت القصه در اواخر ایام محاصره مرا بیماری صعب
عارض شد و پدر و برادر و جده و جمعی از مردم خانه درگذشتند و آن منزل خالی شده منحصر بدو
کس خادمه عاجزه گشت تا آنکه بیماری روے بانحطاط نهاد و از شدت اندوه و نقاهت طرفه حالتے بود

برحسب تقدیر در غره شهر محرم خمس وثلاثین ومایة بعد الالف که پایان آن شدت بود برفاقت دو سه کس
از اعاظم سادات و دوستان تغییر لباس کرده بوضع اهل استتاق از شهر برآمدم بقریه که بر دو فرسنگی بود رسیدم
وچند کس از نزدیکان وامرای پادشاه را برداشته بمنزل محمود رفته ویرا دیدند وروز دیگر که پانزدهم شهر محرم
مزبور بود محمود بشهر داخل شده در سرای پادشاهی نزول کرد وخطبه وسکه بنام او شده معدودی از مردم
که مانده بودند امان یافتند وسلطان مغفور را در گوشه از منازل خود نشانیده نگهبان برگماشت وچون در ایام
شدت محاصره شاهزاده والاتبار عظیم الاقتدار شاه طهماسب را با معدودی از مقربان بیرون فرستاده
بدار السلطنه قزوین رسیده بود از استماع این خبر بر تخت سلطنت موروث جلوس نمود بالجمله فقیر از آن
قریه حرکت کرده منازل خطرناک را بمشقت تمام طی نموده ببلده خوانسار رسیدم ودران چندی توقف کرده چون
زمستان رسیده وراهها پر برف بود فی الجمله تدارک سامان سفر نموده ببلده خرم آباد که مقر حکومت والی لرستان
فیلی است رسیدم وآن ولایتی است بغایت معمور ودر نیکوئی آب وهوا وخرمی مشهور طول آن شانزده روزه
راه وعرضش نیز چنان است شهرها وقصبات خوش ومواضع بکیفیت بسیار دارد واز قدیم مسکن احشام فیلیست
که از صد هزار خانواده متجاوزند در آنوقت امیر الامرای آنجا علیمردان خان بن حسین خان فیلی از خانه زادان
قدیم وامرای بزرگ دودمان علیه صفویه بود وما بین مودت والفتی خاص داشت و الحق شجاعان و مستعدان
روزگار بود ودران قضایا وحوادث که نموده بود خواهش تدارک وعلاج در خاطر داشت وباوجود کثرت
لشکر وحشم بنابر اسباب عایقه که ذکر آنها طولی دارد مقصد او میسر نتوانست شد وتوفیق خدمتی نمایان نیافت
بالجمله دران بلده توقف نمودم طاقت حرکت نبود واز شدت آلام وصدمات روزگار پرشور وشر وهجوم اهوال
وحادثات عجیب حالتی دارم قوای دماغ عاطل شده بود واصلا معلومی از معلومات من در صفحه خاطر نمانده
ساده محض شده بود وقدرت بر سخن گفتن نداشتم واز اثر حیات همین علاقه ضعیفی نفس را بکالبد ناتوان باقی مانده
بود وتا یکسال چنان بود بعد از آن فی الجمله مزاج باصلاح آمد واتفاقا شیخ ابن عربی رحمه الله در فص ادریسیه
از کتاب فصوص الحکم ذکر کرده مرا محقق ومعلوم شد وآنچه شرح وافی بر کلام شیخ نوشته‌ام وبر ناظران مخفی
نماند که شرح سوانح ووقایع احوال من از نوادر وغرایب حالات روزگار است وتفصیل آن در حوصله تحریر

فرار مصنف از اصفهان
محاصره اصفهان و تسلط محمود بر اصفهان
وجلوس شاه طهماسب
رسیدن بخرم آباد

نمی آید و آنچه تقلیم وقایع نگار نتوانند آمد اگر دران مسامحه نشود نیز دفترها بآن مشحون گردد و بعضی ازان فراغ حاصل
نیابد و درین یکدمه فرصت کجا مجال آن که شمه گذارش باید تحریر اندک از بسیار و یکی از هزار را اقتصار مینماید
مجملا در خرم آباد جمعی از غره و اتقیا و مستعدان مجتمع بودند و با من الفت گرفتند و اعیان و امرای آن دیار را
نیز با وضایع شایسته و اوصاف ستوده یافتم و جمهور ایشانرا با من صداقت و اخلاص عظیم بود و بصحبت دیر
مشغول می داشتند و بمرور ایام تمامی آن ممالک را دیده ام از اعاظم سکنه آندیار سعدة افاضل کرام قدوة سادات
عظام امیر سید علی موسوی رحمه الله برادرش امیر سید حسین بود وی خلف سید الافاضل میر عزیز الله
جزاری و قریب بشصت سال بود که دران بلده سکنی داشت و بغایت محترم و مرجع جمهور آن ولایت بود در
اکثر فنون علوم مهارتش بکمال و در تقوی و ورع بیهمال و الحق سیدی بزرگ منش عالی شان بود و محبت
و الفتش با من بدرجه رسید که مزید بران نباشد و برادر عالیمقدارش از اعیانش و افاضل بود و سایر عشایرازد
از معاشران مخلص من بودند و دران شهر اقامت داشت مولانای فاضل قاضی نظام الدین علی خراسانی وی
مدتی در اصفهان تحصیل نموده سلیقه مستقیمه و مدرکی عالی داشت با جمعی دیگر از مستعدان مرا بالتماس مشغول
مذاکره ساخته اصول کافی و تفسیر بیضاوی و شرح اشارات و غیرها شروع نمودند و از جودت ذهن و فهم او مرا
شوقی بمذاکره پدید آمد بالجمله از دو سال افزون درانولایت اقامت نموده بهر حال اوقاتم خوش بود و سادات مذکوره
و قاضی مذبور دران دیار روزگاری با حشمت و احتشام داشتند تا چند سال قبل ازین شنیدم که بجوار رحمت حق پیوستند و از
جمله حوادث عظیمه که دران اوان سانح و باعث ویرانی ایران بل اکثر ممالک جهان گردید حرکت لشکرهای روم
بود و مجمل این حادثه آنست که سلطان روم با وجود یکصد ساله صلح و دستور که موکد بغلاظ ایمان بود و اظهار موافقت
و یکجهتی با سلاطین سلسله علیه صفویه دران هنگام که اختلالی چنان بدولت و مملکت ایشان راه یافته بود و هنوز
تدارک آن نشده بود فرصتی و نامردی و بیوفائی را کار فرما شده بعراق و آذربایجان و گرجستان سه جهار
سردار عظیم الاقتدار با لشکری که داشت گماشت بدان میرسید بداعیه تسخیر گسیل نمود از جمله بتسخیر حدود
عراق حسن پاشا حاکم بغداد و بتسخیر آذربایجان عبدالله پاشا وزیر نامزد شده بود حسن پاشای مزبور با صد هزار
کس افزون بسرحد عراق در آمده ببلده کرمانشاهان نزول نمود و در آنجا وفات یافت پسرش احمد پاشا که از

تسخیر عثمانیان عراق و بسیاری از بلاد ایران

نزول پاشای روم به کرمانشاهان

سنجاخان بود کاری پدر منصوب شد و بتسخیر آن حدود کوشش گرفت پادشاه عالیجاه شاه طهماسپ صفوی که در بدایت
شباب و بعد از جلوس سلطنت از حادثهٔ اصفهان و گرفتاری پدر بغایت افسرده و محزون بود یکی از امرائی جاهل بجهال
آنکه او را از غصه و اندوه بهرآرد باسباب عیش و طرب و لال کرد و باندک زمانی چنانکه در مزاج جوانان خاصیت لهو
و لعب است آن شیوه از حد اعتدال در گذشت و خرد دور بین بمضمون سرائید اشعار شاه زمی گران چه برخواهد
خواست ؛ وز مستی بیکران چه برخواهد خواست ؛ شه مست جهان خراب و دشمن پس و پیش ؛ پیداست کزین میان
چه برخواهد خواست ؛ درینحال پادشاه مذکور در مملکت آذربایجان بود و عزم تدارک استیصال افاغنه داشت
رسیدن سردار روم آن عزم لائق را عائق گشته براندن ایشان از انجا و مشغول شد و لشکر قزلباش را در
رکاب آن پادشاه که در تهور و مردانگی ایمن بود با لشکر روم مکرر مصافهای سخت روی داد گاهی غالب و گاهی
مغلوب میشدند و رومیان بنا بر عدت بیشمار و سامان موفور و رسیدن مدد و معاون ایستادگی داشتند و خرابها
بسر آن کار گذاشتند و هر سپاهی که بایشان میرسید و هر قدر از ایشان کشته میشد در جنب آن مایه کثرت بیقیاس
معلوم نشود و چون آن حادثه ناگهان اکثر حدود مملکت بیکبار فرو گرفته و مرکز دولت و خزائن سلطنت در دست
افاغنه بود و بدکاران و سورش انگیزان مملکت که از بیم سیاست در خزینه بود دران انقلاب و طوفان حادثه
چنانکه رسمست از هر گوشه و کنار سر بطغیان و زیاده سری بر آورده شورش انگیزی داشتند لشکر قزلباش و مردان
کار و مدبران باهوش و رای در ورطهٔ اضطراب افتاده هر کس در هر جا بفکر کار خود در فته نشینیان مال و عیال و حفظ ناموس
درمانده و مجال امداد و اتفاق با دیگری میسر نیامد و دران هنگام مملکت خراسان نیز که از ان دو فتنه بزرگ بر کران بود
بسبب شورش و دعوی استقلال سی هزار کس افاغنه ابدالی در دار السلطنه هرات و طغیان ملک محمود خان
والی ولایت نیمروز در مشهد طوس بهم بر آمد و سکنه آن مملکت گرفتار آشوب شده کشش و کوشش عام شد و در ممالک
طبرستان و گیلان علت وبا شیوع یافته تا ده سال امتداد داشت و خلقی بحساب در گذشتند و سرداران پادشاه
اروس با لشکر انبوه از دریا بر آمده بر اکثر بلاد معتبره گیلان استیلا یافتند و دران اوان بیچاره کس حشم بیشمار و حشم
معدود شد که در ممالک ایران داعیه پادشاهی و سروری داشتند و سوای غارتگران پادشاه صفوی شرار
درین حوادث هائله دست و پای میزد و بر سر هر یک از دشمنان قوی بقدر مقدور لشکری میفرستاد که زیاده خصم را

ذکر مجملی از احوال [illegible]

مجال تعدی ندهند و خود را بلاد آذربایجان با عساکر روم درآویخته بود و رومیه بر بسیاری از آن مملکت استیلا داشتند و درین فرصت جماعت افاغنه که مالک تختگاه اصفهان شده بودند اسائش یافته بتسخیر بعض نواحی خود از عراق و برخی از مملکت فارس پرداخته توسعی در ملک ایشان پدید آمد جمعی از تبه کاران طوغا و کرها با ایشان که جماعت کودن صحرانشین بودند پیوسته قوانین سلطنت و جهانداری و رسم و راه معیشت و دنیاداری تعلیم نموده تقلید قزلباش پیش گرفتند لیکن از سفالت و رذالت اندک چیزی در نظر ایشان عظیم و عزیز در تنگ حوصلگی و ناکسی اگر در شهری اندک مایه جمعیتی دست میداد از بیم ناگهان بقتل عام می پرداختند و این معامله در اصفهان مکرات واقع شد و از اثاث چیزی بکسی نمیگذاشتند و آن مایه اموال و خزائن و نفائس اندوختند که محاسب وهم و قیاس از تصور آن عاجز است و مردم را هیچگونه آرامی از ستم آن شوربختان نبود و رعیت بجان رسیده گاهی بقتال ایشان کمر می بستند دارالسلطنه قزوین را که متصرف آورده بودند روزی عوام و مردم بازار بهم برآمده شمشیر در افاغنه نهادند و چهار هزار تن کما بیش بکشتند و شهر بضبط خود آوردند لیکن از چندی باز لشکر بر سر آن شهر کشیده بعهد و پیمان متصرف شدند و همچنین در قصبه خوانسار عوام شوریدند و جمعی از افاغنه را با حاکم و سرداری از ایشان وارد شده بجای میرفت در میان گرفتند و دریک روز سه هزار تن بکشتند و از غرایب اینکه بعض دهات حقیره که بهر نوع ذخیره آذوقه داشتند در مدت هفت سال که استیلای افاغنه بود حصار نااستوار خود را حراست نموده خبر صفیر تفنگ از ایشان با افاغنه نرسیده چندانکه در تسخیر آن قریه ها در انهدامت مدیده کوشیدند سود نداشت و ایشان پیوسته در تنگ و تاز بودند و با وجود آنکه گاهی از بیم و هراس و گاهی از ستیزه رعیت و سپاه آرامی نیافتند و چند مرتبه لشکر قزلباش بر سر ایشان تاخت بر حسب تقدیر کاری پیش نرفت محمود نابکار پس از دو سال از سلطنت اتفاقیه بقتل پادشاهزادگان صفویه که محبوس بودند فرمان داد سی و نه نفر صغیر و کبیر بیگناه بقتل رسانید و از غرایب اینکه در همان شب حال بروی گشته دیوانه شد و دستهای خود را خائیدن گرفت و کثافات خود را خوردی و بهر کس دشنام و یاوه گفتی و درین حال برادر اشرف نامی از ایشان بجای او نشست و بشجاعت و تدبیر موصوف بود از اهل عراق و فارس طوعا و کرها جمعی را بملازمت گرفت و سپاهی موفور آراسته فراهم آورد و اکثر فارس را مسخر ساخت و در کار او رونقی عظیم پدید آمد

آرام گرفتن افاغنه در اصفهان و تسخیر نمودن اطراف خود

[illegible]

[illegible]

احمد پاشا سردار روم با لشکری عظیم بر سر او رانده در نواحی قصبهٔ بغدان مصاف داد و بدواً بضرب توپخانه
رومیان شکست و در افاغنه افتاد و از جای خود عقب تر نشستند چون شام شد اشرف مذکور باز صف سپاه
آراسته با این قزلباش از هر سو ولولهٔ رعد آوای کرنا و کوس در افگنده بر سپاه روم راند احمد پاشا و رومیان
(آواز مخفف آواز با شد بر او افتاد قاطع)
بهزیمت رفتند و آخر در میانه مصالحه شد پس اشرف مذکور سلطان مغفور شاه سلطان حسین را بقتل رسانید
نعش او را بدار المؤمنین قم فرستاده دفن کردند و با اقتدار بود تا از پادشاه عالی جاه شاه طهماسپ منهزم
و مستاصل گردید و ذکر آن بیاید اکنون ذکر معدودی از اعیان که خود با این فقیر دوستی داشته پیش از
حادثهٔ اصفهان و دران سانحه درگذشته اند ذکر می باید از انجمله مولانای فاضل میرزا عبد الله مشهور باقندی
(نسبت)
بفنون متداوله ماهر و بغایت متتبع بود و در اصفهان در جوار منزل خود مدرسه عمارت کرده بافاده اشتغال
در روزگارے مهیا داشت چون ببلاد روم افتاده علمائے آنجا بدانش او آگاه شده بودند بقاعدهٔ خود وی را
افندی خطاب داده باین لقب معروف شده بود با من الفت تمام داشت چندی پیش از آشوب اصفهان
رحلت کرد دیگر سید فاضل میر محمد صالح شیخ الاسلام اصفهانی نسبت حاوی علوم شرعیه روزگارے بعزت
داشت قبل ازان سانحه درگذشت و چند کس از اولادش نیز بجوهر فضل آراسته با من مودت داشتند
و قریب بحال تحریر درگذشتند دیگر سید عالم میر محمد باقر خلف میر محمد اسمعیل حسینی اصفهانی نسبت از مشاهیر علما
و در زمان سلطان مغفور نهایت عظمت و اعتبار داشت تدریس مدرسهٔ سلطانی باو مرجوع و بافاده
مشغول بود چندی قبل از حادثهٔ اصفهان درگذشت دیگر عمدة المجتهدین مولانا بهاء الدین محمد اصفهانی
(نسبت)
مدتها بود که بافاده معالم و دینیه مشغول و در شرعیات مرجع اهل زمان خود بود و اخلاقے بغایت ستوده داشت
بافقیر عطوفت بسیار میفرمود چون در صغر سن با والد خود همدرس افتاده بود بفاضل هندی مشهور بود چندے از
قبل حادثهٔ اصفهان درگذشت دیگر سید عالیشان میرزا داؤد خلف مغفور میرزا عبد الله که از سادات عظیم القدر
و از طرف جده منسوب بسلسلهٔ علیهٔ صفویه و خود بمصاهرت سلطان مغفور ممتاز و منصب تولیت مشهد مقدس
رضوی باو مفوض بود بلطف طبیعت موصوف و اشعارش مشهور و بحلیهٔ کمالات صوری و معنوی آراسته
روزگارے بعزت و احتشام داشت تا آنکه قریب بسانحهٔ مذکوره بعالم بقا رحلت نمود دیگر مرحمت پناه میرزا

جنگ احمد پاشا با افغان و هزیمت رومیان
کشته شدن سلطان حسین مغفور

سید رضا حسینی است وی از سادات حسینیه اصفهان و آن سلسله از قدیم الایام از اعاظم و اکابر آن شهر
بوده اکثر از افاضل جهان و اغلب بمنصب صدارات در آن خاندان و در باب ایشان و صاعدیه گفته اند منظومه
همه میرانیان و صاعدیان * پادشاهند و پادشاه نشان * بالجمله سید مذکور از شگفته طبعان روزگار و
ایامی مهیا بعزت و احترام داشت و مودت و اختصاص وی را نسبت بمن پایانی نبود قریب بحادثه مذکوره
رحلت کرد دیگر فاضل نحریر میرزا کمال الدین حسین فسوی است که از استادان من بود در سن کهولت در ایام
محاصره برحمت ایزدی پیوست دیگر حکیم دانشمند جامع فضائل مرجع افاضل مولانا حمزه گیلانیست که از
اعاظم تلامذه فیلسوف اعظم مولانا محمد صادق اردستانی علیه الرحمه و از اصدقای من بود و وی را در اواخر
ایام محاصره رحلت افتاد دیگر مولانا محمد رضا خلف مرحوم مولانا محمد باقر مجلسی است بحلیه علم و خصال حمیده
آراسته بتدریس مشغول و بعلو همت موصوف بود در سانحه مذکوره با دو برادر عالی مقدار و جمعی از اولاد
و اقربا که همه از معاشران و دوستان صمیم من بودند رحلت نمودند دیگر مولانا فاضل مولانا محمد تقی طبسی است
وی از مشاهیر فضلا و در فنون علوم صاحب دستگاهی بود در اصفهان توطن اختیار کرده بافاده اشتغال
داشت و در آن حادثه برحمت ایزدی پیوست دیگر امیرزاده عظیم عالی جاه مصطفی قلیخان خلف امیر الامرا
سابق و خالفست صفات حمیده اخلاق ستوده و استعداد ذاتیه او را بیان نتوانم کرد و الفت و مودتش مرا
را پایانی نبود بمنصب پدر رسیده در دست افاغنه بدرجه شهادت فائز گردیده چون شمه ازین احوال
نگارش یافت اکنون بر سر سخن نخستین رفته بقیه سرگذشت مرقوم میگردد مجملاً در خرم آباد بودم که
آتش فتنه رومیان در آنجا و اشتعال یافت و گاهی تاخت لشکریان ایشان بنواحی آن بلده
میرسید علی مردانخان امیر الامرای مذکور را بخاطر رسید که چون محاربه با رومیه در سنوقت کاری بزرگست
انسب بصلاح حال اینکه بطرفی از آن مملکت که جبال صعب المسالک است با جمعیتی انبوه رفته
بلده خرم آباد و نواحی آنرا که قریب بلشکرگاه رومیه است خالی و خراب افکند و باین عزیمت با سپاه
و متعلقان حرکت کرده باقصای آن مملکت رفت و امیر حسن بیک سلیورزی را که از امرای آن لشکر
بود در شهر گذاشت که عامه را کوچانیده شهر و قلعه را خراب ساخته باو پیوندد سکنه شهر در اضطراب افتادند

تتمه احوال راقم در ایام اقامت در خرم آباد

ایشانرا طاقت حرکت نبود واز وهشت رومیه اطمینان بهم نداشتند فزع قیامت برخود است امیر حسن بیگ مذکور
بمنزل من آمد و مردم شهر نیز جمع آمدند واز هرگونه گفتگو درمیان گذشت من حرکت مردم را بیرون از قدرت
ایشان دیدم خرابی آنشهر را که رشک گلستان ارم بود و خلقی عظیم را خراب تر از آن بدست خود نمودن
و عجزه و اطفال و عیال ایشانرا سر بصحرای هلاکت دادن نپسندیدم امیر مذکور را اشارت بماندن و
حراست خود و مردم را دلالت و تحریص باتفاق و سامان و یرق و پاس حزم و مردانگی نمودم آن سخنان
موثر و مقبول همه افتاد و باهم عهد و پیمان کرده هرکس سلاح و یراق حرب بر خود آراست و دران کوشش
تمام نموده طرق عبور دشمن را بقدر مقدور مسدود و حصار و منافذ شهر و قلعه را استحکام ساخته بلوازم آن
پرداختند و آن مقدار ایشان را تشجیع و تحریص کردم که بوقوفان ایشان باندک روزی در استعمال اسلحه
ماهر و چنان دلیر شدند که با سپاهی گران اگر رومی میداد کارزار میکردند و مردم آرام گرفته شهر معموری
اول گرائید و خود هم اکثر شبها با ایشان در پاسداری دروازها و سواری موافقت میکردم جماعت رومیه
چون از استعداد مردم واقف شدند و نیز کثرت الوس قبلی و صعوبت مسالک آن مملکت و بودن حاکمی
مثل امیرالامرای نامآور مذکور درمیان ایشان بلند آوازگی داشت اندیشه ناک شدند و دیگر متعرض
آنشهر نگشته بسایر اطراف پرداختند امیرالامرای مذکور چون دید که مردم شهر بجای خود ماندند دیگر مرد
ایشانرا تحذیر کرد و کس بدان التفات ننمود بعد از شش ماه که در کوهستان محنت بسیار کشیده خود نیز بشهر آمد
و آن مایه را متحصن شهر و رومیه بمحاصرهٔ همدان که سواد اعظم و از بلاد معتبره عراق است پرداختند
و در آن وقت حاکمی و لشکری در آنشهر نبود ساکنه و عوام شهر بمدافعه برخاستند و مدت محاصره چهار
ماه کشید جمعی از رومیه را محصوران بتیر و تفنگ بکشتند و چنانکه احمد پادشاهی سردار ایشان را
باطاعت خود اندر نگرفت رومیه که از صد هزار افزون بودند در قلعه کبری شهرهٔ جهان در تسخیر کوشیدن
گرفتند و یکطرف حصار را باتش باروت فرو ریخته بشهر درآمدند و قتل بنیاد کردند مردم شهر نیز دست
باسلحه که داشتند برده از هر سو روی با ایشان نهادند و چون کار از دست رفته بود بیران کوشش
فائده مترتب نشده همگی درمبارزت بقتل رسیدند و افراط قتل رومی در آنشهر و ایستادگی و مردانگی

مردم آنجا از مشهورات و نوادر روزگار است اما سه روز این هنگامه دران شهر برپا بود و هیچکس از ایشان
روی نگردانید تا همه کشته شدند مگر اندک مایه مردمی که امان یافته باطراف رفتند و در ان وقت جماعتی
کثیره نیز از اطراف و جوانب عراق دران بلده جمع آمده بودند و حساب مقتولین آن قصبه را علام الغیوب
داند آن مقدار از مشاهیر سادات و افاضل و اعیان بقتل رسیدند که تخمین آن دشوار است تا
بسایر الناس چه رسد از جمله افاضل نحریر علامه بی نظیر میرزا هاشم همدانی علیه الرحمة که از دانشمندان
روزگار و اصدقای حقیقی این بمقدار بود و هم از جمله مقتولین بود مولانای عارف عابد مولانا عبد الرشید
همدانی که از عدول خلق و در علوم شرعیه مرتبهٔ عالیه داشت و از جمله مقتولین بود نادرهٔ آفاق مولانا
علی خطاط اصفهانی که ذکر او بتقریبی گذشت وی باکثر علوم مربوط و جمیع خطوط را چنان می نوشت که
تا آن زمان هیچیک متقدمین را آنقدر میسر نیامده و جامع جمیع کمالات و از بدایت حال از دوستان و
معاشران من بود بالجمله از استماع قضیه هایله همدان اضطراب بحال سکنه آنحدود بلکه بتمامی ایران
راه یافته مردم خرم آباد متفرق شدند و حاکم نیز از انشهر بیرون رفت چون جمعی کثیر از معارف و
آشنایان من در قصبه همدان درگذشته عیال ایشان در زمره گرفتاران بودند مرا عزم رفتن بآندیار
باستعلام حال و استخلاص گرفتاران بقدر طاقت و امکان جزم شده بصوب همدان روان شدم و با هم‌راه
خود و جمعی که رفیق راه شده بودند هفتاد سوار بودیم طرق و مسالک چنان پر فتنه و آشوب بود که
عبور دشواری داشت در یکدو منزل دوچار عساکر رومیه و خوارج کوهستانی شدیم و تلاشهای سخت و زحمتهای
صعب کشیده حق تعالی نجات داد و بهمدان رسیدیم جمعی از معارف بلدهٔ کرمانشاهان و غیرها که
ناچار همراه پاشا و عساکر روم بودند و سابقهٔ معرفتی داشتند متفق شدند و در فکاک بعض گرفتاران
کوشش بسیار کردیم تا جمعی بهر وسیله مستخلص شده بامنی رسیدند و دران حال بر من مشقتی و
اندوهی و بلیتی گذشت که خدای داند در بعض شوارع آنشهر اجساد کشتگان که بر زبر یکدیگر افتاده
بودند مجال عبور نبود و اکثر مواضع بنظر در آمد که دران حادثه همدانیان چون سر کوچه ها بر روی میان گرفته
مدافعه میکرده اند و چند انکه کشته میشده اند دیگران بجای ایشان بمقاتله می ایستاده اند تا سر دیوارها

روانه شدن مصنف از قم بهمدان

ملبند اجساد کشتگان بود که بر فراز هم ریخته بود بالجمله مرا در معسکر رومیان بودن با آنکه جمعی از ایشان آشنا شده
احترام می داشتند بلیه عظمی بود از میان ایشان برآمده بمشقتی تمام ببلده نهاوند که تا آنزمان بتصرف رومیان
در نیامده بود رسیدم و در آنجا بود مولانای فاضل مرحوم قاضی ابراهیم نهاوندی در انوقت متصدی شرعیات
آن بلده والحق از نیکان و جامع کمالات بود چند روزی در ان بلده که سکانی خوش است اقامت نموده با مولانای
مذکور صحبت داشتم و از انجا با لکای بختیاری که معروف بلر بزرگ است در آمدم در ان هنگام عالیشان محمد حسین خان
در میان ایشان حاکم بود بر بسیاری از ان ملک عبور کردم و امرا و اعیان آن قوم مودتی تمام داشتند اما
اقامت در انحدود مرا خوش نیامده ملوم شدم و همت بر ان گماشتم که بعراق عرب در آمده بمشاهد مقدسه
انجا توطن نموده بقیه عمر بگذرانم پس باز ببلده خرم آباد رفتم و آن شهر را از وحشت آسیب سپاه روم
خالی دیدم عازم شوشتر و ممالک خوزستان شده بقصبه دزفول که از ملحقات شوشتر است رسیدم حاکم
آنجا یار ابوالفتح خان از غلام زادگان صفویه که جوان هوشمند بود در ان بلده اقامت داشت با من الفت
بسیار گرفت و از اعیان انجا بود سید فاضل میر عبد الباقی و جامع الکمال قاضی مجد الدین در قوج
که از آشنایان قدیم من بود و از انجا ببلده شوشتر رفتم جماعتی کثیره از سادات و اعیان آنجا الفت
گرفتند و چندی توقف کردم و از ایشان بود سید فاضل سید نور الدین بن سید نعمت الله جزایری
رحمه الله و با من مودتی موفوره داشت و هم از ایشان بود میرزا محمد تقی و میرزا عبد الباقی مرعشی پس
بشهر حویزه رفتم سید محمد خان بن فرج الله خان مشعشع در ان مملکت والی بود مراسم مودت تقدیم
کرد و از افاضل آن بلده بود شیخ یعقوب حویزاوی در فنون ادبیه و حدیث و فقه و مغازی و سیر
و انساب مهارت و حفظی قوی داشت پس ببصره شدم و عازم رفتن ببغداد بودم که سفینه روانه یمن
بود و جمعی بعزیمت حج سوار میشدند مرا هم آرزوی قدیم در هیجان آمده تدارک زادی نموده بکشتی
در آمدم و از حادثه طوفان و مشقتی که سفر دریا خالی از ان کمتر تواند بود مریض و ناتوان شدم و
عاجز و رنجور بعد از چهل روز بساحل بلاد یمن که بندر موخاست رسیدم و از کشتی بر آمده در ان
بلده مریض افتادم و چون هوا سوا فقتی نداشت بدلالت بعضی مردم از ان شهر بیرون رفته

مراجعت از همدان بنهاوند - [illegible]
[illegible] ورود بدزفول - [illegible]
[illegible]
سفر دریا بعزیمت مکه معظمه رفتن از یمن بندر مخا

بمعمورهٔ لعبض که در ولایت یمن بنزهت هوا و خرمی مشهور است رفتم در انجا صحبتے روئداد و موسم حج خود درگذشته بود بتقریبے تا بلده صنعا که مرکز دولت و مقر صاحب یمن است رفتم و از مشائخ کرام شیخ حسن بن سعید اویسی یمنی امامی علیه الرحمة دران بلده اقامت داشت و شفقت خاص نسبت باین هیچمدارے فرمود باز مراجعت به موخا نموده با سفائی که روانه بصره بود معاودت کردم و دران سال نیز از سعادت حج محروم ماندم و دران وقت از بصره ببغداد رفتن بسبب موانع طرق مقدور نبود و بصره چون بر ساحل بحر هواے ناموافق داشت مرا خوش نبود ناچار بحویزه و سوشتر باز گردیده حیرتے در آشوب جهان و سرگردانی خود داشتم و در هیچ گوشه قرار نمی یافتم چنانکه از مضمون این رباعی من ظاهر است ـ

رباعی آنم که بملک نیستی سلطانم ؛ با ساز هم اگر بلبل بیا مانم ؛ مانندهٔ آسیا درین ملک خراب ؛ سرگردانم که از چه سرگردانم ؛ و اهالی اکثر اماکن بسبب الفت چون خواهش بتوقف من داشتند دلالت بکتخدائی مینمودند و مرا نظر باحوال خود و اقتضای زمانه پر آشوب و فرط غیرت مرغوب نبود و درمیانه ایشان ماندن بجبات نکرده و صعب مینمود و در حویزه و سوشتر و در قول جمعی از صابیه میباشند والحال در همه آفاق سواے این سه بلده در مکانے دیگر نشانی از ایشان نیست چندانکه تفحص کردم عالمے درمیان ایشان نمانده بود و عوام فرومایه بودند و صابئیه ملت صاب بن ادریس علیه السلام و صابه بروایت بعض اصحاب سیر پیغمبر بوده و طائفهٔ دیگر از حکما شمرده اند و صابیه گویند اول انبیا آدم علیه السلام و آخر ایشان صاب بوده و ایشانرا کتابیست مشتمل بر یکصد و بیست سوره و آنرا زبور اول خوانند و عقیدهٔ ایشان اینکه صانع عالم کواکب و افلاک بیافرید و تدبیر عالم با ایشان را گذاشت و پرستش ستارگان کنند و براے هر کوکبے شکلے معین نموده هیاکل سازند و گویند صورت فلان و فلان کوکب است و در ضراعات و توسلات هر یک آداب و عبارات دارند و محققان ایشان گویند که سجده و پرستش کواکب و هیاکل نکنیم بلکه آنها قبله ماست و جمیع این طائفه قائل اند بتاثیرات اجرام علویه و هیاکل سفلیه یعنی تماثیل و اصنام و در صدر زبان حکما و علما رعالیشان درین طبقه بوده که صاحبان علوم مکنونه بوده اند بجمله ؛ از سوشتر باز بلرستان فیلے درآمدم و بیمار بشهر خرم آباد رسیدم و چنان مریض بودم که آوازه رسیدن احمد پاشا

رفتن بیمن بعض و صنعا -

مراجعت از یمن به بندر موخا و از آنجا بصره

ذکر صابیان

آمدن پاشا بکردستان و تسخیر آن دیار — نهضت راقم با عساکر روم از کردستان بکرمانشاهان [illegible]

سردار لشکر روم بآن شهر شهرت گرفت اندک مایه مردمی که بودند راه فرار پیش گرفته بکوهستانها پنهانی شعب رفتند
و تنها من با چند خدمتگار دران شهر بودیم که سردار با لشکر بجیاب رومیه در رسیده فرود آمدند و من تنها
در شهر ماندن را صلاح ندیده بمیانه لشکر روم آمده اقامت کردم سردار چند کس از مردم آنجا را پس از
چندی بدست آورده بود عاطفت داد و اندک مایه مردمی جمع آمده از رومیه کسی را در آنجا حاکم گذاشته
مراجعت کرد و من با همان لشکر مرافقت کرده بکرمانشاهان رسیدم و دران راه بمن از ناتوانی و رنجوری
و شدت سرما کلفتی سخت رسید و سردار مذکور را با من الفتی پدید آمده احترام میکرد و جماعتی از
ایشان با من آشنا و معاشر بودند و با ایشان بود عبید الله آفندی قاضی عسکر روم و بعلم و فضل
در ممالک روم شهرتی تمام داشت با من آشنا شده الفت بسیارے گرفت و اکثر سخنان علمیه بیان
مے آمد و برا قطع نظر از ریاست و جاه و اعتبارے که داشت بغایت فرومایه و از علم بیگانه یافتم سرمایه
او منحصر بود بضبط چند مسئله متداوله از فقه حنفیه و لبس مشهوران بعلم را در میانه آن قوم هرگاه دیدم
چنین یافتم آرے درمیان ایشان بود عبد اللطیف چلپی بغدادی وے درعلوم ادبیه و شعر عربی ماهر بود
بالجمله چندے در کرمانشاهان بسر بردم و رساله مفرح القلوب را در مجربات و فوائد طبیه و رساله
تجرد نفس را دران بلده نوشته ام و در آنجا بود سید فاضل امیر صدر الدین محمد قمی اصفهانی که مدرس
بلدهٔ همدان و ازان بلیه نجات یافته بکرمانشاهان آمده بود والحق از متبحرین علماست و با من الفتی
تمام داشت والحال ساکن نجف اشرف شده درحیاتست و درانوقت رومیه بر کل قلمرو علی شکر و
نواحی کردستان و لرستان و نواحی استیلا داشتند و همه را بکوشش و کشش بتصرف آورده بودند
و رعیت مطیع نمیشد و بارومیه کے آمیختند و ویرانی تمام بآن ملک رسیده بود قصبهٔ بروجرد را
که متصرف شده حاکمے مستقل در آنجا داشتند روزے او باش و مردم بازار تمام شوریده بر رومیان
هجوم آوردند و چهار هزار کس از ایشان بکشتند و آخر بنجهزار تومان با حمد پاشا سردار جریمه
داده اطاعت کردند و از امراے قزلباش سبحان وردیخان بن ابو القاسم خان حاکم سابق همدان
که در انوقت منصبے و سپاهے داشت مردم متفرقه فراهم آورده در ان نواحی با رومیه مدتها در ستیز

بود از سی صد مصاف افزون بار رومیان داد و هر دفعه جمعی انبوه بکشت و چون سردار بالشکر بیکران رو بوی آورد خود را بکناری کشید و الحق دران مدت باعدم مکنت داد مردی و مردانگی داد و آن لشکر بیحد و گران را مدام بی آرام داشت تا آنکه از کثرت کارزار و سختی تنگ و تاز بستوه آمده افسرده شد رومیان او را با عهد و پیمان نزد خود آورده اول اعزاز کردند و آخر بکشتند و من از ابراهیم آقائی دفتردار بغداد که از عظمای آن لشکر بود شنیدم که می گفت بیست و دو هزار کس از لشکر روم در محاربات سبحان وردیخان بقتل رسیده اند و الحق اگر مجال تفصیل احوالش و تدبیرات و صولت و همت و تهور او درین عجاله بودی ناظران را موجب شگفت تمام گردیده در روزگار ناسخ داستان رستم و اسفندیار شدی مجملا درین طوفان حادثات آن مملکت نه چنان پژمرده و ویران که توان باز نمود عبدالله پاشا نیز بر اکثر آذربایجان مستولی شده دار السلطنت تبریز هم بحالت همدان شده بود تبریزیان نیز بعد از آنکه از ستیز و آویز عاجز آمده رومیان بشهر ریختند شمشیرها آخته تا پنجروز در کوچه و بازار قتال کردند تا آنکه رومیان از محاربه ایشان بتنگ آمده ندا در دادند که ترک جنگ کرده با اطفال و عیال و مال آنچه توانند برداشته از شهر بیرون روند قریب پنجهزار کس از تمامی خلق بیشماران شهر که مانده بودند بدستی شمشیر و بدستی دست عیال خود گرفته از میان سپاه روم بیرون رفتند و آنگونه تهور از عوام شهری در روزگار کمتر واقع شده باشد بالجمله چندی در کرمانشاهان و چند در قصبه تویی و سرکان و محال دامن کوه الوند که بهشت روی زمین است بودم و در آنجا بود سید جلیل القدر امیر صدر الدین محمد سرکانی و برادرش میر ابراهیم که هر دو از مستعدان و با من مودتی تمام داشتند اصل ایشان از سادات استرآباد و مدتی بود که ساکن آن دیار شده صاحب اقطاع و سیورغالات بودند پس روانه دار السلام بغداد شدم و بکربلای معلی رفته از آنجا بنجف اشرف توطن اختیار کردم و قریب بیک سال دران آستان مقدس کامروا بودم و بآرام و ضبط اوقات میگذشت همیشه تمنای مصحفی بخط خود داشتم دران ایام توفیق یافته نوشتم و دران روضه علیه گذاشتم و گاهی بتحقیق مطالب و تحریر رسائل می پرداختم و گاهی بمطالعه مشغول می شد — در کتابخانه آنحضرت چندان از هر فن

تسخیر تبریز و مقابله رومیان و تبریزیان

[illegible] تویی و سرکان [illegible] مصحف بخط [illegible]

کتب اوائل و اواخر جمع بود که بعد از آن نتوانم بر بسیاری بگذشتم و گاهی با افاضل و الفقیا که مجاوران سدّه
علیا بودند صحبت می داشتم و از ایشان بود مولانای فاضل ملا ابوالحسن اصفهانی و مولانا نورالدهر گیلانی
و شیخ یونس و سید قاسم نجفی علیهم الرحمة که از مشاهیر مقدسین روزگار بودند و بهر نوع از فیوضات آن مکان
مقدس خوش میگذشت و اندیشه سفر و دوری از آن آستان در خاطرم نبود تا آنکه بعزم تجدید عهد
زیارت مشاهد منوره کاظمین و سرمن رای ببغداد آمدم و سعادت یاب گشتم اراده عود بنجف اشرف بود که
عزیمت سفر خراسان و رسیدن بمشهد طوس در دل افتاد و تقدیر کشان کشان بگریبان شاهان رسانید —
احمد پاشا بالشکر بیکران روم در آن شهر بود و در آن وقت سفر در ممالکت ایران بسبب شورش و انقلاب
و عدم امنیت طرق و استیلای سرکشان بغایت صعب و خطرناک بود اعتماد بکرم است حق نموده بمملکت
کردستان در آمدم و از آنجا بآذربایجان رسیده آن ممالک معموره تبریز را از استیلای رومیان
خالی و خراب دیدم **فرد** از خرابی میگذشتم نشترلم آمد بیاد + دست و پا گم کرده دیدم دلم آمد بیاد +
بالجمله بدار الارشاد اردبیل که آنهم در تصرف رومیان بود رفتم و از آنجا بگیلان در آمدم در بلده
آستارا جمعی کثیر از سپاه اروس بودند و قلعه عمارت کرده یحیی خان طالش با تقوم ساخته بود و از طرف
ایشان حاکم بود چون سلسله خان مذکور را از قدیم ارتباط تمام بود مراسم مودت قدیمه تقدیم کرد و
بالتماس وی چند روز توقف کردم و آن مملکت را بسبب حادثه طاعون که هنوز شیوع داشت
و استیلای لشکر اروس عجب ویران و بی سرانجام دیدم از انهمه آشنایان سابق و معارف کسی نمانده
بود و چند کس از همراهان من نیز بآن مرض درگذشتند القصه طول آن مملکت را بصعوبت تمام
طی نموده بولایت مازندران در آمدم اکنون مجمل احوال پادشاه عالی جاه طهماسپ بجهت ارتباط کلام
نگاشته آمد در مملکت آذربایجان چند سال آنمقدار کوشش بالشکر روم نموده که قزلباش از
ستیز و آویز بستوه آماره بسیاری از سپاه در معارک ناچیز شدند و رومیان بر آن مملکت و ممالک
شروان و گرجستان مستولی شده عرصه بر وی تنگ شد ناچار دست از آن حدود کوتاه کرده
بخیال آنکه شاید حدود عراق از افاغنه انتزاع شود با لشکری که داشت ببلده

طهران روی در آمده اشرف افغان اقتدار تمام یافته مستعد محاربه بود در نواحی طهران بالشکر
پادشاهی مصاف داده غالب آمد و سردار لشکر قزلباش که از دوستان من بود دران معرکه
گرفتار شد و آخر نجات یافت چون دیگر استعداد محاربه نبود پادشاه بمازندران رفت که فکرے انار شید
افاغنه تا سرحد خراسان ممالک شدند — در مازندران چون وبا شیوع داشت بسیارے از عساکر
پادشاهی بآن مرض درگذشتند و چنان کسے باقی نماند و پادشاه از آزردگی رقم عزل برناصیه
جمعی از امرا و نزدیکان کشیده ایشانرا از نزد خود اخراج نمود و خود با معدودے چند عزم خراسان
و تسخیر آن ولایت . از ید متغلبه نموده فوجے از جماعت قاجار استرآباد بر رکاب پیوسته بآن مملکت
درآمد و مملکت خراسان دران وقت بسه قسمت انقسام یافته بود قندهار و توابع در تصرف افاغنه
قلنره و دارالسلطنه هرات و ملحقات در ید افاغنه ابدالی و باقی خراسان در تصرف ملک محمود خان حاکم
نیمروز بود و خود صاحب سکه و خطبه شده در مشهد طوس اقامت داشت و لشکرے جرار فراهم
آورده خود نیز از شجاعان بود و نسب وے بسلاطین صفاریه مے پیوندد و توقع آن بود که شاید حقوق
چندین ساله چاکری و نمک پروردگی آن دودمان بزرگ را پاس داشته بقدم اعتذار پیش آید و خود
این توفیق نیافته بعزم هوم استقبال موکب شاهی کرده تا قلعه سفراین آمد چون پادشاه از دلیری او
آگاه شد بے توقف بعزم تلافی و گوشمالی وے سوار شده ایلغار کرد ملک محمود خان از جسارت خود
نادم گشته بسرعت تمام مشهد مقدس بازگشته در استحکام قلعه و حصار کوشیدن گرفت و پادشاه
بر دروازه شهر نزول نموده بمحاصره پرداخت و ملک محمود خان هر روز از حصار بر آمده با توپخانه و
آراستگی تمام با لشکر پادشاهی کارزار میکرد و چند ماه برین منوال بود مردم سائر بلاد و رعیت
خراسان چون نمک پروردهٔ خاندان صفویه بودند شهرها بتصرف داده فوج فوج بلشکر پادشاهی
آمده نطاق خدمتگذاری و جانسپاری برمیان بستند و کار بر ملک محمود تنگ شده آن بلدهٔ فاخره
مفتوح شد و ملک محمود محبوس گردیده در حبس بسعی یکے از امرا بے اطلاع پادشاه هلاک شد پادشاه
در مشهد مقدس بود که من از مازندران حرکت کرده باسترآباد آمدم و بسید ستوده خصال سید مفید استرآبادی

ورود بمشهد

که از نیکان روزگار بود دران شهر بدیدم وازانجا بمشهد مقدس رسیده بزیارت روضهٔ رضویه علیه السلام مشرف شدم و اوقات گزیدم پادشاه از قدردانی و مهربانی که شعار آن سلسلهٔ علیه بود بمنزل آمد و مودت بسیار کرد و دران مدت اورا با فاغنهٔ ابدالی و سرکشان نواحی آن ملک محاربات اتفاق افتاده ظفر یافت و در ایام محاصرهٔ مشهد مقدس که فوج فوج سپاهی و رعیت اطراف خراسان باردوی پادشاهی می آمدند نذر قلی بیگ افشار ابیوردی نیز ازانجمله بود بار دو آمده رفته رفته مورد الطاف شاه بمساعدت طالع منصب جلیل القدر قورچی باشی گری یافت و بعدها سب قلیخان ملقب گشت و با امرا و ارباب مناصب صفائی نداشت و الیشانرا خار راه خود میدانست در شکست کار آنها کوشیدن گرفت و پادشاه را دربارهٔ او نایل التفات تمام بود تا آنکه زمام مهام ملکی برای و رویت وی درآمده استقلال یافت و من دران بلده مباد باوجود کثرت آشنایان کمتر معاشرت با خلق داشتم و بکار خود مشغول بودم بسیاری از کتاب رموز کشفیه را با چند رسالهٔ دیگر درانجا تحریر نموده ام و گاهی با اعیان و مستعدان صحبت میداشتم و اشعاریکه دران مدت گفته شده بود جمع آوردم و این چهارم دیوان خاکسار است و دران بلده بود سید عارف میر محمد تقی رضوی خراسانی از اتقیا و اعلام زمانه بود و از مشاهیر فضلا دران بلده مجتهد مغفور مولانا محمد رفیع گیلانی بود و هم دران بلده بود فاضل جامع محقق مولانا محمد شفیع گیلانی که از اذکیای علمائی و در انواع حکمت نادرهٔ زمان بود و همه با من انس و الفت تمام داشتند و الحال بعالم بقا پیوسته هیچیک از ایشان در قید حیات نیست و دران اوان هر ابطرز بوستان سعدی و آن نوع سخن گستری رغبت افتاده شروع در گفتن نموده آن مثنوی را خرابات نام نهادم و بسیاری از مطالب عالیه و سخنان دلپذیر دران کتاب بسلک نظم درآمد افتتاح آن نیست **اشعار** ثنا باد سر خرابات را ٭ که شست از دلم لوث طامات را ٭ عطا کرد زاندیشه فارغ دلے ٭ چو مینخانه بخشید سر منزلے و یکهزار و دو صد بیت گفته شده بود تا صورت انجام نیافت چند بیتے که در خاطر بود ثبت افتاد –

مثنوی الا اے جهاندار فرخنده خوئے ٭ دمے گوش بگشا بفرخنده گوئے ٭ نخستین نکو گیر یا د سلوک ٭ که خلقی گرایند بدین ملوک ٭ جهاندار باید پسندیده کیش ٭ غم میر واقی خورد بدنبال خویش ٭

فلا ودز راہی نپذیش حال ۞ مبادا کہ باشی دلیل ضلال ۞ وگر خود ندانی ز داننده پرس ۞ ز روشندلان
شناسنده پرس ۞ خرد پروران را خریدار باش ۞ تن تیرهٔ سفله کو خار باش ۞ بپرور دل و عقل مشکل کشائے
بدانش پژوہان باہوش ورائے ۞ بتدبیر سنجیدگان کار کن ۞ ز مغز خرد سر گرانبار کن ۞ سبکسر نبایدبکار
اے پسر ۞ کہ طبل تہی بہ ز بیمغز سر ۞ بپرورش روانی برآورد مے ۞ کہ گیرد دانا بہ از عالمے ۞ نظر کن در احوال
دانشوران ۞ کہ بے خار نبود گل و زعفران ۞ بہر فرقہ در دیر بتخانۂ ۞ بود درمیان پائے بیگانۂ ۞ بہر خم کہ
بینی بود دُرّ و وصاف ۞ فراخست پہنائے میدان لاف ۞ چو دعوی گرانشماری تہی ۞ کند از تو واماندہ
پہلوتہی ۞ بجائے کہ باشد رواج خزف ۞ چرا گوہر آید برون از صدف ۞ بدعوی بلیسر بدی گر ہنر ۞ فلا طون
شدے لافی خیره سر ۞ فرومایہ گر بُد دو دو حرف ۞ نگردد ہم آور د دریائے ژرف ۞ نہان تیغ مصری
و چوبین کند ۞ عیان ہست پیش نظرہائے تند ۞ فریبنده دنیا ست سنگ محک ۞ چو خواہی بجانی پس بپرده
شک ۞ بگیر اے نکو کار عبرت سگال ۞ غبار حریفان بجوی خصال ۞ بصورت ہمہ آدمی پیکرند ۞ بسیرت
بسے کم ز گاو خرند ۞ ترش رو ز پند سخن کو مکن ۞ نکو خواه را تلخ باشد سخن ۞ بردگوے مہران
فرزندہ بخت ۞ کہ با دوست نرم است و با خصم سخت ۞ رگ و ریشۂ قسوت از دل بکن ۞ کہ سنگاب
درشتست نشتر شکن ۞ نگیرد بتو پند حکمت پژوه ۞ چو باران رحمت بہ بنیاد کوه ۞ بہ پیش دم ناصحان
خاک باش ۞ بہ پیرائے حق از دل پاک باش ۞ براحت چہ خسپی ابا تاج و ترک ۞ بکروت فقیران بے ساز
و برگ ۞ بموئینہ پنہان چو در نافہ مشک ۞ شکم بیطعام و گلوگاه خشک ۞ مجو راحت از برگ و ساز طرب
تن آسانی خلق یزدان طلب ۞ بہ تندی چو ظالم تحکم کنند ۞ بباید دل از ملک و اقبال کند ۞ چہ رو
بماند دران مرز بوم ۞ کہ بازو کشاید بہ کار شوم ۞ مکن پرورش سفلہ را زینہار ۞ درختے کہ خار ست
بارش مکار ۞ بدیوان شاہنشہ بیہمال ۞ ز بیداد ظالم شود لیده حال ۞ بنالد کہ سلطان سر امید ما ۞
تو چون داد ندہی خدا امید ما ۞ مبادک تو ہر جا کہ بیداد رفت ۞ بود از تو چون از میان داد رفت ۞ ولیا
عاجزان بر نتابد خراش ۞ ز آہ ضعیفان حذر ناک باش ۞ مترس از غریو ہزاران جنگ ۞ حذر کن
ز افغان دلہائے تنگ ۞ مشو مسخرهٔ دشمن دوست روے ۞ کہ بخیت کند آن نکو بیده خوے ۞ شباہنے کہ

نازد بچنگال گرگ : ز بونست سودش ز بالش سترگ : نه هیچی به لذات نفس دژم : چه لذت فرو تر ز عدل و کرم :
رود مرد و ماند بجا نام نیک : خنک آنکه جوید سر انجام نیک : ایضاً یکی بار دل در گل افتاده : سخن
راند در خبث آزاده : سخن چنین حدیثش بآزاده گفت : نکو تا چه سان گو سپر از سفت : مرا هست در پیش
راهی شگرف : بصد حیرتم غرق دریاست ژرف : بساحل اگر بخت شد رهنمون : وزین لجه رخت من آید
برون : ندارم ز بد گفتنش هیچ باک : کجا گرد آلوده کی جان پاک : دگر بر بناید سبویم درست : شود در شبها
بلبه و کار سست : از انم نکوتر نگوید کسی : سزاوار ناخوشترم زان بسی : خزین سیرت رهروان یاد گیر : سرا
حدیث جهان یاد گیر : ترا با خود افتاده امر ز کار : به نیک و بد کس مهیر وزگار : حریفان دغل باز و ره
پیچ پیچ : مبادا که فرصت ببازی بهیچ ایضاً شبی سر بر آوردم از جیب خویش : چو آبی که خیزد ز ته لیها
ریش : طلع جلوه گر شد مرا در نظر : ز هر زشت رو پیکری زشت تر : بدو گفتم ای رانده بخردان :
بد پر کیست بازگو در جهان : بگفتا که شک در قضا و قدر : نظر بستن از خالق نفع و ضر : بگفتم که
از پیشه خود بگو : چه باقی درین کارگاه دو رو : چه صنعتگری دارد از جزو کل : بگفتا ز بونی و خواری
و ذل : بدو گفتم از حال خود خبر : بگو شمهٔ باز ای خیره سر : آلت کدام است و غایت کدام : بگفتا
که حرمان بود والسلام ایضاً شنیدم که عیسی علیه السلام : خری داشته کاهل و سست کام :
برو زنی نکردی دو فرسنگ سطی : خر از مردمی کی شود تند پی : قضا را شنیدش شبی میل آب :
دل عیسوی از غم او بتاب : بآن شغل طاعات و طول نماز : دوام نیاز و مناجات و راز : در آن شب
بیارست آسوده بود : شنیدم دو صد نوبت آبش نمود : حواری تعجب کنان از شگفت : فضولانه
پرسید و پاسخ گرفت : که گر تشنه باشد خری بی زبان : چه سازد گر آ در دستر حمان : شود آتش جوری
انگیخته : بخاک آبرو کرده ام ریخته : مروت نباشد که روز دراز : کشد بار مانده بسی تشنه باز : نشاید
شدن غافل از کار او : حوالت بکار رفته تیمار او : خزین از دو سهای نیک اختران : جوانمردی
آموز و دل نه بران : چه سر گشته راه مردان ببین : درین ره بپیکره نور دانش ببین : ز جام مروت شرابی
بزن : دل خفته را مشت آبی بزن : ذوق سخن گستری خامهٔ سیاه مست را از وادی که در پیش

داشت عنان بر تافت نگرندگان نکته نگیرند بالجمله چون اشرف افغان اقتدار و احتشام تمام یافته بود و از
جانب پادشاه عالی جاه اندیشه ناک بود از بیم آنکه مبادا در خراسان تمکن و استقلال یافته بدفع او پردازد
پیش از آنکه متعرض او شوند اشرف مذکور با شوکت و لشکری موفور روی بخراسان آورد پادشاه و طهماسپ قلیخان
و امرا بتعجیل با سپاهی که مقدور بود از مشهد بعزم رزم او حرکت کردند و این قضیه در شهر صفر اثنی
و اربعین و مائة بعد الالف بود و افاغنه درین سال مستاصل شد و پادشاه در رفاقت من ساعی شد
و جمعی از کرمفرمایان نزد من فرستاده کوشش کردند تا چار من نیز در منزل اول رفاقت کرده سفر
در میان آن لشکر بر من دشوار نمود دران منزل پادشاه را بسخنان معذرت آمیز تسلی نموده از عقب
آن لشکر بخاطر خواه خود روانه شدم و در میانه همیشه مسافت اندک بود و چون پادشاه ببلد بسطام رسید
فوجی از افاغنه بر سر توپخانه بعزم دست برآمدند پاسبانان آگاه شده ایشان را برآمدند القصه
بعد دو روز دیگر بر سر آب مشهور بمهمان دوست تلاقی دو لشکر دست داد و سپاه قزلباش با آنکه بقدر
نصف لشکر افاغنه شود در زیر اعلام پادشاهی صف آراگشته پای ثبات و مردانگی افشردند و افاغنه
نیز دلیرانه معرکه گیر و سوار گرم ساخته جنگ سلطانی در پیوست تفنگچیان پیادهٔ رکاب پادشاهی
و توپچیان خاصه دران روز داد مهارت و مردانگی داده پیش قدمان و دلیران لشکر افاغنه را چند
دفعه از میدان برداشتند و گلوله بر مثال تگرگ بر صف سپاه ایشان ریختند و یکه سواران قزلباش
از چپ و راست بر ایشان آورده بهر کس رسیدند بخاک افگندند و تا ظهر هنگامه کارزار گرم بود القصه
از صدمات لشکر سپاهی افاغنه را پای تمکین از جای رفت و چندانکه تلاش کردند بجایی نرسید
صفوف ایشان بهم برآمده شکست دران لشکر انبوه افتاد و اشرف مذکور و سرداران ایشان روی
از معرکه تافته بهزیمت رفتند و در راه هرچند خواستند که مرتبه دیگر مستعد کارزار شوند صورت
نه بست بتعجیل تمام راه اصفهان پیش گرفتند و پادشاه بدامغان نزول نموده من بباغی که
متصل بآن میدان بود اندک آرام گرفتم چون تمام سپاه قزلباش بگذشت سوار شده بر جوانب آن
معرکه برآمدم و نظاره مقتولان بدیده عبرت کردم چه تا آنروز افاغنه جنگ قزلباش و دست و بازوی

لشکر کشیدن اشرف افغان و حرکت پادشاه و راقم حروف از مشهد بصوب عراق. مصاف دادن پادشاه عالیجاه با اشرف افغان و هزیمت آن طاغیان.

مردان کاردیده بودند دران معرکه از قزلباش زیاده برده کس که اندک زخمی داشتند کسی ضایع نشد بعد از فتح وظفر طهماسپ قلیخان صلاح در معاودت بمشهد مقدس دید که تدارک شایسته نموده سال دیگر بدفع افاغنه بپردازند پادشاه راضی شده عازم اصفهان گشتند در هر شهر هر کس از لشکر و حکام افاغنه بود راه فرار باصفهان پیش گرفته اهالی آن شهرها بهزاران نیاز استقبال موکب شاهی کرده غلغلهٔ نشاط و شکرگذاری بکیوان رسانیدند و از هر طرف فوجی به لشکر ظفر اثر می پیوست و مرا از بلدهٔ سبزوار عارضهٔ تب سانح شده بود در دامغان شدت گرفت ده روز اقامت کردم بیماری زیاده شد و زمستان رسیده بود از راه الکای هزار جریب ببلده ساری مازندران رفتم و دران راه از شدت بیماری مشقتی صعب کشیدم و دران بلده نیز تا دو ماه به بستر افتاده امید حیات نبود حق تعالی شفا بخشید جمعی از طلبه و مستعدان که دران بلده مجتمع بودند خواهش مذاکره نموده کتاب اصول کافی و من لا یحضره الفقیه و الٰهیات شفا و شرح تجرید خواندن گرفتند و این آخر مباحثات فقیر بود ازان زمان باز تارک شده ام و ایام بهار را در مازندران بهشت نشان بخوشی گذرانیده ازان دیار بطهران آمدم و دران ظرف مدت اصفهان مفتوح و افاغنه مستاصل شده بودند و مجمل آن قصه اینکه چون اشرف باصفهان رفت از خوف و هراس مردم اصفهان از شهر اخراج نموده بدهات متفرق ساخت و از اطراف سپاه خود را جمع نموده بتدارک توپخانه پرداخت و چون بار و میان صلح نموده بود از ایشان جمعی توپچیان ماهر طلبید احمد پاشا رومی فوجی توپچیان بمعاونت او فرستاد چون پادشاه بنواحی اصفهان رسید افاغنه با لشکر آراسته و توپخانه عظیم استقبال نموده صف قتال آراستند لشکر قزلباش و تفنگچیان رکاب شاهی اول بر سر توپخانه ایشان هجوم آورده رومیان را کشتند و توپخانه بگرفتند و پس از کوشش و کشش بسیار باز شکست در افاغنه افتاد و مقدار چهار هزار سر ایشان گرفته ازان سرها مناره عالی برافراشتند و اشرف افاغنه شکسته و بدحال باصفهان درآمده آنچه داشتند و توانستند از خزاین و اموال بربسته همگی در مملکت فارس که در تصرف ایشان بود باضطراب روانه شدند اجامرهٔ[1] ایشان که فرصتی داشتند دست بغارت بازارها که خالی بود

[1] اجامره بلغت ماوراءالنهر یعنی مردم بازاری و کم اصل و اجلاف و گدا ۱۲

تعاقب لشکر قزلباش افاغنه را و سردار طهماسب قلیخان

انداخته در بهم شکستند و در بهر کرا شهر و خارج شهر جیده یافتند بقتل آوردند و از مقتولین بود مولانا سے
عارف آقا مهدی خلف مجتهد میرزا آقا هادی مازندرانی علیه الرحمة که از سالکان و اصدقای من بود بالجمله بعد از
چند روز پادشاه و لشکر قزلباش بشهر در آمدند مردم شهر از نواحی بشهر آمده هر کس بتعمیر حال خود پرداخت و
پادشاه بمنازل عالیه خود قرار گرفت طهماسب قلیخان ارادهٔ معاودت بخراسان کرد لعدما تسا برام وانجاح
مطالبی که داشت بتعاقب افاغنه مامور شد و در انوقت راه شیراز که سردسیر سخت است پر برف و عبور دشوار
بود خان معظم که در لشکرکشی و سپهبندی یگانه روزگار است لشکر بشیراز کشیده اشرف و افاغنه که بشیراز
در آمده بودند باز لشکرها فراهم آورده اجامرهٔ الوسات آنحدود را صلای زر و انعام در داده جماعتی
باکراه و طمع مال با ایشان پیوسته مستعد محاربه بودند چون لشکر قزلباش به پنج فرسنگی شیراز رسید افاغنه باز
بار دیگر بتمام روی بایشان آوردند و کوششها سخت کرده تا چهار روز هنگامه کارزار بود الحق
سپاه قزلباش در آن مصاف نیز داد مردی و دلاوری داده جمعی کثیر از افاغنه مقتول شدند و بقیة السیف
بهزیمت رفتند و در آن موقع خانهای شیراز افاغنه سوخته و اموال مردم را بغارت برده بودند و جماعتی
از رؤسای افاغنه زنده دستگیر شده بسیاست رسیدند و از آنجمله بود میانجی پیر و مرشد محمود و ملا زعفران
و امثال ذلک از آن جانوران بالجمله بعد از فتح و ظفر خان معظم بشیراز در آمده بتسکین مردم و تنسیق آن
ملک پرداخت اشرف و بقیة السیف که هنوز بیست و دو هزار کس افزون بودند هراسان بتعجیل تمام راه خطه
لار پیش گرفتند و از بیم تعاقب لشکر قزلباش لحظه از ایوار و شبگیر نیاسودند اکثر اسپان ایشان
در راه مانده تلف شد و در هر مرحله جماعتی از پیران و اطفال و بیماران خود را که از رفتن عاجز میشدند
خود کشته می انداختند چنانکه از شیراز تا بلده لار که پانزده روزه راه است کشتگان ایشان ریخته
بود چون آوازهٔ فرار ایشان منتشر شده بود رعایای جمیع دهات و نواحی اگر همه ده خانه بود دست
بتفنگ و تیر برده بروی لشکری بآن عظمت ایستاده میراندند و از بیم مجال آن نداشتند که درنگ
نموده با کسی در آویزند و در آن راه قرص نان بدست ایشان نیفتاد و بگوشت اسپان و الاغان
معاش میکردند و خلقی با وجود زر و جواهر بگرسنگی مردند القصه بلار رسیده چون قلعه آن شهر جهات نیست

رسیدن اشرف و بقیة السیف افاغنه ببلدهٔ لار

اشرف مذکور را بخاطر رسید که آنجا خودداری نماید و از رومیان معاونت طلبد برادر خود را با فوجی و لشکر
بسیار روانه ساخت که از راه دریا بعبور رفته از رومیان درخواست امداد کند چون روانه شد رعایای
نواحی به سر او ریخته بکشتند و اموال بردند افغانی کوتوال قلعه لار بود روزی از قلعه بسلام اشرف
بزیر آمد و بیست و پنج کس از اعیان لار را در قلعه محبوس داشت محبوسان از رفتن او آگاه شده از مکان
خود بر آمدند و چهل کس افاغنه را که در قلعه بودند بشمشیر ایشان کشته قلعه را در به بستند و چند قبضه تفنگ
در منزل کوتوال و افاغنه یافته بحراست چنان قلعه پرداخته از بروج آن فریاد دعای دولت شاهی
بر کشیدند و چون بتسخیر آن قلعه هر چند چارنش بیست و پنج تن باشند میسر نیست اشرف چنانکه بعهد بود
نوید خواست که ایشانرا رام سازد در نگرفت و نه روز در لار اقامت نموده هر شب فوجی از لشکریانش
سر خود گرفته باميد رسیدن بمامنی بیرون میرفتند و رعایا را اطراف بر ایشان ریخته خود را از
قتل و اخذ اموال معاف نمیداشتند اشرف چون پراگندگی خود بدید و هراس بیقیاس بر وی استیلا یافته
بود راه فرار بقندهار گرفت و در آن گرمسیر هر روز فوج فوج از لشکر او جدا شده راه سواحل دریا
میگرفتند و رعایا را با ایشان همان معامله بود و جمعی که بدریا و کشتی رسیدند بسیاری از سفاین بتقدیر
ایزدی غرق شده خلقی انبوه بدریا رفتند و معدودی از ایشان بسواحل کنار عمان و نواحی سند
افتادند شیخ بن خالد که صاحب النحساست ایشان را گرفته امر بقتل نمود لیس از عجز و لابه از خون ایشان
درگذشته لباس و براقشان بستد و عریان به پایان سر داد و بیس از چندی که من بسواحل عمان رسیدم
پسر یک برادر اشرف را که قریب بیست سال عمر داشت و خداداد و خلف حاکم لار را که از امرای بزرگ ایشان
بود در شهر مسقط بدیدم هر دو مشکی بر دوش گرفته آب بجا نهاده میبردند ایشانرا طلبیده سخنان پرسیدم
و سرور خان نامی نیز از امرائی ایشان در آنجا بود گفتند بمزدوری کار گل میکنند او را هم نزد من آورده
و احوال پرسیدم القصه چون اشرف از لار بسمت حدود بلوچستان راه قندهار پیش گرفت در هر کرایه رعایا
و مردم اطراف خود را بر آورده و جمعی مقتول نموده اموال می بردند تا آنکه مال و سپاه او بانجام رسید
و خود چنان بسر عبدالله پسر عبدالله بهی بلوچ و برادران حدود و با دو سه کس یافته بقتلش مبادرت نمودند

دسرش را با قطعه الماس گرانبها که بزور بازوی او یافته بود نزد شاه طهماسپ فرستاد و پادشاه عالیجاه آن الماس را
بفرستاده او باز داد و خلعت برای او عطا شد پس سنوح این حالات طهماسپ قلیخان از فارس حرکت
نموده از راه عربستان و لرستان بقلمرو علی شکر درآمده با پاشای همدان و لشکریان روم مصاف داده ظفر
یافت و خلقی انبوه از ایشان کشته حدود عراق را مسخر و مصفا ساخت و لبقیة السیف رومیان ببغداد گریختند
و دران وقت بر امور کلی و جزوی تمام ممالک محروسه مسلط شده پادشاه او را جیقه و مهر خود داده بود و از
زیاده روی و استیلاء و ملالت و افسردگی داشت مجملاً من از طهران باصفهان آمدم و آن شهر معظم را با وجود
بودن پادشاه بغایت خراب دیدم و از انبوه مردم و دوستان کمتر کسی باقی مانده بود درانوقت مولانای
فاضل ملا محمد شفیع گیلانی که پیش مذکور شد + باصفهان آمده شیخ الاسلام بود و هم انجا رحلت کرد و دران
شهر بود فاضل نحریر شیخ عبدالله گیلانی که بغایت ستوده خصال و از دوستان من بود و چندین قبل ازین درگذشت
و دران شهر انزوا داشت مولانای فاضل مولا محمد جعفر سبزواری که از اتقیای معارف و مرتاضان بود با من
الفت دیرین داشت درانوقت بکثرت شبی بمنزل من آمد و از صحبتش بهره ور گردیدم بالجمله شاه دراصفهان
اقامت نموده پادشاه را سخنان سودمند گفتم و بچیزی چند که در ظاهر باعث بقای ملک و دولت بود بارها
دلالت کردم اما بتقدیر موافق نیفتاد طهماسپ قلیخان بآذربایجان رفت و دار السلطنت تبریز را مستخلص
کرده با رومیان مصافهای سخت داده ایشان را درهم شکست و از ممالک آذربایجان انچه این طرف آب ارس
بود بتصرف درآورده بهر جا حکام گماشت و آن طرف شط مذکور را فراهم شده با امرای روم که دران سرحد
بودند سخن مصالحه درمیان آورد و چون درین اوقات در خراسان بسبب شورش جماعت ترکمانان و افاغنه
ابدالی هرات که عرصه خالی یافته بودند آشوب بود عنان توجه بصوب خراسان معطوف داشت و ترکمانان را
گوشمال بلیغ داده بر سر قلعه هرات رفته افاغنه را محصور ساخت و چون در قصبه درکزین توابع همدان جمعی
که در روزگار افاغنه با ایشان یار شده فتنه ها کرده بودند فراهم آمده هنوز داعیه خودسری داشته قلعه
استوار نموده بودند پادشاه بعزم دفع فتنه ایشان و استخلاص بقیه آذربایجان از اصفهان در حرکت
آمده مبالغه در همراه بودن من داشت دران وقت مرا حالت و سامان آن سفر نمانده بود تهاونی نموده

توجه خان معظم بهمدان و محاربات با رومیان و ظفر یافتن بر ایشان + نهضت راقم از طهران باصفهان +

بآذربایجان لشکر کشیدن خان و فتح دار السلطنت تبریز و انهزام رومیان + روانه شدن خان معظم از آذربایجان

از اصفهان بصوب شیراز روانه شدم که چندی دران شهر بسر برم تا چه پیش آید چون بشیراز رسیدم آن شهر را
بغایت خراب و آشفته دیدم و از انهمه اعاظم دوستان من کسی بر جا نبود جماعتی از اولاد و منسوبان آنها را
پریشان حال و بی سرانجام یافتم و از ایشان بود میرزا هادی خلف مرحوم مولانا شاه محمد شیرازی که خالی از جذبه
نبود ترک معاشرت با خلق نموده در تکایا و مزارات آن شهر بسر می برد و بغایت از عالم گذشته و شوریده
حال بود چون سابقه موروثی داشت نزد من آمد و از غرایب اینکه او را با آن حالت که داشت ذوقی عجیب بمعما
بود اگرچه خود نمیگفت اما بصحبت آن بغایت شایق و در حل آن ماهر و چنان سریع الانتقال بود که هیچیک
از مهره آن فن را مثل آن ندیده ام و مرا هرگز بمعما رغبت نبود آنرا بی حاصل و صرف فکر دران افسوس آمد
اما چون سلیقه بهر چیز مساعد و طبع بهر چه بپردازد آنرا ملکه می سازد این شیوه را نیز طبیعت چنانکه باید مالک
در معاشرت استادان این فن معمیات لطیفه بسیار گفته ام یکدو روز در صحبت میرزا هادی مذکور نیز بتدبیر
معمای بسیاری انشا شده و چندی که حالت تحریر بقلم آمد ثبت افتاد **باسم مالک** ای زاهد خشک بخت
برگردیده؛ دم سرد بتو لباط برچیده؛ شد فصل خزان چو آمدی سوی چمن؛ با گل گشت شکسته برگ سر وا داده؛
باسم نصیر از بسکه بجان از غم رنگیر تو آمد؛ پیکان تو بیخود بسر تیر تو آمد؛ **باسم خاندان** خواب
راحت کو نه بیند دیده صاحبدلان؛ بخت بیداری بجا مانده آخر از جهان؛ **باسم جمال** با رنجه ره
جور به آمال کشادی؛ بیموجب و بیحد شده امسال کشادی؛ **باسم ثریا** اشک در دیده سودا زده کی جا دارد
تا که رو جانب غار و خس صحرا دارد؛ **باسم امان** میراهن آئینه بیتاب قبا شد؛ بر سینه من تیر تو تا
عکس نما شد؛ **باسم قیا** مهر بر لب چون زنم با تیره روزی در جهان؛ بی شب ولی تو دل لائق با آه است و فغان؛
باسم نقی مجاز و باطل از پس در زمانه؛ حقیقت گشت حق رفت از میانه؛ مجملا غارت زدگان شیراز نزد
من مجتمع شده شرح احوال خویش مینمودند مرا دل از جای رفت و با آن حال در میان ایشان ماندن دشوار
نمود از انجا بصوب گرمسیرات فارس روان شدم و بلده لار در آمدم و زمستان اقامت نموده در ان
حدود هم استقامتی نبود ممالکت خراب و ضوابط و قوانین ملکی دران چند ساله ایام فترت از هم ریخته
و پادشاه صاحب اقتدار با تدبیر و رای بایست که تا مدتی باحوال هر قصبه و قریه بپردازد و بخصوصیات تمام

ملک را باصلاح آورد این خود دران بدت قلیله نشده بود واز مقتضیات فلکیه درین ازمنه رئیسیکه صلاحیت ریاست داشته باشد در همه روی زمین درمیان نیست و در حال هر یک از سلاطین و روسا و فرمان دهان آفاق چند انکه اندیشه رفت ایشان را از همه رعیت با از اکثر ایشان فرومایه تر و ناهنجارتر یافتم مگر بعض فرمان دهان ممالک فرنگ که ایشان در قوانین و طرق معاش و ضبط اوضاع خویش استوارند و از ان بسبب مباینت تامه بحال خلق سائر اقالیم و اصقاع فائده چنان نیست بالجمله از لار عنان عزیمت بصوب بندر عباسی معطوف داشته بآن بلده رسیدم و مدتی بیماری صعب عارض بود و چون تخفیفی حاصل شد باز عزم سفر حجاز کردم و جماعت فرنگ را که دران بندر می باشند با من اخلاصی تمام بود و چون سفائن و جهازات ایشان بغایت وسیع و مکانهای شایسته دارد و در دریا نیز بلدتر و از هر قوم ماهرترند جهاز ایشان اختیار کردم اکنون خامه سخن طراز بقیه احوال پادشاه را بتقریب ارتباط کلامی نگاه بود پادشاه از اصفهان حرکت نموده با جماعت طاغیه درگزین محاربات کرده قلعه ایشان را منهدم و بقیة السیف را منقاد ساخته روی بآذربایجان نهاد و از آب ارس گذشته جماعت رومیه مستعد کارزار شدند و در نواحی بلده ایروان تلاقی فریقین روی داده پادشاه بظفر اختصاص یافت و از حاضران معرکه شنیدم که نه هزار کس رومیان بقتل رسید و غنیمت فراوان بدست قزلباش افتاد و الحق فتح نمایانی بود و رومیان که در قلعه ایروان بودند متحصن شده پادشاه بمحاصره پرداخت و اضطراب در ممالک روم افتاد و اولیای دولت عثمانیه تدبیری اندیشیده احمد پاشای بغداد را با لشکر موفور بصوب عراق فرستادند تا باین وسیله پادشاه و قزلباش ترک محاصره ایروان گیرند و چنان شد چون خبر وصول لشکر روم بعراق که دران وقت از حاکم صاحب شوکت خالی بود به پادشاه رسید دست از محاصره ایروان کوتاه نموده در نواحی همدان تلاقی فریقین روی داده قریب بهم فرود آمدند احمد پاشای مذکور بحیله سازی مکر پیغام صلح والتماس ترک جدال و خصومت درمیان آورد تا فی الجمله لشکر قزلباش از استعداد محاربه دران زودی غافل شدند و چنان مصالحه درمیان بود اما چون آن دو لشکر کینه جو بغایت نزدیک و دست و گریبان فرود آمده بودند از هر دو جانب هنگامه طلبان معدودی بمیدان درآمده باهم کارزار کردند و ممانعت

محاربات پادشاه با جماعت درگزین و عساکر روم در آذربایجان و ظفر یافتن بر ایشان ؛ رسیدن به بندر عباسی و آهنگ سفر حجاز [illegible]

داز هردوسو ارگشته ناگهان جنگ بزرگ در پیوست ور ومیان حصار خرابه که متصل بصفوف قزلباش بود درآمده استوار شدند و بنیاد تفنگ انداختن کردند صفوف قزلباش متلاشی و بعد از ساعتی پراگنده شده راه فرار گشادند پادشاه هرچند پائے داری نمود سود نکرد و چند کس از امرا عنانش آویخته او را از معرکه برآوردند و در میان شیر فرار قدم فرا تر نگذاشته ببغداد برگشتند و این قدر غلبه را غنیمت شمرده کسان زبان دان با التماس صلح و تمهید مصالحه نزد پادشاه فرستادند و معذرتها گذارش کردند پادشاه نیز رضا داده در میانه مصالحه واقع شد و پادشاه باصفهان بازگشت و همان روز که من از بندر عباسی اراده سواری بجهاز و روانه شدن بعزم حجاز داشتم مراسله پادشاهی و چیچه از آشنایان ارد در رسیده این حقائق معلوم گردید و من بکشتی در آمده به بندر صورت آمدم قریب بدو ماه اقامت کرده از انجا روانه مقصد گردیدم و فرنگیان دران سفر نهایت بندگی و نیکو خدمتی مرعی داشت تا به بندر جده رسیدم و ادراک این سعادت زحمتهائے بے پایان سفر دریا را فراموش ساخت پس از انجا بادراک حج بیت الله الحرام و مناسک پرداخته بتوفیق رب العزت این آرزوے دیرین بحصول پیوست و در مکه معظمه بسبب اشاراتے که در رویا روے داد در سال اقامت را تحریر نمودم و اراده از فرقت دران مکان مقدس بود بحجت چند ملیبهر بیاید و در شهر محرم خمس و اربعین و مائه بعد الالف با قافله حاج عراق شده آن بیابان را در شدت تابستان طے نموده بآن بلده آمدم و از ان حدود بکشتی نشسته بجزیره بحرین و از انجا به بندر عباسی رسیدم از انجا معلوم شد که اوضاع ایران باز و برهم شده ساخته تغیر پادشاه در اوائل سال مذکور روئے نموده مجمل آن اینکه طهماسپ قلیخان در محاصره هرات بود که پادشاه را جنگ بهان و مصالحه بار و میان اتفاق افتاد و خان معظم این قصه را حمل بر نقص تدبیر نموده صلح مذکور را انکار کرد و پس از محاصره و محاربه هشت ماه آن شهر را مفتوح و افاغنه ابدالی را قهر و قتل کرده بقیة السیف را در سلک سپاه ملازم ساخته بمشهد مقدس بازگشت و چند کس از مقربان و معتمدان پادشاه را طلب داشته مطمئن خاطر ساخت و عزم رزم احمد پاشا و تسخیر بغداد کرده گفت بخدمت پادشاه رسیده بعد از رخصت ببغداد میروم مقربان بخدمت پادشاه آمده از اظهار ارادت و اخلاص مندی او خاطر پادشاه را که تفرس داعیه استقبال وے نموده اندیشه ناک بود مطمئن ساختند و خان معظم با لشکرے موفور باصفهان آمده بخدمت

پادشاه رفت وسخن اجازت سفر روم در میان آورده مختار شد و عازم حرکت بود روزی مقربان ترغیب
رفتن پادشاه بمنزل وی که از باغهای پادشاهی بود کردند و پادشاه در خلوت سوار شده بآن باغ
رفت خان مذکور پیاده استقبال نموده بمراسم خدمت پرداخت و بساط عشرت گسترده التماس ماندن
آنروز کرد چون پادشاه باستراحت مشغول شد وی چندکس از سرداران لشکر خود طلبیده سخن در سلطنت
راند که الحال صلاح آنست که بسبب ضعف طالع چندی پادشاه ترک سلطنت گفته بگوشه نشیند و پسرش را
بسلطنت بر داشته معامله روم یکسو کنیم چون این معنی ممهد بود ایشان نیز رضا داده پادشاه را ازین
صلاح خبر دادند وی ناچار بتقضای تن در داد و پسرش را که کودک دو ماهه بود ببارگاه پادشاهی در آورده
خطبه و سکه بنام او کرده بشاه عباس موسوم شد و شاه طهماسپ را با جمعی پاسبانان روانه خراسان نموده
یکی از پردگیان سلطنت را خود پیشتر در حباله نکاح داشت در انوقت دیگری را در سلک ازدواج پسر
بزرگ خود در آورد و آنچه در خزانه و کارخانجات پادشاهی بود بتصرف خان معظم در آمد و بر جمیع ممالک ایران
حکام از خود تعیین نمود و شاه عباس مذکور را چندکس همراه نموده بقزوین فرستاد جماعت بختیاری سرزمین
معامله بپیچید شورش کردند و حاکم جدید را بکشتند به تنبیه ایشان از اصفهان نهضت کرد و پس از
جنگ و جدال متابعت کردند خان معظم روانه بغداد شد و در راه با لشکری از روم مصاف داده غالب
آمد و به بغداد راند احمد پاشا + حاکم دار السلام با لشکری انبوه از شهر بر آمده در کنار شط بغداد
مصاف داد و منهزم بقلعه گریخت خان معظم با شوکت تمام بمحاصره پرداخت و بر دجله جسر مستحکم
بسته بهر دو طرف شط و قلعه را فرو گرفته در تضییق محصوران کوشیده توابع و لواحق بغداد همه بتصرف
قزلباش در آمده اکثر لکدکوب حوادث شد و احمد پاشا دران قلعه داری الحق نهایت مردانگی و تمکین
بکار برد و راه فرار هم نداشت و در اطاعت قزلباش مطمئن نبود بهر حال پای بیفشرد اما چون سپاه
موفور محصور شده بود و مدت محاصره امتداد یافت دران شهر انبوه قحط افتاد و مردم اکثر حیوانات
ماکول و غیر ماکول حتی سگ و گربه را بخوردند و کار محصوران بصعوبت تمام کشید چون برخی ازین سوانح
گذارش یافت اکنون بذکر بقیه احوال خود می پردازد چون به بندر عباسی رسیدم بنا به

مشقتهای سخت که در سفر حجاز کشیده و قروض بسیاری که بر گردن افتاده بود طاقت حرکت بجائی نداشتم
مدت دو ماه دران بندر مانده دیون را بهر نوع صورتی داده بقدر مقدور باحوال پریشان خود و وابستگان
پرداختم و دران وقت بسبب انقلاب دولت و تغیر قوانین سلطنت و تعدی و تحمیلات زیاد بر طبقات خلایق
آن مملکت بهم برآمده اضطراب تمام بود و خلقی را که اصناف حوادث و بلیات رسیده پایمال جبابره سالها
دشمنی مثل افاغنهٔ ظالم بدمعاش بوده اصلا تاب و توان تحمل و تعدی و ستم نبود و بااین حال گماشتگان
دیوان و عمال بر هر کس بوجوه مختلفه اصناف تحمیل و تحصیل زر در پیش داشتند عذر و عجز و لابه کسی
مسموع نبود و هر کس بحال خود درمانده دادرسی درمیان نه الحاصل که عجیب حالتی مشاهد و مرا خود طبیعت
مجبولست که القای بر باطل و تمکین ظالم نتوانم و بر ادراک ملهوف و تصرف مظلوم و حمایت
ضعیف بی اختیار و اگر عاجز آیم آرام محال و زندگانی بر من حرام است دران هنگام بیچارگان ناچار
بمن استغاثه میکردند و چاره ممکن نبود و آنچه بر من گذشته عالم السرائر بران آگاه است و در حمایت
عجزه همیشه با عمل داران بسختی و درشتی و ملامت و سرزنش می بودم و چنان سودی نداشت چه
بنیاد کار ایران بود و حد و نهایتی نداشت از بندر عباسی حرکت کرده عزیمت اصفهان نمودم
و بهر قلعه و قریه که میرسیدم مردم جمع آمده در ناله و زاری بودند چون در تمام آن دیار معروف شده
جائی نبود که مردمش معرفتی نداشته باشند نهانی و اختفا مقدور نمیشد تا به بلدهٔ لار در آمدم شدت
ایام زمستان و بارش بود و بر من ضعف و ناتوانی استیلا داشت و حالت سفر خاصه بسبب قروض
نبود چند روز توقف کردم و اوضاع آن شهر خراب بنهایت ابتر بود حاکم سابق بمصادره گرفتار و حاکم
جدید چهار صد کس سپاه همراه جمعی دیگر خدمه و وابستگان بود و از غرائب اینکه مقرر چنان شده بود
که اخراجات یومیه خود را روز بروز از مردم شهر بگیرند و از خارج بسبب خرابی و ناامنی طرق اجناس
بآن شهر نمیرسید و تسعیرات بالاگرفته ماکولات کمیاب بود و معدودی از بیچارگان که از انهمه حوادث
باز مانده بودند بفلاکت تمام روزگاری بسر می بردند حاکم و سپاه در اخذ مایحتاج یومیه خود عنف
داشتند و امیر دیگر برای تعداد تحمیلات آن ولایت آمده اضعاف معمول مطالبه و دران مبالغه تمام

[illegible] ورود به بلده لار و تعدی حاکم و عمال دران دیار

داشت و بر سائر اشجار نیز خراجی که هرگز دران ممالک نموده اختراع نموده وی نیز سرکار علیحده فروچیده بر سر
مردم افتاده بود و از جمیع نواحی که دسترس ایشان بود خراج و متوجهات سال آینده نیز محصلان شدید
گماشته تحصیل نمودند و از هر خانه رعیت یکنفر سپاهی با یراق و سامان می خواستند که در رکاب حاکم حاضر
بوده بی مرسوم و مدد خرجی تا باشد خدمت نماید و مقدار یک هزار کس ازان نواحی باین صیغه جمع آورده
بودند و سه هزار کس دیگر طلب نمودند و یافت نمیشد اگر رعیت بیچاره بود رخت و یراق و سامان و لیباق
نداشت و در سر زمین خود بالبست بفلاکت و مزدوری قوتی برای خود و عیال پیدا کند و برا چگونه سفر
میسر بودی و کتخدایان ایشان در معرض مواخذه و تطاول بودند و با این حال مطالبه سیورسات و
آذوقه موفوره برای ذخیره می نمودند و این سلوک مخصوص رعایا بی شعبه لار بود که اطاعت داشتند
و برخی از محال آن که بر مذهب شافعیه اند و در ایام استیلای افاغنه نیز آسوده حال و تا آن زمان یاز گشتی
بحاکم ننموده در مکانهای خود متمکن و ازین تحمیلات برگران بودند و خان معظم محمد خان بلوچ را سرداری مملکت
فارس داده تنبیه ایشان مامور نموده بود و وی باتفاق حاکم شیراز با حشر انبوه روانه آن صوب شده
از کثرت تعدی ایشان رعایای بیچاره بجان رسیدند و سردار ببلده جهرم رسیده عبدالغنی خان حاکم آن
بلده که از نیکان و دوستان من بود و دران مدت بحسن تدبیر و مردانگی آن بلده را از شر افاغنه محافظت
نموده معمور داشت هر چند خواست که ایشان را لیبا مانی که مقدور بود خدمت نموده از اینجا در گذرانند
راضی نشدند و در خواستهای [illegible] از وسع نموده دست تعدی گشادند عبدالغنی خان مذکور که بعداوت
و رعیت پروری و مردانگی موصوف بود ناچار شده حصار شهر استوار کرد و با سپاهی که داشت
بحراست آن بلده پرداخت و در میانه وحشت خواسته سردار بمحاصره و استیصال او کمر بست و
چندانکه وی سردار را بمواسا و مدارا و رفع جدال پیغام داد در نگرفت درین احوال لاریان که طبیعت
ایشان خالی از بی پروائی و مردانگی نیست بیچاره کار خود در مانده از سلوک حاکم و عملداران بتنگ آمدند
و از رسیدن سردار و تعدی آن لشکر نیز وحشت تمام داشتند و حاکم نیز بنابر سلوک ناگوار خویش
از نشاء ناسطه وحذرناک شده سپاه و متعلقان خود را جمع آورده در اندرون منزل خویش جا

محصور شدن عبدالغنی خان حاکم جهرم از سردار محمد خان بلوچ در ملک فارس

داده پاس خرم سپرداشت وازین غافل که شعر النصر لیست باجیاد مجندة لکنه بسعادات وتوفیق آز
قضا روزی حاکم به بهانه از کلانتر آن شهر رنجیده وی را بفرمان او کشیده افگندند و چوب بسیار زده محبوس
ساخت وچند کس از اعیان راکه بسلام او حاضر شده بودند تهدید عنیف کرد ایشان با مردم شهر و وابستگان
کلانتر نزد من آمده بنیاد شکایت و اضطراب کردند چندانکه ایشان را تسلی و دلالت بصبر و شکیب کردم
سود نداشت واز حمایت کلانتر که درخانهٔ حاکم محبوس بود مایوس شده بیتابی و فزع می نمودند ومن
حاکم را با طلاق کلانتر دلالت کردم تعلل می نمود واعیان شهر بار بار نزد او رفته بیگناهی و بیچارگی خود باز
نمودند و در استخلاص کلانتر کوشیدند فائده نکرد حاکم روزی بوثاق من آمد با وی سخنان صلاح آمیز
بسیار گفتم و بسلوکی که در آنوقت شایستهٔ حال او بود رهنمونی کرده حبس کلانتر را که باعث فتنه و شور و شغب
فساد می شد باو فهمانیده وی را از حبس رها کرد مشروط بر آنکه در آنولایت نمانده روانهٔ حجاز شود
اینمعنی هم قبول افتاد و کلانتر مذکور عازم حرکت شد چون دو روز بگذشت حاکم پشیمان شده ارادهٔ گرفتن
وی نمود مردم متوحش شده شب باهم نشستند و بدفع حاکم کمر بستند هنگام طلوع صبح بود که همگی
باتفاق کلانتر بخانهٔ حاکم ریختند صدای تفنگ و غوغا برخاست و حاکم با چند نفر غلامانش کشته شد
سپاهیانش هر یک بگوشه نهان شده فوجی از ایشان بمنزل من پناه آوردند چون کار حاکم بانجام
رسید کلانتر و دیگران بآن ازدحام و هجوم عام نزد من آمدند از مردم سپاه که تعدی بسیار دیده بودند
عزم انتقام داشتند من در حمایت ایشان مبالغه کردم کلانتر و عامه نیز خود حجاب و رعایت آداب را
کار فرما شده از سر احترام ایشان درگذشتند و همان روز آن جماعت را عذرخواهی نموده با اسب
و اسبابیکه داشتند از آن شهر بسلامت روانه نمودم و کلانتر و اعیان را سرزنش و ملامت بسیار بر اقدام
آن کار در آنوقت که ایشان را سامان ولوازمای بانجام رسانیدن آن نبود و باعث استیصال و
خرابی همگی می شد کردم لیکن بمضای تقدیر شده کار از دست رفته بود و حاکم معزول که آشنای
قدیم من بود از مصادره نجات یافته با مردم خود از آن شهر بطرفی بیرون رفت پاسبانان قلعه را از
نفاق با مردم شهر هم داستان نشده در قلعه نشستند و در ظرف چند روز ظرفه فتنه و آشوبی در آن شهر بود

وچندکس که باهم سابقهٔ عداوتی داشتند نیز کشته شدند و نزدیک بآن رسید که دست تطاول بهکید گیر
افگنند بحسن تدبیر نائرهٔ آن فتنه را تسکین دادم و دران حادثه مشقتی بمن رسید که شرح نتوان کرد
وچندانکه جهد مے کردم که از میان ایشان بطرفی بیرون روم سود نداشت و همگی بالتماس و ابرام
ممانعت مے نمودند و از همه بهتر اینکه در اطراف و اکناف شهرت یافت که اقدام ایشان بآن امر باشارت من
بوده و چون بکهزار کس ازان مردم سکنهٔ قری و نواحی بودند که حاکم ایشانرا باکراه جمع آورده بود اکثر آن
جماعت سر خود گرفته بمکان های خود رفتند چون سردار فارس که بلدهٔ جهرم را محصور داشت ازین حال
آگاه شد حاکم شیراز را با فوجے بمحاصره و تضییق آن بلده گذاشته خود با لشکر انبوه بسرعت تمام بقصد
لار در حرکت آمد چون قریب بآن شهر رسید مردم همگی در یک محله مجتمع شده بفکر کار خود افتادند سردار
بشهر نزول کرده بقتل و غارت آن مردم کمر بست و از هر طرف بآن محله هجوم آورده مردم نیز در محافظت
خود و مدافعه وے کوشیدند و یک هفته جنگ امتداد داشت چون تسلط خود را بران محله بزودی دشوار
دید و مهم جهرم در میان بود ناچار بمدارا پیش آمده بعد از گفتگو بران شد که نائبے در قلعه لار گذاشته
خود مراجعت نماید و بعد از چند روز که مردم را اطمینانے حاصل شود هر کس بجاهای خود رفته نائب نیز
از قلعه بشهر آمده بحکومت قیام نماید و چنان کرد کلانتر محقر پیشکشے بسردار داده بازگشت و نائب
با فوجے در قلعه بود و مبالغه در برآمدن مردم از حصار آن محله داشت و وے را از ایشان و ایشانرا
از وے اطمینان نبود آخر چنان شد که اعیان و اکثر الخلق ترک آن شهر گرفته با عیال و اطفال خود
بهیئات مجموعی با اسلحه و عراق و بنهایت حزم و احتیاط عازم سکنائے قری و نواحی شده برآمدند و من نیز
دران وقت با ایشان برآمدم و آن مردم در دو قریه که املاک و اقطاع داشتند اقامت کردند
و من از ایشان جدائی گزیده پس از چندے به بندر عباسی در آمدم چند روز اقامت نموده
از مشاهدهٔ آن احوال و اوضاع بتنگ آمده طاقت تحمل و شکیب نماند و هر کس را از افزونی تحمیل
و تعدی سرکار دیوان این مضمون ورد زبان بود شعر بیداوی بجار من لبعض بلقمه ÷ و کیف بیداوی
از اشرقت بمار با و مرا همت بدان مصروف شد که ترک ولایت ایران کرده ازان سواحل بهبصره رفته

[illegible]

ورود راقم حروف به بندر عباسی

بهر نوع خود را به نجف اشرف رسانم اما چون خان معظم بغداد را محصور داشت و تمام عراق عرب از صدمات
لشکر قزلباش بهم برآمده لگدکوب حادثات شده مردم بصره نیز از دهشت پریشان حال و اکثر بدریا
گریزان بودند و دران شهر فزع قیامت افتاده هیچگونه استقامت نبود چندانکه کوشیدم که از مردم
آن سواحل کشتی بدست آورده روانه بصره شوم مقدور نگشت عذر آورده میگفتند که مردم بصره
کشتی ما را برای فرار خویش خواهند گرفت و مرا زیاده بران طاقت نمانده بود ناچار بکشتی جماعت ولندیز
فرنگ نشسته روانه سواحل عمان شدم و در بلده ازان دیار که در سواحل بحر و موسوم بصحار است
نزول نموده مدت دو ماه تقریباً اقامت شد و از شدت سکاره و صعوبات دل تنگ شده مجال قرار
نماند از قبیله زعات اعراب سکنه آنجا دو کشتی گرفته سوار شدم و بشهر مسقط ازان بلاد رفتم و از
دو ماه افزون اقامت کردم وضع کثیف آن دیار و شدت گرما و ناخوشی آب و هوا مرا رنجور و عاجز
ساخت شعر چه شد یارب که یکدم درد من تسکین نمی یابد :: ز بیتابی سرم میگردد و بالین نمی یابد ::
مجملاً چنان رنجور و ناتوان بکشتی نشسته به بندر عباسی مراجعت کردم چون شدت تابستان و هوای
آن بندر نیز بغایت ناموافق بود عارضه تپ ربع نیز بشدت تمام علاوه شده امراض دیگر نیز رایج
استیلا یافت و بنابر جهات طاقت توقف نبود ناچار بمحفه نشسته بمحال جروان که از لواحق آن بندر است
و آبهای جاری دارد رفتم و چندی در قرای آنجا بسر برده امراض شدت داشت و از مکاره
بیشمار و ملاحظه احوال بیچارگان و توقعات ایشان بر غیرت و همت من کار دشوار شده مجال صبر
و اقامت نماند و راه بیرون شدن ازان مملکت نداشتم بخاطر رسید که از مملکت ایران جائی را که نا دیده ام
ولایت کرمانست و از اهالی آن ولایت که آشنایان من بودند الحال کسی باقی نمانده اگر تغییر وضع خود
داده تا آن شهر یا قرای نواحی روم و در گوشه انزوا گزینم شاید چندروزی بسر توانم برد باین خیال
تغییر اوضاع خویش نموده خود با یک دو کس خدمتگاران روانه کرمان شدم در انوقت مرا استیلای
اسقام و ناتوانی طاقت اعتزال در غیر معموره نمانده بود بالجمله چندی در قریه بسر برده آخر بشهر
کرمان درآمدم و در گوشه نشسته با کسی معاشرت نداشتم اندک اندک چند کس آشنا شدند و جمعی که

معرفتی داشتند مرا دیده شناختند و بودن من دران شهر نیز پنهان نماند القصه چند ماه اقامت نموده
طغیان محمد خان
اوضاع آن ولایت خراب نیز بسبب شورش جماعت بلوچ و حوادث دیگر اختلال تمام داشت از انجا
عازم حرکت بصوب مشهد مقدس شدم چون زمستان رسیده بود و راه خراسان بسردسیر سخت است
و مرا شدت تپ ربع بغایت ناتوان و عاجز داشت مردم مانع آمدند و دران اوان محمد خان بلوچ
سردار فارس با خان معظم طهماسپ قلیخان دل دگرگون کرده از خوف جان سر از اطاعت وے پیچیده
لوای علم اختصاص بر مملکت فارس کشیده گماشتگان خان معظم را محبوس داشت و دعوی بندگی و اخلاص
بشاه طهماسپ نموده وے اگرچه خالی از دلیری نبود اما بغایت سبکسر بود و تمکین ریاست نداشت
سردار توپال پاشا آمدن عسکر روم بعراق عرب
مردم چون ستم رسیده و بالطبع هواخواه خاندان علیه صفویه و اوصاف ولای ایشان میزدند بجانب وے
رغبت نموده لشکرے انبوه داشت مجملاً در کرمان بودم که خبر شکست یافتن خان معظم از سپاه روم شهرت
یافته خلاصهٔ آن اینکه چون محاصره بغداد بیکسال کشید احمد پاشا چندانکه خواست خان معظم را بمصالحه
راغب سازد صورت نبست او و اولیای دولت عثمانیه چاره جو شده در فکر تدارک آن حادثه بودند از اعاظم
امرای خود توپال پاشا نامی را که سالها در حدود فرنگ سردار و با آن جماعت کارزار نموده بشجاعت و
رای بلند آوازه بود سردار عراق عرب نموده با لشکرے گران بجنگ خان معظم روانه نمودند چون خبر
قرب وصول او ببغداد رسید خان معظم جمعی را بحراست اطراف قلعه بغداد گذاشته خود با لشکرے از
جنگ خان معظم با توپال پاشا سردار روم
قزلباش روبروے او آورده و در استقبال آن لشکر شتاب و ایلغار نموده قریب بهفت فرسنگ راه عنان
بازکشید سردار روم لشکر خود را دو قسمت نموده خود در دنبال بود و مقدمه آن لشکر بسر آبے فرود آمده
توپخانه خود را باسلوب استوار و از قرب وصول قزلباش آگاه و مستعد کارزار بود اول صباح خان معظم
با ایشان رسیده بجنگ در پیوست و پس از ساعتے سردار روم و بقیه لشکر و حشر با آئین تمام صفوف
آراسته و توپخانه برگرد لشکر بهم پیوسته در رسیده هنگامه کارزار سختی گرفت و دران بیابان سواے
آبے که رومیان آنرا فرو گرفته بودند آبے نزدیک نبود بالجمله تا هنگام زوال آتش قتال افروخته معرکه
کارزار گرم آخر حرارت آفتاب و غلبه تشنگی پیادگان و تفنگچیان لشکر قزلباش از حرکت بازماندند خان معظم

بجفر چاه ها امر کرد و دران زمین عمق عظیمے بالیست تا آب پدید آید حال سپاه زبونی گرفت و در میان آزور آورده
بسیے از سواران و اسپان قزلباش بزخم تفنگ درغلطید و از انجمله اسپ خان معظم بود القصه آن سپاه را
قوت مقاومت نمانده منهزم شدند و راه عراق عجم پیش گرفته کسے ببغداد فرستاده جمعے را که بمحاصره آن قلعه
انده بودند طلبیدند ایشان نیز شب هنگام کوچیده روانه عراق عجم شدند و احمد پاشا از محاصره برآمده مشغول
کشیدن اجناس بقلعه و تدارک ذخیره شد و سردار بحوالی قلعه بغداد آمده چون دران حدود از وقعه
که و قالبجلو فه آن لشکر بیکران کند یافت نمیشد بصوب کرکوبه عطف عنان نموده انجا مقام گرفت و فوجے
از عساکر خود را چند کس پاشایان معتبر از راه حدود کردستان بعراق عجم روانه نمود که استقلال احوال
کرده درانچه صلاح وقت باشد کوشند و خان معظم آن لشکر منهزم شده را از پراگندگی مانع آمده بهمدان آمد
واین در اوسط سال ستة اربعین و مائة بعد الف بود دران شهر خزانه از سابق داشت بانعام و احسان و تدارک
احوال ایشان پرداخته و جمعے از سپاه که در اطراف داشت طلبیده در مدت یکماه باز لشکرے لبایان بیارا است و از
حال آن رومیان آگاه شده بعزم رزم ایشان از همدان ایلغار کرد و چون بلائے ناگهانی بر سر آن قوم رسیده معرکه
کارزار گرم ساخت - و از حملات لشکر قزلباش شکست در رومیان افتاده سرداران با جمعے مقتول و برخے از خوف
و سامان بیجا نهاده راه فرار گرفتند خان معظم بصوب کرکوبه راند توپال پاشا سردار نیز از ان شهر برآمد
با لشکرے بے شمار صف آرا شد و پس از کوشش بسیار خان معظم بفتح و ظفر اختصاص یافته خلقے انبوه از لشکر
روم بخاک هلاک افتادند و سر توپال یکے از قورچیان قزلباش بریده نزد خان آورد و تن او را نیز بموجب فرمان
پیدا نموده آن سر و تن را باهم دوخته بحکم خان معظم ببغداد برده در مقبره ابو حنیفه دفن کرد و بقیة السیف
رومیان بحال تباه راه فرار گرفتند خان معظم آن حدود را لگدکوب حوادث نموده ببغداد رفت و بار دیگر
آن شهر را در میان گرفت - مجملاً در کرمان بودم که شکست لشکر قزلباش و معاودت خان معظم از بغداد
اتفاق افتاد بخاطر رسید که درینوقت از بنادر فارس شاید بصره و نجف اشرف رسیدن میسر تواند شد
باین عزم روانه بندر عباسی شدم و دران راه از ناتوانی و شدت تپ ربع که مدت شانزده ماه بود عارض
شده مشقتے سخت کشیدم تا آنکه به بندر کنگ رسیده هنوز راه دریا بصره سلوک نشده بود و دران

اقامت کردم پس از چندی خبر وصول خان معظم ببغداد و دیگر باره محصور شدن بغداد و بپایان رسیده عاقبت حصول مقصود گشت و محمد خان بلوچ بر فارس استیلا داشت و آوازه عزم تسخیر اصفهان و عراق و استخلاص شاه طهماسب در افگنده بود و گماشتگان خان معظم که در اصفهان و آنحدود اقامت داشتند بنا بر عدم استطاعت مقاومت هراسان شده طغیان او را بالیج وجهی بخان معظم معروض و آن حادثه را بغایت عظیم وا نمودند خان مذکور بغداد را نزدیک بانجام رسانیده هراس بقیاس بر احمد پاشا و محصوران مستولی شده مهلا حالت صبر و سامان قلعه‌داری نداشتند در همان اوان قلعه کشاد میشد لیکن سوانح فارس و عراق خان معظم را بیقرار ساخته زیاده صلاح در اقامت آن حدود ندید و با احمد پاشا سخن مواسا در میان آورده قول و قرار چند واقع شد او خود این معنی را هرگز امید نداشته از نعمت عظمی شمرد و خان معظم بعزم دفع فتنه محمد خان از بغداد بسرعت برق و باد در حرکت آمده ببلده شوستر رسید و سکنه آن بلده با تقیا و محمد خان معروف و بهواخواهی وی متهم بودند در آنوقت ابوالفتح خان حاکم آن دیار بقتل رسیده بسیاری از اعیان و اهالی آنجا معروض تیغ یاسا شدند آنچه از خفت و خواری و نهب و غارت و قتل و اسر نسبت ساکنان آن دیار واقع شد مجال ذکر نیست و خان معظم فوجی از لشکر را بجانب فارس روان کرد و خود نیز از عقب در حرکت آمد محمد خان نیز از شیراز با لشکری که داشت بعزم رزم نهضت نموده در حدود کوهگیلویه تلاقی دست داده و محمد خان پای ثبات فشرده جنگهای سخت کرد و نزدیک شد که آثار غلبه ظاهر سازد در آن وقت آوازهٔ وصول خان معظم که از دنبال مقدمه لشکر خود می‌آمد شیوع یافته لشکریان فارس را دل از جای رفت و شب در رسیده بود اکثر آن سپاه ظلمت لیل را پرده حجاب خویش ساخته پراگنده شدند چون صبح شد چنان کسی با محمد خان نمانده بود معدودی از قوم او و نزدیکان و چاکرانش که بسه هزار تن نمیرسیدند بگرد خیمه او باقی مانده بودند محمد خان ناچار از آن مصاف عنان تافته بایلغار ببلده لار در آمد و در آنجا یکی از اقوامش را با فوجی بحکومت گذاشته بود بران شد که فوجی از مردم گرمسیر نیز فراهم آورده دیگر باره مستعد کارزار شود و در بندر عباسی چند کس از عاملان خان معظم بودند دران وقت چند کس از محمد خان نیز رسیده بهردو فرقه تطاول و تعدی نمودند روزی بر چند کس از بیچارگان ستمی سخت رفت و مرا خاطر شوریده و از ملاحظه آن

جنگ محمد خان [illegible]

[illegible]

بی‌تحمل شده دل از جا برفت و عزیمت برآمدن از ان ولایت کردم کشتی در همان وقت روانه سواحل بلاد هند بود من هم عزم روانه شدن مصمم نمودم و این روز دهم رمضان المبارک سنه ستة واربعین مائة بعد الالف بود کپتان جماعت انگلیشیه فرنگ چون از اراده من آگاه شد بمنزل من آمد و از رفتن به هندوستان ممانعت آغاز کرده برخی از شنتهائی اوضاع آن ملک بیشمرد و ترغیب رفتن بفرنگ می‌نمود و دران باب مبالغه بسیار کرد راضی نشدم و در همان روز ترک همه چیز گفته خود تنها بکشتی درآمده روانه هند گشتم و بیکی از سواحل هند رسیده غرهٔ شوال بود که بان بلده درآمدم و منتظر استم که درین مملکت کسی مرا شناسد میسر نشده و بهار روزی که رسیدم جماعتی از تجاران بلده که در فارس مرا دیده بودند آگاه شدند و جمعی از اهل ایران نیز درانجا اقامت داشتند و اکثر از آشنایان بودند بالجمله این معنی در هیچ شهر و مملکت صورت نه بست و اگر معتقد و رشدی هر آئینه موجب رفع بسیاری از مکاره و مصائب آلام بیشمار من بودی و انتقالا که هستم مبتلا بگوناگون اندوه و ملال و زبونی حال نبودم چه صعوبت و غم تنهائی و بیکسی از ان روز تا حالت تحریر که اواخر سال اربع وخمسین ومائة بعد الالف هست همیشه مصاحب و مستوعب اوقات من بوده از نتایج روشناسی و گاه گاه ملاقات و مجالست ساعتی با اصناف خلق روزگار که وارد منزل من گردیده اند تن و جان گداخته بیان چگونگی و وجوه اسباب من کثرهٔ آن در خور نگارش نیست و من آمدن اقامت را درین مملکت از زندگانی محسوب نداشته بهانا آغاز رسیدن بسواحل این ملک انجام عمر و حیات بود و درین مدت هشت سال از انجا تا بلده دهلی که معروفست به شاه جهان آباد دیده ام و آنچه از اوصاف و احوال و اوضاع این مملکت و ساکنانش شنیده و یافته بودم همه مطابق و آنچه نشنیده و بخاطر خطور نکرده بود مشاهده و معلوم شد از دو ماه افزون درتتهه اقامت نموده از بی‌صبری و حرکت از ایران خود را ملامت کردم و از اختیار نکردن سفر بممالک فرنگ ندامت کشیدم و موسم سفر دریا گذشته تابستان دررسیده بود و در مراجعت بایران یا بجای دیگر انتظار موسم آینده بایست کشید بالجمله دران بلده از بی‌آبی و بدهوائی و اوضاع زشت که این مملکت را عرض عامست بی‌آرام شدم مردم گفتند بلده خداآباد از معموره‌های سند که چند روزه راه هست باید رفت و بچنان ماندنی احتیاج نیست.

برآمدن راقم حروف از ایران و سفر دریا از بندر عباسی به بمبئی

ذی الحجه [illegible]

یکشتی از راه رودخانه که از نواحی تته تا کنار آن شهر کشیده میتوان رفت و قسمت چنان بود بسواری
کشتی بحیدرآباد در آمدم و از شدت حرارت و ناخوشی هوا و هجوم احزان و شداید بامراض مختلفه صعبه
گرفتار شده مدت هفت ماه در انجا بیکس و بیمار بیفتادم چون بعض امراض را انحطاطے روے
نموده و زیاده توقف باسباب مختلفه مقدور نبود حیرتے طرفه عارض شد بفرمان قهرمان تقدیر باز
بسواری کشتی بشهر بهکر که چند روزه راه بر کنار همان آب سنده است رسیدم و اصلا طبع را ملایمت
و طاقت بر تحمل اوضاع و اطوار این دیار نبود و بیکسی و بے سامانی و قصور مقدرت علاوه وحشت و
آلام بود قریب بیکماه توقف نموده ناتوانی و اختلال بر مزاج استیلا داشت ناچار بسفینه نشسته بصوب
ملتان روان . و آن منازل را بمشقت طے نموده بقریه که نزدیک حصار آن شهر است رسیده مقام گرفتیم
و در این مملکت زیاده بر همان مقدار لبثابیت کرده و پیوسته امیدوار نجات بوده عوارض احوال ایمان
بر خاطر گوارا شد و همت مصروف بمعاودت بود مقدور نمیگشت تا آنکه مدت اقامت دران قریه به تنهائی
و ناکامی قریب به دو سال رسیده و گاهے دران ملال و اختلال خود را بنوشتن مشغول ساخته هوش
رمیده و حواس پریشان شده را این فرا امیدادم **شعر** مطرب سماع برکش و ساقی شراب ده :. ایام
را بحال و فلک را جواب ده :. و رساله کنه المرام را که در بیان قضا و قدر و خلق اعمال است با چند رساله
دیگر دران مقام تحریر نموده ام و مخفی نباشد که حالات ایام اقامت این دیار از حوصله تحریر بیرون و از
التفات بذکر مجمل هم انسان ناموس می آید و اصلا قابل تعرض و نقل نیست و اگر عنان بذکر بقیه سوانح
ایام خویش معطوف شود ناچار برخے از قبایح و فضایح احوال و اوصاف این دیار کدورت آثار شنعت
اطوار ناگزیر خواهد گرفت و بر کلک و صفحه افسوس است همان بهتر که ناظران چنانکه نگارش یافت بدایت
ورود مرا باین کشور نهایت و انجام زندگانی تصور نمایند و نیز پوشیده نماند که مجموع تحریر این
اوراق و التفات بنگارش خلاصه این احوال شیوه خامه و پیشه همت و مناسب اوقات و مرغوب خاطر
و مانوس طبیعت این خاکسار نبود بلکه نفرت و رویت از این شیوه بیگانگی و احتراز داشته بخاطر نمیگذشت
چه قطع نظر از عدم مناسب افسانه گوئی با احوال و پستی رتبه و قلت فائده و خساست این مقال

رسیدن بهکر

روانه شدن بملتان و اقامت در قریه

معذرت نگارش احوال اوقات

موانع و معایب دیگر نیز داشت که شایان این همقدار نبود چه بعض سخنان بسا باشد که در نظر بیخبران مشتبه بشیوهٔ خودنمائی
که سرمایهٔ فرومایگان و نزد این همقدار سر همه قباحت گردد و لله الحمد و المنت افراط دوری و تجنب من از این
شیوهٔ فطری بجائیست که موجب زبونی و خمول در رسها شده اما باعث بر تسوید آن شد که درین اوان
آخر سال اربع و خمسین و مائة بعد الالف است و در بلده دهلی باشدت آلام و اسقام زاویه نشین اعتزال
خاطر شوریده لبریز ملال بود آسایش و آرام کرانه گرفته از تعطیل قوی و هجوم و اندوه خاطر بهیچ چیز مشغول
نمیشد و شبها خواب نبود بی اختیار آنچه مجمل احوال بر زبان و قلم آمد در روز و شب تا این مقام تسوید نمودم
ناظران بذیل عفو و اغماض در پوشند که حوادث دهر ناسازگار روزگار را دل و دماغ شوریده آزرده
ساخته است الی الله المشتکی من دهر عنود و خلق مردود قلیل حیاؤهم کثیر شقاؤهم علماؤهم جهلاؤهم
امرائهم سفهاؤهم اتخذوا الهوی ربا لهم لعنا و تبا ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین — شعر

لا بارك الله دنیا ما فصمتها ٭ لیست تفی عند ذی لب بقیراط ٭ ربنا تابت عن الاحرار قاطبة ٭ فطاوعت
کل ضعفان و ضراط ٭ گران افتاد لنگر کوه درد سفینه فرسا را ٭ خدا صبری دهد دلهائی از جا رفته ما را ٭
اکنون چون ذکر برخی از احوال بعد از ورود باین دیار هیچ است بقلم آمد اگر بطریق اجمال بقیه آن نیز
صورت انجامی یابد باکی نیست چون مدتی اتفاق اقامت در ملتان واقع شد سانحه غریبه روی
نمود در تابستان رود خانه سند که از آن ناحیه میگذرد طغیان کرده صحرا و شوارع را فرو گرفت و خرابی
بسیار بعمارات و مساکن آن دیار رسیده مدار تردد بر کشتی شد و جماعتی غریق گشتند چون موسم خریف
رسید طغیان آب از صحاری و قری روی بکمی نهاده بعض زمین های مرتفع خشکی گرفت و مردم سال
خورده آنجا می گفتند که قبل ازین نیز بعهدی چنین شده بعد از نقصان آب و علت وبا عام گشته
خلقی بی حساب هلاک گردیده اند و در آن سال نیز چنان شد مردم به تپ لرزه مبتلا گشته اکثر بطریق
غب و کمتر کسی از آن مرض صحت یافته باشد و اصلا چاره پذیر نبود آنها که معالجه کردند و آنان که نکردند
همه در گذشتند مگر بعضی که از آن دیار بیرون رفتند و یا در اجل ایشان تاخیری بود و این حادثه
قریب به پنجاه امتداد یافت و مرا هم این تپ بشدت تمام عارض شده حالتی باقی نگذاشت و

دوران قریه که اقامت داشتم کسے بہر جا نمانده از آبادی بعضا و ضروریات لابدیه یافت نمیشد و از همه ضرورتر وجود
خدمتگار بود که حکم عنقا داشت و اگر بندرت در اوائل آن حادثه شخصے یافت مے شد که صحتے داشت بعد از دو روز
مریض گشته محتاج به پرستار و خدمتگار دیگر بود تا آنکه بمیرد و صعوبت معیشت و زندگانی بهر حالت در هندوستان
بر کسے که سائر ممالک عالم را دیده باشد پوشیده نیست اسباب و علل صعوبت ازان بیشتر است که معدود
شود مجموع اوضاع و احوال این ملک مقتضی مشقت و تلخی معیشت است و این معنی بر مردمش مکشوف
نیست بلکه خود را متعیش و مرفه تر از خلق عالم دانسته آن صعوبات و منافرات با طبائع ایشان ملائم
و گوارا بنظر محفوظ و بهر حال مخصوص ضد معیشت درین کشور بے استجماع سه چیز میسر نیست و آن زر وافر و زور موفور
و بلدیت تمام است و بر تقدیر استجماع شرائط مذکوره نیز اوضاع بغایت مختل و بے رونق و ادنی چیزے بے سعی
و سرگردانی و انتظار مقدور نمیشود و آنقدر کاریکه در ممالک دیگر بیک نفر کارگذار سر براه تواند شد اینجا
بده کس سرانجام نیابد و چند انکه بر خدم و حشم و اسباب مکنت بیفزاید اوضاع ناهنجار تر و بے انتظام
تر است بالجمله از ملتان ناچار در چنان شدتے روانه لاهور شده بمشقت تمام تا بآن بلده رسیده بعد
از چندے آن تپ رفع شده صحتے رو داد تخمینا سه ماه اقامت نموده باسبابے چند ماندن در آن شهر
مکروه و مضطر بسفر شدم و طرق و شوارع تمامی این مملکت همیشه ناایمن و خطرناک است و با وجود نفرت
و کراهت وصول بلده دهلی که مقر پادشاه هند است تا چار از لاهور حرکت نموده قهرمان قضا بدهلی
رسانید و مدت یکسال افزون اقامت نموده بهجوم هموم بے آرام ساخت و عزم بیرون رفتن ازین ملک
مصمم شده مراجعت به لاهور کردم و پیش نهاد خاطر اینکه از صوب کابل بقندهار رفته در مملکت خراسان
بگوشه که اتفاق شود عزلت گزینم مقارن وصول بلاهور خبر رسیدن لشکر قزلباش بقندهار بقصد
تسخیر و استرداد از ید افاغنه و محصور ساختن آن قلعه رسید و مرا عارضه بیماری سخت بر بستر ناتوانی
افگنده مدتے امتداد یافت و هوا گرمی گرفته ایام برسات و شدت بارش این دیار در رسید و اقامت
در لاهور بطول انجامیده منتظر وصول خبر انفصال مقدمه قندهار بودم که آن عائق از سر راه برخیزد
و محاصره آن و آشوب دران حدود امتداد یافت اکنون مجملے از وقائع ایران را که بعد از حرکت

[illegible] مراجعت فقیر به لاهور [illegible]

از ان ممالک بهندوستان مسموع و معلوم شده بطریق ایجاز در اینمقام مینگارد تا ذکر آن قضایا
نیز صورت انجامی پدید آمده منتظران حقائق اخبار را انتظاری نماند نگاشته خامه وقایع نگار شده
بود که خان معظم طهماسپ قلیخان ترک محاصره ثانیه بغداد و بسبب آشوب و استیلای محمدخان بلوچ در فارس
نموده بعزم استیصال وی بکوه کیلویه آمد و بعد از محاربه محمدخان مذکور منهزم شده بلار و گرمسیرات آن حدود
آمده در اندیشه کار خود بود مجملاً خان معظم بشیراز رسیده گماشتگان خود را که بحکم محمدخان مقید بودند رهائیده
نوازش نمود و هر کس از متوسلان محمدخان هرجا بدست افتاد مورد سیاست و بازخواست شده لشکری بدفع
محمدخان بگرمسیرات لار فرستاد محمدخان شهر و قلعه لار را گذاشته با فوجی که داشت آن حدود را از آنکه
رعایای آن شافعیه و در الوقت معموری و جمعیتی داشتند و آمده بفکر سامان لشکر و تهیه مدافعه افتاد
آن قوم بخیال باطل از وی هراسان شده آنهمه مخالفت و منازعت او را با خان معظم حمل بر مواضعه
و تدبیر خان معظم در استیصال آنطبقه که چند سال بود اطاعت شاهی نداشتند نموده محمدخان مذکور
هر چند که کوشید اتفاق همراهی از آن قوم ندید و چند انکه خواست ایشان را بفهماند که بعد از من کسی بشما
ایذا نخواهد کرد و تنهائی از بدگیری و محافظت خود عاجز بود سود نکرد و لشکر خان معظم آمده و در آمده آن قوم پراگنده
در قلاع و قرای خود متحصن شدند و محمدخان با معدودی که داشت راه فرار پیش گرفت که شاید خود را به بلوچستان
یا قندهار رساند فوجی از لشکر قزلباش بر وی سر راه گرفته جماعتی از همراهانش مقتول و خود زنده گرفتار
شده و پیانزده خان معظم بردند و بعد از معاتبات درشت و برآوردن چشمهای وی بجبر محبوس گردید چون
میدانست که با قبح وجهی کشته خواهد شد همان شب خربه بدست آورده خود را هلاک کرد و لشکر خان معظم آن
گرمسیر را لگدکوب حوادث ساخته آن طبقه شوافع را مستاصل ساختند و معدودی بقیة السیف ایشانرا
باطراف کوچانیده از بلاد دیگر رعایا آورده در ان اسکنه سکنی فرمودند و خان معظم باصفهان رفته از انجا
باذربایجان نهضت کرد و با لشکرهای روم چه در حدود آذربایجان و چه در حدود ممالک ایشان بکرات
مصافهای سخت و محاربات صعبه نموده در هر بار ظفر یافت و سرداران بسیار و لشکری بیشمار از رومیان
دران معارک مقتول شده قلعه ایروان و گنجه و برخی از ممالک گرجستان و آنحدود که در تصرف ایشان

[illegible]

مانده بود تمامی اغتشاش اربع شده جائے از ممالکت ایران بضبط آن جماعت باقی نماند وباین اکتفا نکرده چیزها در حدود ممالکت ایشان استقامت نموده کار بدار کرد واکثر آن دیار را خرابی وویرانی تمام رسیده از شکست های متواتر وناچیز شدن سپاه بسیار وپاشایان نامدار وتلف شدن خزائن وسامان موفوره وخرابی اکثر حدود ضعف تمام بر احوال رومیان راه یافته رونقی در سلطنت ایشان نماند وخوف وهراسی عظیم بسکنه آن دیار از سلطان ورعیت مستولی شده از جمعی مسافران هندوستان که از حجاز بهند آمدند استماع افتاد که در حدود مصر وشام وبلادی که از نواحی ایران دور بود ساکنانش را از سپاهی ورعیت بخوف وهراسی مشاهده شد که مارا نیز در میانه ایشان خواب وآرام نبود ورومیان از خان معظم مکرر درخواست مصالحه نمودند وصورت قبول واستقرار نیافت پس از حادود روم عطف عنان بداغستان نموده در لات جماعت لزگی که در ایام فترت سر از اطاعت پادشاه ایران پیچیده بار و میان موافقت وهنوز راه متابعت واعتذار نسپرده بودند اول فراهم آمده مدافعه آغاز کردند وبعد از تنبیه وهزیمت ملتمس عفو وملتزم اطاعت شده خان معظم بحصول مغان از محال آذربایجان آمد واز جمیع بلاد ممالک ایران اعیان وکدخدایان وریش سفیدان را طلب داشته با حضار ایشان محصلان غلاظ گماشته بود وهمگی را در آن مکان حاضر ساختند وزمی خان مجلسی مشحون بسرداران وایلچی روم که بالتماس صلح ومصادقت آمده بود آراسته مکید وکس از شاهی بر را بهیانه بقتل آورده ادوات سیاست جلوه ساخت ودر آن مجمع مهیب سخن در امر سلطنت آغاز نهاد وهمه آن خلائق را مخاطب ساخته سخنان سپاهیانه مذکور شد وچون ممهد بود جمعی از مخصوصان سخنهای مخلصانه چاکرانه بر زبان راندند واز مردم مشورت می خواست که مناسب پادشاهی کیست ومصلحت حال در چیست مردم دریافتند وبمقتضای مقام زبان برکشادند وبحمله متضمن اتفاق واجماع خلائق نگاشته حاضران بران مهر نهادند ونام سلطنت از شاه عباس نیز منسوخ گشته خطبه پادشاهی خان معظم اجرا یافته بتسمیه نادرشاه قرار یافت واین قضیه در سال ثمان واربعین ومائة بعد الالف بود وعبارت الخیر فیما وقع را تاریخ یافته حسب الحکم تغیر سکه سابقه شده بر یک طرف نقود اسم

جلوس خان معظم در ایران

جلوس خان معظم بسلطنت ایران

دار الضرب ورنگہا بہ آن بتاریخ الخیر فیما وقع منقوش گردید شنیدم کہ یکی از ظرفا مورخان ایران اینچنین مصرع ریختہ بیادہ
بود۔ شعر بریدیم از نال از جان طمع ؛ بتاریخ الخیر فیما وقع ؛ و شاہ طہماسپ شاہزادہ عباس میرزا را نزد خود طلبیدا
گاہے در مشہد طوس و بلدۂ سبزوار و گاہ در مازندران لبسر مے برد و مستحفظان بحراست قیام داشتند و نادرشاہ
بتعمیر و تزئین عمارات روضہ منورہ رضویہ علی ساکنہا التحیہ پرداختہ لبعضے از ابنیہ عالیہ آن صحن مقدس را
سراپا بخشتہاے طلا تزئین نمودہ و نہر آبی از کوہ پایہاے آنجا بیار آوردہ بر نہر خیابان کہ از صحن آن روضہ
مے گذرد افزود و دران شہر مقبرۂ عالیہ جہت خود عمارت نمودہ انجام داد لبعد از اتمام کہ لوار آن لبقعہ این
بیت نوشتہ دیدند۔ شعر در ہیچ پردہ نیست نباشد نوا گفتو ؛ عالم پر ست از تو و خالیست جائے تو
و چندانکہ تفحص کاتب نمودند معلوم نشد۔ پس بممالک عراق نہضت کرد و جماعت بختیاری باز
سر بطغیان و شورش بر آوردہ بودند۔ لبعد از محاربہ سخت بر ایشان استیلا یافتہ لبسیاری از انقوم
مقتول و لبقیہ از توانائی طغیان بنشاندند۔ از ان حدود عزیمت قندہار نمودہ حسین برادر محمود غلزۂ را
کہ ضابط قندہار بود از ارادہ خود آگاہ ساختہ براہ مملکت کرمان بآن صوب در حرکت آمد حسین مذکور
سامان موفور و لشکر آراستہ داشت چون نادرشاہ بحدود سیستان رسید۔ فوجے از افاغنہ لبفرمان
حسین لبعزم دستبرد رسیدہ مغلوب و منکوب و منہزم لبقندہار بازگشتند و چون بحوالی قلعہ قندہار
رسید بالشکرے آراستہ از افاغنہ سیزدہم پیش آمدند و لبعد از محاربہ منہزم گشتہ لبقلعہ متحصن شدند
و نادرشاہ آن قلعہ را کہ در رضانت و متانت شہرۂ آفاق بود فرو گرفت و افاغنہ در لوازم حزم و
احتیاط و مدافعہ و سر گذشتگی چندیکہ در حوصلۂ طاقت داشتند مبذول ساختند و سودے نکرد
لشکر قزلباش توابع و لواحق آن شہر را متصرف شدہ ہرجا افغانے بود طعمہ شمشیر گشت و نادرشاہ
در لشکرگاہ خود حکم کرد کہ ہرکس موافق حال منزلے عمارت کند و خود نیز بہ بر آوردن حصار و بروج
ساختن منازل و ابنیہ عالیہ اشارت نمودہ معماران و عملہ کہ جمع کثیر ہمراہ داشت باندک مدتے
در انجام آن کوشیدہ در جنب قندہار شہرے عظیم آراستہ پدید آمد و بہ نادر آباد موسوم گشت
اکنون چند کلمہ کہ متعلق بہ ہندوستان است مرقوم مے گردد و بر واقفان حقائق احوال و متتبعان

روانہ شدن نادر بقندہار

اخبار و آثار پوشیده نیست که رهائی و خلاصی بابر میرزا ابن عمر شیخ از خمول و سرگردانی و حیرت و پریشانی و غم و تشویش بر تنبیه فرمان فرمائی میوده الا بوسیلهٔ تمسک و توسل باذیال دولت قاهرهٔ خاقان سلیمان شان ابوالبقا شاه اسمعیل صفوی چه بر واقفان احوال اولاد و احفاد صاحبقران امیر تیمور گورگان مخفی نیست که ایشان را با خود و خلائق را با ایشان چه سلوک بوده دقیقه از دقائق مخاصمه و مقاتله با یکدیگر مهمل نگذاشته خود را از قتل و ایذای هم معاف نداشته اند و خلائق بطفیل تنازع و ظلم ایشان همواره در رنج و عناد با صناف محن و بلایا مبتلا بوده و چون آن طبقه بر خاطرها گران و همتها مصروف بر قمع ایشان و بقدر قدرت و در وقت فرصت خلائق نیز از قتل ایشان تقصیر نکرده اند و خوش معاشرین این سلسله مغفرت پناه سلطان حسین میرزا است بغیر است که بعد از استقرار دولت نسبت بدیگران بغایت سنجیده و آرمیده بود تا آنکه بعد از رحلت آن مغفور و استیلای شیبک خان اوزبک و اضمحلال اولاد آن پادشاه بقهر و عذر وی و ارتفاع اعلام شوکت او کار بقیه منتسبان سلسله تیموریه از زبونی حال بجایی کشید که خلاصه آن بر متتبعان اخبار مستور نیست بالجمله نیروی همت و پرتو التفات خاقان مصطفوی نسب بیهمال که صیت سطوتش خافقین را مالامال داشت بابر میرزا را در عرصهٔ ظهور در آورده پر و بال داد و مورد انواع عنایت و امداد گردید و وی نیز مادام الحیوة چه در ایام دولت هندوستان و چه قبل از ان شیوهٔ اعتضاد و اظهار خلوص و وداد نسبت بآن دولت قاهرهٔ شعار ساخته گاهی باجرای خطبه و سکه و گاهی بارسال عرائض نیاز و التماس مطالب خاقان سلیمان شان را خوشنود میداشت و اولاد و احفادش را همیشه شیوهٔ توسل و اعتضاد بدودمان علیه صفویه در هنگام عجز و اضطرار و لحاظ اغراض معمول و مرکوز خاطر بوده در وقت سنوح قضایا هایله در ایران با زوال اغراض ایشان بسبب آسودگی و عدم منازع قوی در گوشه مملکت هند آن شیوه را مبدل بآثار نخوت و غرور و سو فور ساخته راه آشنائی مسدود میداشته اند و این عادت در طبایع سلسلهٔ بابریه استقرار یافته هنگام سنوح این شیوه از تاثیرات آب و هوای هندست چه ظاهر است که خلق این دیار با کسی بی غرض

آشنا نیند و از باستان تا مهاسعه پیداست که قبل از اسلام نیز ایرانیان و فرو ماندگان این دیار را بمعین
طبیعت بوده هرگاه ملوک عجم خود یا یکی از سپهداران ایشان متعرض این صوب شده اند هندیان
نیز روی ظفر و تلاش در وسع خویش ندیده بنهایت مسکنت و زبونی را کار فرما و بهر صورت مطیع و باجگذار
بوده اند و چون بازگشت بایران زمین روی میداده باندک فاصله و فرصتی آنرا بآن تیره رای
بملاحظه اردراغ صفتان بی اعتبار و فراهم دیدن مشتی درم و دینار ببلای غرور مبتلا شده در خانه
خود و عرصه خالی بنیاد لاف و گزاف نهاده احوال گذشته و عهد و میثاق را فراموش و تغیر سلوک
نموده اند و همان معامله ازنا نهاد و این شیوه از ایشان بکرات کثیره تکرار یافته از انجمله در عهد منوچهر
است که لقبر موده او سام بن نریمان بهند آمده کیسوراج را بایالت متمکن ساخت و آخر فیروز رای
پسر کیسو مخالفت و خودسری بنیاد کرده کیقباد رستم دستان را بهند فرستاده فیروز بهزیمت رفته در جنگلهای
هند بمرد و رستم سورج را بایالت تعیین نموده بازگشت و چنین در عهد سکندر و اردشیر بابک و
کسری نوشیروان و غیره آن که مقام ذکر آنها نیست و وجه عدم ضبط سلاطین عجم هندوستان را
بارباب بصیرت واضح است چه کسی را که مقری و مقام اقامت چون ممالک ایران باشد که بالذات
اعدل و اشرف و بالعرض احسن و اکمل معموره ربع مکشوف است هرگز باختیار خویش اقامت
در هندوستان نتواند نمود و طبیعت مجبول است که بغیر از اضطرار راضی بتوقف درین سرزمین
نگردد و این معنی مشترکست در بادشاه و رعیت و سپاه و چنین هست حال هر که او را حس صحیح بوده
در آب و هوای دیگر خاصه در ممالک ایران یا روم تربیت یافته باشد مگر آنکه غافل و بیخبر باین
دیار در آید و قدرت به بازگشت نیابد و یا آنکه بسبب موانع و عوارض ویرا مجال اقامت در جای
اعتبار
نمانده و سالها ایام خویش را بصعوبت و زبونی ایام تمام گذرانیده درین دیار بمال و جاهی
رسد و بغایت ضعیف الاحساس و سفله نهاده بود دل دران بندد و بتدریج عادت پذیر گشته
انس و آرام گیرد و در تاریخ مجوس دیده ام که ضحاک چون گرشاسپ را سردار کرده به هند
می فرستاد ویرا سفارش نمود که زود آن ملک را مسخر ساخته باج سپارد و بازگردد

چه اگر لشکر هندی اقامت کند و دران مرز بوم بمعاشرت آن مردم گذارند دیگر مرا بکار نیاید
ناچار باید تا آن ملک را رها کرد یا بقتل رسانیده هر دو را روا ندارم چه لشکر دست بلند نتوان
برید و استاد اسدی طوسی در گرشاسب نامه نیز این حکایت را بنظم آورده اشعار -

وصیت چنین کرد گرشاسپ را ٭ که در هنار پدر رو مکن خواب را ٭ مداری ز خون سپاهان دریغ ٭
همین کار فرما درخشنده تیغ ٭ بجستی ده انجام کار سترگ ٭ برایشان چنان زن که بر گله گرگ ٭
نمانی دران بوم سالی تمام ٭ که لشکر گران گیرد از ننگ و نام ٭ گرت بگذرد چار موسم دران ٭
ز فرهنگ و مردی بنایی لشان ٭

مجملاً حقیقت سلوک سلاطین صفویه با پادشاهان و
شاهزادگان سلسله بابریه بر عالمیان مستور نیست و هرگاه سلاطین این طبقه بر عادت خویش
در غیر وقت ضرورت تغافل و تاخیر در رعایت حقوق و مراسم آشنائی نموده بیگانگی آغاز نهاده
اند باز آنجانب با فقدان جمیع اغراض و دواعی بمحض شیوهٔ مردی و مردمی احیای لوازم
اشفاق و اعطاف معمول میگردیده و آنحق یکی از خصائص سلسلهٔ علیه صفویه جوانمردی
و وفا و پاس مروت و داد بوده و آنچه ایشان با متوسلان خویش بیگانه و آشنا حتی دشمنان
کینه ور در روز درماندگی و التجا از احسان و امداد و انواع اعانت و یاری و دلجوئی و مهمان نوازی
و غمخواری مقرون بکمال فروتنی و رعایت آداب سلوک داشته اند از نوادر و غرائب روزگار
است و این شیوه را بر طاق بلند نهاده کسی را از سلف و خلف با ایشان دعوی همسری نه نیست
و سلطان مغفور شاه سلطان حسین نیز در مدت سی سال سلطنت خویش این طریقه را
با سلسله بابریه مرعی داشته در ارسال سفرا تهنیت و تعزیت تاخیری نرفت - چون عهد
سلطنت آن پادشاه خجسته اخلاق سپری شده نوبت سلطنت بشاه طهماسپ رسیده آنهمه
آشوب در ممالک ایران شیوع یافت پادشاه هند بشیوهٔ خویش هرگز رسم پرسشی بخاطر
نگذشت بلکه با میرویس و افغان راه آشنائی و داد و سلوک داشته و با حسین پسر میرویس
افغان مذکور نیز در اواخر که ضابط قندهار شده بود با آنکه بملتان لشکر کشیده در قتل و غارت و

وخرابی آن دیار تقصیرے نکرده بازگشت و نوبت طریق مراسله مفتوح شد بهر حال شاه طهماسب بعد از فتح اصفهان و استیصال افاغنه یکے از امرا را به رسالت هندوستان فرستاده وقایع آن ایام را به محمد شاه اعلام در نامه استشعاری شده بود که چون مخاذیل افاغنه خائن این آستان و دزد این دیار اند و الحال بسزای خود رسیده بقیة السیف در هزیمت و فرار اند و از بیم لشکر ظفر اثر ایشان را گریزگاهے سوائے هندوستان نیست باید که آن مدبران را راه و جائے نداده نگذارند که تا آن حدود در آیند. بالجمله محمد شاه پس از چندی نامه متضمن سخنان بے فروغ نوشته ایلچی را منصرف ساخت و بعد از جلوس شاهزاده عباس میرزا بجائے پدر و الاگهر باز یکے از امرا بسفارت هند تعین شده هم چنین سخنان در نامه او نیز مندرج بود پس از مدتے وی را نیز رخصت انصراف داده همان قسم کلمات که بنفس الامر صحتے نداشت نگاشته بودند و بعد از چندی نادر شاه یکے از معتبرین قزلباش را نزد برهان الملک که اعظم امرائے هند بود فرستاد. به محمد شاه و او هر دو نامه نگاشته بود فرستاده مذکور را بعد از ورود دیده و این مملکت دزدان غارتگرده بهر از التماس نامه از ایشان بستد و بمشقت تمام خود را رسانیده ادائے سفارت نمود اما خود قدرت مراجعت نیافته هنوز درین دیار است. و چون نادر شاه بقندهار رسیده آن قلعه را فرو گرفت محمد خان ترکمان را که از امرای صفویه بود باز بسفارت فرستاده سخنان گذشته را اعاده و گله از هنجار سابق نمود چون بشاه جهان آباد رسیده نامه برسانید وی را توقیت فرموده از جواب خاموش شدند. و چند انکه او اظهار رخصت مے کرد سود نداشت گاهے در اصل نوشتن جواب تردد خاطر داشتند و گاهے در اینکه اگر نوشته شود نادر شاه را بچه القاب باید نوشت متحیر و سرگردان بودند. حقیقت اینکه توقیت محمد خان ایلچی را از تدابیر ملکیه شمرده توقع آن داشتند که شاید حسین افغان با متحصنان قندهار بر نادر شاه ظفر یافته وی را ناچیز یا منهزم و آواره ساخته جواب نامه نوشتن حاجت نماند. چون محاصره قندهار بطول و مراجعت محمد خان نیز بتعویق افتاد نادر شاه فرمانے بوے نوشته مصحوب چند نفر سواران سریع السیر فرستاده از وے سوال حقیقت حال

فرستادن ایلچیان مصحوب به هندوستان

[illegible]

مفتوح شدن قندهار و خراب نمودن آن

آمدن نادرشاه بطرف کابل

قتل ایلچی در جلال آباد

وسعی در حصول جواب وامر بتعجیل عود نمود و چون جواب صادر نمیشد و رخصت هم نیافت اشرف بران
نگشته بالجمله چون محاصره قندهار قریب یکسال شد و شهر نادر آباد در جنب آن اهتمام یافت نادرشاه
بفرمود تا لشکر قزلباش بر انحصار هجوم آورده بر برج صعود نمایند و افاغنه بی دست و پا شده آن
حصن استوار مفتوح گشته حسین مذکور مقید بمازندران فرستاده شد و در عرض چند سال از اثنای آن
بازکه افاغنه در شیراز منهزم شدند و همواره از طرف جمعی ازان قوم پراگنده بهندوستان در آمده
در هر جا سکنی و اکثر در سرکارات ملازم شده داخل سپاه گشتند. والحق تکالیف مالایطاق که به محمدشاه
می نمودند بیرون از حوصله وسع و ضبط وی بود و نادرشاه بتخریب قلعه قندهار فرمان داده مردم
بازار و سکنه آن را به نادر آباد سکنی فرموده و بصوب غزنین و کابل بحرکت آمده کوتوال قلعه
کابل را پیغام داد که مارا بمملکت محمدشاه کاری نیست اما این حدود چون معدن افغان است و
معدودی گریختگان نیز با ایشان پیوسته اند غرض استیصال این قوم است هراس بخویش راه نداده
در مراسم مهمانداری کوشد و خود بکنار شهر کابل نزول نمود. کوتوال و کابلیان مستعد
جنگ و جدال شدند و نصیحت و پیغام ایشان را سود نکرد فوجی از قزلباش بقتل ایشان
و تخریب قلعه مامور گشتند و بمجرد حمله و بنیاد تخریب برجی فریاد بر آوردند محصوران امان یافت
قلعه را خالی نموده به علیحده پرداختند و دران حدود هر جا افاغنه فراهم آمده بودند لشکر بر سر
ایشان رفته قتل می نمودند و نادرشاه از توقیف محمد خان بغایت آزرده شده چند کس از معتبرین
کابل را زبانی پیغامها داده به شاهجهان آباد روانه ساخت که بپادشاه و امرا برسانند و خود در
کابل توقف داشت فرستادگان به لاهور آمده به شاهجهان آباد رفتند و کسی سخن از ایشان
نشنید و اگر شنید نه فهمید. باز از کابل یکی از لشکر با پانزده سوار همراه نموده بسفارت فرستاد چون
به جلال آباد رسیده در خانه فرود آمدند جمعی از قبیله کابلیان آنجا برگرد آن خانه هجوم نموده اول سلاح
ایشان را دزدیده بودند و آخر ده کس از ایشان کشته یکی فرار به کابل نموده صورت واقعه باز نمود
و مدت اقامت نادرشاه در کابل تخمیناً به هفت ماه رسیده و افاغنه آن حدود را قهر و قتل نموده بود

از استماع خبر کشته شدن آن ده نفر بے قرار شده بصوب جلال آباد نهضت کرد و آن شهر را قتل
عام فرموده خلقے ناچیز شدند و از غرائب اینکه برائے رئیس قاتلان آن ده نفر خلقے از سرکار
محمد شاه معین شده بود که ارسال گردد و قتل عام جلال آباد عائق آن شد و از ان روز که خبر ورود
نادرشاه بر کابل در هند شیوع یافته بود خاندوران امیر الامرا و نظام الملک به محاربه وے
معین شده در شاه جهان آباد اقامت داشتند و آوازه توجه خود را عنقریب بصوب کابل
منتشر مے ساختند و این نیز ترحم الیشان از تدبیرات ملکیه بود و از سوانح ایران که در جلال آباد
مسموع نادرشاه شده بود مقتول شدن برادرش ابراهیم خان بود که وے را امیر الامرائے
آذربائیجان نموده در دار السلطنة تبریز اقامت داشت - چون سفر کابل و قندهار دراز
کشید جماعت لزگی مستعد شده بمملکت شیروان که قریب الیشان است لشکر کشیدند ابراهیم خان
مذکور بآن مملکت درآمده بآن قوم مصاف داد و بقتل رسید نادرشاه چندان التفاتے بآن
قضیه ننموده فوجے از سپاه را رخصت نموده بجهت شیروان فرستاد و خود بصوب پشاور
درحرکت ناصر خان حاکم صوبه کابل که در پشاور بود بافوجے که داشت بر سر راه رفته جمعے
از افاغنه آن حدود را نیز فراهم آورده کریوهاے صعب و وادی هاے تنگ را باعتقاد
خویش محکم و مسدود ساخته بود نادرشاه بوے پیغام کرد که من در فلان روز خواهم رسید بهتر
آنکه از سر راه بر خیزی سخن در نگرفت و روز موعود نادرشاه برسید و خلقے انبوه از افاغنه
و فوج ناصر خان بوادی هلاک رفتند و خان مذبور زنده گرفتار شده بعد از چند روز اعزاز
یافت و نادرشاه ببلده پشاور نزول نموده از آب اتک بکشتی عبور کرد در مملکت پنجاب خاصه
شهر لاهور فزع قیامت برخواست و من دران شهر به بیماری صعب گرفتار شده بر بستر افتاده
بودم و چون خلق هندوستان را نیکو شناخته از اوضاع الیشان ملول و از ادراک و تمیز الیشان
مایوس تمام و گشته بودم بر حال عجزه و زیر دستان دل بسوخت و در طرف آشمرت قدرت روانه شدن
بصوب خراسان نیافته بودم و چون بیقین میدانستم که اوضاع مقتضی ورود نادرشاه بهندوستان

ورود نادرشاه بجلال آباد و قتل عام آن بلده
کشته شدن ابراهیم خان در شیروان
جنگ ناصر خان و گرفتار شدن او
ورود نادرشاه ببلده پشاور
عبور نمودن از آب اتک

وصوبه کابل درآمده بود و حرکت من اگر میسر آمدی ناچار بهمان راه بودی و طبیعت و بینش اهل این دیار مقتضی آنکه لامحاله رفتن مرا محرک آمدن او دانسته و این معنی نیز مکدر خاطر و عائق شده بود و قطع نظر از موانع بسبب شورش عبور از الطریق بعسر تمام داشت لهذا تا آنزمان در لاهور مانده بودم درانوقت که آشوبے چنان افتاد و در صورت احوال آن مردم امید بهبود نبود در خود طاقت ملاحظهٔ اوضاع حال و مال ایشان نیافتم و بسبب اختلال احوال حالت معاشرت با لشکر قزلباش نیز نبود با ضعف و نقاهتے تمام از لاهور بصوب سلطان پور حرکت نموده آن مملکت بهم برآمده بود و هرکس دست بغارت و یغما برآورده چندین هزار قطاع الطریق شوارع را فروگرفته چند روز در فراے آمحال توقف روے داد پس بسرهند درآمدم و تمام آن ایام چه در راه و چه در منزل بمدافع بگذشت و نادرشاه بکنار لاهور رسید زکریا خان حاکم لاهور با چهارده پانزده هزار سپاه و استعداد خود برلب آبے که متصل شهر میگذرد اطراف خود مضبوط ساخته صف آراگشته بود و کیفیت صلح و جنگ هند هردو نیز از غرایب است - القصه نادرشاه با فوجے از لشکر اسپ در آب رانده بگذشت و چند سوار قزلباش بر سپاه لاهور تاخت شجاعان و بهادران ایشان که در سواری ماهرتر بودند بگریختند و باقی بهم برآمده متلاشی و متحیر شدند آخر حاکم با منسوبان بقلعه درآمد و نادرشاه با سپاه متصل بشهر نزول کرد حاکم لاهور عریضه نیاز و اعتذار فرستاده التماس امان کرد و بحضور نادرشاه آمده عزت و خلعت یافت و بدستور سابق برقرار ماند و نادرشاه جمعے را در قلعه لاهور گذاشته بصوب شاهجهان آباد در حرکت آمد و محمد شاه با جمیع امرا و لشکر چند گاه بود که از شهر برآمده بتالی تمام مے آمد من از سرهند که بغایت خراب و محصور لشکر دزدان بود با جمعے پیادگان و تفنگچی که فراهم آورده با خود داشتم بجانب دهلی روانه شدم و از میان لشکر محمد شاه که قریب بدو ماه بود چهار منزل راه طے نموده باز دحام تمام بود نه عبور نموده بشهر درآمدم و بعد از ایامے چند از آن شهر شوریده و ضایع گوشه گرفتم و نادرشاه دو سه نوبت نیز از لاهور تا رسیدن به لشکر هندوستان پیغام روانه ساختن

حرکت راقم از لاهور - ورود [illegible] نادرشاه به لاهور - [illegible] حاکم لاهور - روانه شدن راقم از [illegible]

رسیدن نادرشاه در موضع کرنال و مصاف نمودن با محمد شاه و غالب شدن

محمد خان ایلچی خود بمحمد شاه نموده و ایلچی مذکور را همراه داشتند در خصت نمی نمودند و دران وقت
معلوم نمیشد که غرض از نگاهداشتن او چیست تا آنکه نادرشاه رسیده در موضع کرنال که چهار
منزلی شاهجهان آباد است تلافی دست داده جنگ درپیوست هندیان توپ خانه برگرد
خویش چیده محصور بودند - فوجی از قزلباش نیز براطراف ایشان تاختن آورده راه آمد و شد
ایشان مسدود و قحط غلا دران لشکر افتاده حالتی که در عالم غرور گمان نکرده بودند روی نمود
و نادرشاه لشکر بدو قسمت کرده بعضی را در مضرب خیام خود گذاشت و با فوجی بر سر ایشان رانده
برهان الملک زنده دستگیر شده - خان دوران امیر الامرای و مظفر خان برادر وی و جمعی
از امرای نامی با لشکر انبوه بقتل رسیده شب بمیان آمد - و محمد شاه و بقیة السیف که هنوز خلقی
بی شمار بودند چون سواران قزلباش را منتشر یافته هراس داشتند طاقت و مجال فرار در خود
ندیده بر جای بماندند و هر کس فرار کرد اگر بدست قزلباش نیفتاد رعایای آنحدود وی را
زنده نمیگذاشتند و آن را که از خویش می گذشتند غربال ساخته سر میدادند. شعر اذا کان
الغراب دلیل قوم ٭ فناؤس المجوس لها مقیل ٭ القصه نظام الملک و محمد شاه بعض
مقربان بتوسل و اعتذار بمعسکر نادرشاه رفته امان یافتند و نادرشاه محمد شاه را التسلی نموده
نوید عدم تعرض بجان و ملک و ناموس داد القصه نادرشاه با هر دو لشکر بشهر درآمده در
قلعهٔ شاهجهان آباد نزول نموده و محمد شاه نیز با وی در قلعه بود و امرا و لشکریان هند
بوضع معمول سابق در مساکن خود قرار گرفتند و این بتاریخ نهم ذی حجة الحرام احدی
و خمسین و مایة بعد الالف بود چون هنگام عصر روز یازدهم شهر مذکور شد هندیان آوازه
در افگندند که نادرشاه درگذشت بعضی میگفتند وفات یافته و برخی را سخن اینکه بغدر و
تمهید محمد شاه هلاک کرده علی ای حال در یک ساعت موت او شهرت گرفت و وی صحیح
و سالم با جمیع کثیر در قلعه نشسته بود ابواب آن شب و روز مفتوح و بفصل مهمات
مشغول و برخی از سپاهش در حول قلعه و خانهای شهر ساکن و بعض بر کنار رود که

طغیان سکنهٔ دهلی

متصل بشهر است فرود آمده بود. مجملاً مجرد این شهرت کاذبه در هر کوچه و کنار فوج فوج اجلاف
کم فرصت با اسلحه و یراق ازدحام و شورش افگنده بقتل و تاراج قزلباش همت گماشتند
و این هنگامه تمامی شهر را فرو گرفت۔ قزلباش که فهم زبان هندیان نمیکردند و خبر از جائے
نداشتند متفرق یکه و در هر کوچه و بازار در گذر بودند هندیان غافل بایشان رسیده میکشتند
و با آنکه شب در رسید شورش انگیزان بد مآل اصلاً آرام نگرفتند و آن هنگامه در افزایش
بود چون مکرر حقیقت حال بعرض نادرشاه رسید سپاه را امر نمود که هر کس در جای خود تا صبح
خود آرام نموده بانتقام نپردازند و اگر هندیان بر سر ایشان هجوم آورند مدافعه نمایند و دران شب
هیچکس از امرائے هند که واقفکار بودند اصلاً متعرض تسکین نائره آن فتنه و غوغا نگشت
بلکه چند نفرے که حسب الاستدعا از نادرشاه گرفته برای اطمینان و محافظت خود بخانه برده
بودند در منازل ایشان مقتول شدند و با آنکه در جنگ کرنال قریب هشت کس قزلباش
اندک بزخم تیر مجروح و زیاده برے کس مقتول شده بود درین هنگامه قریب هفتصد کس
ازان طبقه متفرق بقتل رسید۔ بالجمله چون روز شد همان آشوب در اشتداد بود نادر شاه
صبح از قلعه سوار شده بقتل عام فرمان داد و فوجے از سوار و پیاده بآن کار مامور گشته
بایشان گفت تا جائے که یکے از قزلباش کشته شده باشد احدے را زنده نگذارند لشکر
قزلباش بنیاد قتل و غارت کرده بمنازل و مساکن آن شهر در آمدند و قتلے با فراط
کرده اموال بیغما و عیال باسیری بردند و بسیارے ازان شهر خراب و سوخته شد۔ چون
نصف روز بگذشت و تعداد کشتگان از حساب درگذشت نادرشاه ندائے امان بقیة السیف
در داده۔ لشکریان دست کوتاه کردند و پس از چند روز که شوارع و مساکن پر از اجساد
مقتولین بود و هوا عفونت یافته عبور نیز دشوارے داشت حکم به تنظیف آن شد۔
کوتوال شهر در هر گذر آنها را جمع آورده با خس و خاشاکے که از عمارت فرو ریخته بود
بے آنکه تمیز مسلم و کافر شود همه را بسوخت۔ و نادرشاه ذخائر پادشاهی و مال پادشاهی را

قتل عام دہلی

بتصرف آورده از مردم نیز زرها حاصل کرد چون بسبب دواعی شتاب در معاودت داشت تمامی ملک سند و صوبهٔ کابل را با بعض محال پنجاب که به تنخواه صوبهٔ کابل است از مملکت هندوستان و تصرف محمد شاه وضع نموده ملحق بممالک ایران ساخت و محمد شاه را و امرای هند را طلبیده مجلسی بیاراست و محمد شاه را جیغه داده امرا را خلعت بخشید نصایح نموده بسلطنت بگذاشت و دختری از احفاد اورنگ زیب بادشاه بحبالهٔ نکاح پسر کوچک خود نصر الله میرزا که همراه داشت در آورده بتاریخ هفتم صفر اثنی و خمسین و مائة بعد الالف از شاهجهان آباد کوس مراجعت کوفته باز گشت. و از سوانحے که در همین روز در ایران روے داده مقتول شدن شاه طهماسپ صفوی در بلدهٔ سبزوار است. چون نادر شاه پسر بزرگ خود رضا قلی میرزا در ایران نائب گذاشته بهند آمده بود روزے که عوام شاهجهان آباد بدروغ مرگ وی را شهرت داده بنیاد شورش کردند همانروز این خبر باطراف انتشار یافته بایران سرایت کرده هنوز کذب آن معلوم نشده بود رضا قلی میرزا که در مشهد مقدس اقامت داشت بفکر کار خود افتاده حیات آن بادشاه نوجوان را با اینکه هرگز در عرض آنمدت بر سر داعیهٔ سلطنت نیامده بود و پاسبانان بحراستش قیام داشتند منافی انتظام کار خویش دانسته اشارت بقتل وے نموده و را از پا در آورده بمشهد مقدس آورده مدفون ساختند و پسرانش عباس میرزا و سلیمان میرزا که هر دو صغیر بودند نیز وداع دیر فانی نموده اولاد از وے نماند **شعر** نعد المشرفیة والعوالی ✽ و تقتلنا المنون بلا قتال ✽ و نرتبط السوابق مقربات ✽ ولا ینجین من خبب اللیالی ✽ و قال العلامه جمال الدین یاقوت الخطاط ولقد احسن واجاد **شعر** و اخوانا حسبتهم دروعا ✽ فکانوها ولکن للا عادی ✽ و خلتهم سهاما صائبات ✽ فکانوها ولکن فی فؤادی ✽ و قالوا قد صفت منا قلوب ✽ لقد صدقوا ولکن عن ودادی ✽ و از نوادر اتفاقات اینکه مرا در حالت که اصلا فکر و خیال متذکر و متوجه این حادثات و واقعات نبود ناگهان گویا بگوش دل گفتند که مدت سلاطین صفویه لفظ صفویه است. چون ملاحظه نمودم دیدم که مطابق بود چه خروج خاقان سلیمان شان اسمعیل از

مقتول شدن پادشاه مرحوم شاه طهماسب

مدت سلطنت صفویه

دار السلطنت لاهیجان اگرچه در اربع وتسعمائه است اما جلوس بر سریر سلطنت در دار السلطنت تبریز بتاریخ سبع وتسعمائه روی داده وخلع عباس میرزا از نام سلطنت وجلوس سلطنت نادرشاه چنانکه نگاشته در ثمان واربعین ومائه بعد الالف واقع شد پس مدت سلطنت این سلسله علیه دو لیست وچهل ودو سال تمام خواهد بود که باعدد صفویون مطابق است مجملاً چون شمه ازین واقعات بالعرض بقلم آمد وخامه را دیگر سر التفات بذکر بقیه حالات نیست اکنون چند کلمه از خاتمه احوال خویش نگاشته اقتصار مے نماید۔ ختم الله لی بالحسنی وجعل منقلبی فی الآخرة خیراً من الاولی

خاتمهٔ احوال راقم

از حین ورود دلبشاهجهان آباد تاحال تحریر که آخر سال اربع وخمسین ومائه بعد الالف است ۱۱۵۴ھ سال سیزده سال وکسری گذشته که درین بلده اوقات بسر رفته وپیوسته درخیال حرکت ونجات ازین کشور که بکجا منافر افتاده بوده ام واز کثرت موانع عائقه میسر نیامده از راه ناهموار زندگی پنجاه وسه مرحله بقدم استوار صبر وشکیب پیموده ام وکالبد عنصری از هجوم آلام واسقام درهم شکسته وقوای نفسانی افسرده وعاطل سر در جیب خمول کشیده اند اکنون عاجز وناتوان گوش بر ندای رحیل نشسته ام رب ان تعذبنی فانا من عبادک وان تغفرلی فانک انت الغفور الرحیم۔ فطرت وجبلت را بابیگانه کشور کون وفساد آشنائی ومایه انسبتی شود وچون به درآمدن اختیاری بود نه دررفتن۔ چندی بخون دل جگری ساختم

رباعی

	برخیز حزین از سر دنیا برخیز		زین کهنه کهن تو ای مسیحا برخیز	
	تنها تو درین انجمنے بیگانه		برخیز ازین میانه تنها برخیز	

لسنا بالله الغفران وان یبدل بالفرح الاحزان۔ انه جواد کریم ۵

	نوشته بماند سیه بر سفید نویسنده را نیست فردا امید	

تمام شد

اصول السماع عربی مع ترجمہ اردو۔ از حضرت مولانا فخر الدین زرادی خلیفہ حضرت محبوب الٰہی دہلوی قدس سرہما تحقیق مسئلہ سماع مین مستند کتاب ہے۔ قیمت ۴ر

انوار الاولیا۔ اسرار الاولیا ملفوظ حضرت باوا صاحب شیخ فرید الدین مسعود گنجشکر اجودہنی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ہے اسرار الاولیا کو باوا صاحب کے خلیفہ اعظم حضرت مولانا بدر الدین اسحاق رضی اللہ عنہ نے جمع فرمایا تہا قابل دید کتاب ہے قیمت صرف ۶ر ہے

تذکرۃ المعین حضرت خواجہ اجمیری رض کی سوانح عمری۔ خاندان چشت کے ۳۶ بزرگون کا ذکر۔ میر سید حسین خنگ سوار کے حالات قیمت ۱۰

مخدوم صاحب کا حال۔ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد چشتی صابری کلیری علیہ الرحمۃ کے مختصر حالات قیمت –

شجرہ چشتیہ صابریہ۔ از مولوی اسد اللہ خان صاحب مدرس مشن اسکول مین پوری۔ و منشی حافظ اللہ صاحب قیمت ۲

عذر و معذرت۔ حضرت رب العزت کی بارگاہ مین عذر تقصیرات۔ یہ کتاب نظم ہے۔ قیمت ہر

صحائف السلوک۔ از کلام معرفت التیام فرد الحقیقۃ سراج الواصلین حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رح قابل دید و لائق خرید کتاب ہے۔ اس مین آپکے ساٹھ مکتوب ہین جو آپ نے اپنے خلفائے راشدین و مریدان باعتقاد کو تحریر فرمائے تہے۔ ہر رقعہ موافق سلیقہ انور حضرت مصنف علیہ الرحمت منور ہے۔ مضامین تصوف بمطابقت شرع شریف نہایت خوبی سے تحریر مین لائے گئے ہین۔ ایک جلد ضرور طلب فرمایئے۔ قیمت – عہر

مناقب سلیمانی در حالات حضرت فخر الاولیا خاتم المشائخ غریب نواز حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مصنفہ حضرت سراج السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب چشتی رح۔ صرف یہی کتاب حضرت فخر الاولیا کے حالات مین ایسی لکھی گئی ہے جو آپکے سامنے لکھی گئی۔ اور آپ نے ملاحظہ فرما کر استحسان فرمایا بار دیگر مع دو ضمیمہ جات۔ قیمت ۴ر

رشد نامہ محشی از حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی رض عمدہ کتاب لائق دید ہے۔ جویائے معرفت کیواسطے قابل خرید ہے۔ قیمت ۴ر

مجالس حسنیہ ارشادات و حالات خاندان حضرت خواجہ محمد کمال الدین علامہ چشتی رض ملفوظات حضرت خواجہ حسن چشتی رض جمع فرمودہ جناب خواجہ مظہر اللہ الناظم الصمد ... چشتی رض مصنف جملہ دو نسخہ قیمت ۲ر

غرائب الفواد۔ کاشف رموز معانی اشعار متصوفہ ہے۔ جنکے مطالب کی فہمیاب سے معمولی لیاقت کے طالب العلم تو کیا اچھے اچھے علماء دین قاصر تہے اسی وجہ سے اون کے قائلین پر فتوہا ہائے کفر دیئے گئے۔ اس کتاب مین نہایت شرح سے ایسے جملہ اقوال و اشعار کے معانی بیان کیئے گئے ہین کہ عقل حیران ہے۔ از حضرت قطب العالم عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔ قیمت ۲ر

ارشاد الطالبین۔ حاشیہ اردو۔ ہم پلہ کشکول کلیمی ہے۔ از حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رح۔ اس مین اذکار خفی و جلی۔ مراقبہ۔ محاسبہ۔ وغیرہ کی ترکیبین بیان فرمودہ حضرت قطب العالم شیخ عبد القدوس گنگوہی رح۔ نہایت وضاحت سے درج ہین۔ قیمت ۲ر

رد ہنود۔ رد مذہب ہنود مین یہ چہوٹی کتاب جس قدر بضخامت کمتر ہے اوسی قدر مطالب بہتر ہے۔ اس مین مباحثہ کے طور پر ہندؤن کی جانب سے سوال کرکے اسکا جواب مدلل اور شافی خود اون کی ہی کتابون سے دیا ہے کہ ناطقہ بند کر دیا ہے۔ اسکے آخر مین شیخ سلیم رح کی مشہور و معروف کہا سلونی بطور ضمیمہ ہے۔ یہ کتاب بہی دیکھنے کے لائق ہے۔ قیمت ۴ر

انوار حکمت۔ چہوٹی چہوٹی نصیحتین لائق تعلیم اطفال۔ از حکیم یوسفی۔ قیمت آدہ آنہ

تفریح الاحباب فی مناقب الآل والاصحاب اس کتاب مین خلفاء اربعہ کے و فضائل عشرہ مبشرہ کے مناقب ازواج مطہرات کے فضائل تمام اہلبیت کے ستودہ فضائل۔ حضرات حسنین علیہما السلام کے برگزیدہ شمائل درج ہین۔ ایک کالم مین عربی۔ دوسرے مین اوسکا ترجمہ اردو۔ قیمت مقدار

منہاج السالکین ترجمہ جوگ بشست۔ یہ کتب تصوف مذہب ہنود مین ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے جسکو بشسٹ منی جی نے راجہ رامچندر والی اجودہیا کے واسطے تالیف کیا تہا لائق مترجم نے تصوف اہل اسلام سے حاشیہ پر مقابلہ کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مغائرت لفظی کے اصول ایکہی ہین۔ اور تہوڑا سا سمجہ کا پہیر ہے یہ کتاب نہایت عمدہ قابل دید ہے۔ قیمت عہر

لطائف الحق یہ ترجمہ نکات الحق کا ہے۔ اصل کتاب حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح کی تصنیف ہے۔ قیمت ۵ر

مولود مرغوب القلوب معروف بہ کلام شاہد۔ بطور عریضہ بہار۔ عمدہ مولود ہے۔ کلام دلکش۔ قیمت ۴ر

مولود حافظ نظم و نثر۔ از مولوی محمد حافظ اللہ۔ مختصر مولود قیمت ۲ر

آداب المریدین اردو

آداب المریدین بزبان عربی حضرت مقتدائے جن و انس ابو النجیب محمد عبد القاہر سہروردی رضی اللہ عنہ کی تصنیفات سے ہے۔ یہ کتاب نہایت ہی تحقیق کے ساتھ حضرات صوفیہ کے اعتقادات۔ تصوف اور فقر کا فرق۔ عبادات و معاملات کے احکام۔ صوفیون کے آداب۔ تصوف مین مشائخ کے اقوال۔ اہل تصوف کے مذہبی احکام۔ صوفیون کے اخلاق و عادات۔ مقامات صوفیہ کا حال۔ دلون کے معاملات اور اون کے حالات جو حضرات صوفیہ نے بیان کیے ہین۔ اختلاف مسالک اصفیا کا تذکرہ۔ صوفیہ کے اقوال در بارہ فضیلت علم صوفیون کے آداب گفتگو۔ حالت ابتدائی کے آداب۔ نفس کی رعایتون کا ذکر۔ آداب صحبت ہم مشیخ مریدون کے واسطے آداب صحبت۔ مسافرون کے ساتھ صحبت کے آداب۔ جہلا کے ساتھ صحبت کا طریقہ۔ جورو بچون کے ساتھ صحبت کے آداب۔ افردون کے ساتھ صحبت کے آداب۔ عزیز و اقارب۔ امرا۔ و سلاطین کے ساتھ صحبت کا طریقہ۔ آنکھ۔ کان۔ دل۔ اور ہاتھ وغیرہ کے آداب۔ صوفیون کے آداب سفر۔ آداب لباس۔ کہانے اور سونے کے آداب۔ آداب سماع۔ آداب نکاح۔ آداب سوال۔ آداب مرض۔ آداب موت۔ آفت و بلامین پڑنے اور پہنسنے کے بعد کے آداب۔ اون آداب کا بیان جو شرعی رخصتون اور اجازتون مین برتے جاتے ہین۔ وغیرہ وغیرہ۔ کو شرح و بسط لکہا ہے۔ فی الواقع دریا کو کوزے مین بند کیا ہے۔ اس کتاب مستطاب کی زیادہ تعریف فضول ہے۔ حضرت شیخ ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا علم و تبحر خود اسکا سچا گواہ ہے۔ آپکے مریدون مین شیخ شہاب الدین عمر سہروردی۔ شیخ روزبہان مصری اور شیخ عمار یاسر رضی اللہ عنہم اس پایہ کے بزرگ ہوئے ہین کہ تمام عالم اون کی خدا شناسی قربت الہی علم و کمال سے واقف ہے۔ بہت بڑی تلاش و جستجو سے یہ کتاب بہم پہونچا کر اردو ترجمہ کرکے نفع عام برادران دینی کے واسطے شائع کیا ہے۔ یہ کتاب ہر وقت پاس رکہنے اور اسپر کاربند ہونے کے قابل ہے قیمت ۸ر

مولود لطیف۔ مولود تو آپ نے بہت دیکہے ہونگے مگر یہ بہی اپنی وضع مین انوکہا ہے۔ قیمت ۴ر

خیابان رحمت۔ از مولوی حسن مرتضی شفق عماد پوری عمدہ کلام ہے۔ نثر قابل تعریف۔ نظم لائق داد۔ ضرور طلب فرمایئے۔ قیمت ۱۲ر

حجاب النساء منظوم ہے۔ اس مین مستورات کو پردہ مین رکہنے کے ثبوت۔ احادیث معتبرہ سے شرعی طور پر دیئے ہین۔ قیمت ۲ر

تفتیش پولیس یہ قانونی کتاب ہے اور قانون مین بہی قانون شہادت سے متعلق۔ جو مقدمہ کی جان ہوتی ہے اس کتاب مین مولوی غلام محمد خان صاحب مجسٹریٹ درجہ اول سابق انسپکٹر پولیس نے تمام واقعات تنقیحی و واقعات متعلقہ و ضمنی کی بحث عمدہ طور سے کی ہے اور آسان طور پر اس امر کی تعلیم دی ہے کہ سب انسپکٹران پولیس و دیگر افسران پولیس کو اسطرح تحقیقات کرنا چاہیئے۔ مولوی صاحب مدرس اعلی مدرسۂ اعلی پولیس بہی رہ چکے ہین اور یہ کتاب اونکی قیمتی تجربہ کا فوٹو ہے افسران پولیس ضرور اس کتاب کو ملاحظہ فرمایئن بہت مفید ثابت ہوگی۔ اس کتاب کی نسبت عالیجناب کرنل ایم ایم بوئی صاحب انسپکٹر جنرل پولیس ممالک متوسط ناگپور و دیگر معزز افسران پولیس نے اپنی رائے ظاہر فرمائی ہے کہ جو اہلکار پولیس اس کتاب کی مجوزہ طور پر تحقیقات کرکے مقدمہ چالان کریگا وہ ملزم عدالت مجسٹریٹی سے ضرور سزایاب ہوگا۔ قیمت ۴ر

بحر الحیات ترجمہ اکسیر حیات۔ از سید محمد غوث شطاری رح عملیات مین نایاب اور مستند کتاب ہے۔ قیمت ۸ر

دیوان مضطر۔ نعتیہ اور عاشقانہ دونون طرحکا کلام ہے تاریخی اسمار کا خزینہ سنہ ۱۲۰۰ ہجری سے سنہ ۱۴۰۵ ہجری تک کے ہزارہا اسلامی تاریخی نام نمبروار مرد و عورت کے ہر سال کے جدا گانہ اور متعدد۔ قیمت ۸ر

مجموعہ دیوانہائے نعت اس مین چار شاعرون۔ محفوظ۔ ہما۔ لطیف اور شباب۔ کا کلام نعتیہ ہے۔ نعت خوان صرف منگالین۔ قیمت ۱۲ر

گلدستہ سہرا۔ نعتیہ سہرے۔ مشہور استاد ذوق۔ امیر۔ داغ۔ وغیرہ وغیرہ کے قابل دید ہین۔ ایک نسخہ ضرور طلب کیجئے۔ قیمت صرف دو آنے۔ ۲ر

اطلاع۔ کتاب سوانح عمری شیخ علی حزین رحمت اللہ علیہ کی تلاش صحت۔ اور طبع مین مطبع کا بہت صرف ہوا ہے اور مطبع … نسخون سے صحیح کرکے چہاپا ہے لہذا اسکے طبع کرنے کی کسی کو اجازت …